جدید طرز امتحان (Knowledge, Understanding & Applications)
کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات پر مشتمل منفرد، معیاری اور جامع کتاب

HAMDARD
Notes Series

سوالاً جواباً

همدرد

11

تَرجَمَةُ
اَلْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ [مختصر]

انشائی و معروضی طرز

انٹرمیڈیٹ
(پارٹ I)

بمطابق ماڈل پیپر

- منتخب قرآنی آیات کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ
- انشائی طرز سوالات کے جامع جوابات
- مشقی سوالات کا مکمل حل
- کثیر الانتخابی سوالات
- مختصر جوابی سوالات

همدرد کتب خانہ 14- اردو بازار لاہور
ٹیکنیکل اینڈ ایجوکیشنل پبلشرز فون 37312368-37358947 فیکس 37210412
Email: hamdard.publications@gmail.com, visit us: www.hamdardkutabkhana.com.pk

ختیار علی جالب

جدید طرز امتحان (Knowledge, Understanding & Applications)
کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات پر مشتمل منفرد، معیاری اور جامع کتاب

HAMDARD
Notes Series

ھمدرد

سوالاً جواباً

ترجمۃ القرآن المجید
[مختصر]

11

انٹرمیڈیٹ (پارٹ ۱)

مطابق ماڈل پیپر

انشائی و معروضی طرز

Jalib

- منتخب قرآنی آیات کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ
- انشائی طرز سوالات کے جامع جوابات
- مشقی سوالات کا مکمل حل
- کثیر الانتخابی سوالات
- مختصر جوابی سوالات

مؤلفین

حافظ محمد یونس
ایم فل علوم اسلامیہ

حافظ محمد عمران ارشاد
ایم فل علوم اسلامیہ، فاضل درسِ نظامی

HKK

ھمدرد کتب خانہ (رجسٹرڈ)
ٹیکنیکل اینڈ ایجوکیشنل پبلشرز

14۔ اُردو بازار لاہور
فون: 042-37312368-37358947
فیکس: 042-37210412
email: hamdard.publications@gmail.com
www.hamdardkutabkhana.com.pk

قیمت: -/210 روپے

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں۔

اس کتاب کے نفسِ مضمون کل یا جزوی طور پر پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نقل یا نشر کرنے والے کے خلاف پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈیننس / کاپی رائٹ ایکٹ مجریہ 1962ء، تصحیح شدہ 1992ء اور 2000ء کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

محمد عاشیر عالم (ایڈووکیٹ ہائیکورٹ)

مینیجنگ ڈائریکٹر: کاشف حسین گوہر

پروجیکٹ ڈائریکٹر: محمد آصف سعید

پروجیکٹ مینیجر: غلام مصطفیٰ

ایڈیٹر: حافظ وسیم احمد

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: ھمدرد کمپوزنگ و آرٹ سیکشن

سیلز مینیجرز: فواد اقبال، حسنین شاہ

پرنٹنگ مینیجر: طارق رشید

مارکیٹنگ مینیجرز: راجا محمد یاسر 0322-4468457
محمد خالد 0321-7123190

پرنٹنگ پریس: میاں ارشاد پرنٹنگ پریس، لاہور

ہیڈ آفس: ھمدرد ایجوکیشنل سنٹر
105۔ریٹی گن روڈ لاہور
042-37211338

عرضِ ناشر

کوشش کی جاتی ہے کہ پرنٹنگ سے قبل کتاب کا مواد ہر طرح کی غلطی سے پاک ہو، خاص طور پر قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور تاریخی حوالہ جات کے سلسلہ میں انتہائی احتیاط سے کام لیا جاتا ہے، تاہم انسان تسامحات سے مبرا نہیں ہے۔ لہٰذا کمی بیشی کا امکان موجود ہے۔ اربابِ فکر و نظر سے گزارش ہے کہ کتاب ہٰذا میں کہیں بھی کوئی سقم یا غلطی نظر آئے تو براہِ کرم ادارہ کو ضرور مطلع کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

ھمدرد کتب خانہ (رجسٹرڈ) 14۔ اردو بازار لاہور
ٹیکنیکل اینڈ ایجوکیشنل پبلشرز فون 37312368-37358947 فیکس 37210412
Email: hamdard.publications@gmail.com visit us: www.hamdardkutabkhana.com.pk

دیباچہ

کسی قوم کے نظامِ تعلیم میں نصاب کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ نصابِ تعلیم قوم کی امنگوں کا ترجمان اور تمناؤں کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ پھر یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ نوجوان نسل بالخصوص طلبہ ہی قوم کا اصل سرمایہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا طلبہ کی بہتر تربیت نصابِ تعلیم پر منحصر ہوتی ہے۔ حال ہی میں حکومت پنجاب نے طلبہ وطالبات کو قرآنی تعلیمات سے روشناس کروانے کے لیے ''ترجمۃ القرآن المجید'' کے نام سے ایک نیا مضمون نصاب کا حصہ بنایا ہے۔ حکومت کا یہ اقدام بہت مستحسن ہے کیوں کہ قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس مضمون کے نصاب میں شامل کرنے سے طلبہ وطالبات قرآنی تعلیمات سے آگاہ ہوں گے اور انھیں اپنی زندگیاں قرآنی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالنے میں مدد ملے گی۔

ہمدرد کتب خانہ تقریباً نصف صدی سے طلبہ وطالبات کے لیے معیاری کتب شائع کر رہا ہے۔ زیرِ نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ یہ کتاب جدید نصاب کے عین مطابق ہے۔ اس میں طلبہ کی امتحانی ضرورتوں کا مکمل حل موجود ہے۔ یہ کتاب جدید طرزِ امتحان کو مدِ نظر رکھ کر ترتیب دی گئی ہے، کتاب کا اسلوب انتہائی سادہ اور آسان ہے۔ منتخب آیات جن کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے گا ان کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ دیا گیا ہے تاکہ قرآن فہمی کا پہلو اجاگر ہو سکے۔ لفظی ترجمہ کے لیے حافظ نذر احمد کے ترجمۃ القرآن سے استفادہ کیا گیا ہے جب کہ بامحاورہ ترجمہ کے لیے دی علم فاؤنڈیشن کے ترجمہ کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ محکمہ تعلیم کی طرف سے جاری کردہ ماڈل پیپر کو بھی کتاب کا حصہ بنایا گیا ہے تاکہ طلبہ سوالات کی نوعیت سے آگاہ ہو سکیں اور انھیں امتحان کی تیاری میں کسی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس طرح یہ ایک جامع کتاب ہے جو طلبہ کی تمام امتحانی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔

امید ہے کہ طلبہ وطالبات اس کتاب کو اپنے لیے مفید پائیں گے اور دیگر کتب سے بے نیاز ہو جائیں گے۔ نیز اس کتاب کے مطالعہ سے نئے پیٹرن کا پرچہ آسانی سے حل کر سکیں گے۔ کوشش کی گئی ہے کہ کتاب ہر قسم کی اغلاط سے پاک ہو لیکن اگر کہیں کوئی سقم پایا جاتا ہے تو یہ ہماری کوتاہی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اگر کتاب کے اندر کوئی غلطی نظر آئے تو اس سے آگاہ کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اسے درست کیا جاسکے۔

مصنفین

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر: 10 — حصہ اول (معروضی) — کل وقت: 15 منٹ

سوال 1: اس حصہ میں دس (10) کثیر الانتخابی سوالات مقررہ حصۂ قرآن میں دی گئی سورتوں (تعارف، مرکزی مضامین، خلاصہ، اہم نکات) پر مشتمل ہوں گے۔
10 × 1 = 10

کل نمبر: 40 — حصہ دوم (انشائی) — کل وقت: 1 گھنٹا 45 منٹ

سوال 2: یہ حصہ (8) مختصر جوابی سوالات پر مشتمل ہوگا۔ جن میں سے پانچ (5) سوالات کے جوابات تحریر کرنا ہوتے ہیں۔ مختصر جوابی سوالات درج ذیل میں سے مرتب کیے جائیں:

(i) مقررہ حصہ قرآن کی سورتوں کا تعارف، مرکزی مضامین اور اہم نکات

(ii) جائزے کے لیے منتخب آیاتِ مبارکہ کے مرکبات کا بامحاورہ ترجمہ
5 × 2 = 10

سوال 3: اس حصہ میں گیارھویں جماعت کے نصاب میں متعین کردہ قرآنی الفاظ کے ذخیرہ سے آٹھ (8) الفاظ کے معنی پوچھے جائیں، جن میں سے پانچ (5) قرآنی الفاظ کے معانی تحریر کرنا ہوں گے۔
5 × 1 = 5

سوال 4: اس حصہ میں منتخب آیاتِ مبارکہ میں سے پانچ (5) اجزا کا بامحاورہ ترجمہ پوچھا جائے گا، جن میں سے تین (3) اجزا کا ترجمہ تحریر کرنا ہوگا۔
3 × 5 = 15

سوال 5: مقررہ حصۂ قرآن میں سے سورتوں کے تعارف، مرکزی مضامین، خلاصہ، اہم نکات پر مشتمل دو (2) سوالات پوچھے جائیں گے، جن میں سے کسی ایک (1) کا جواب تحریر کرنا ہوگا۔
10=×110

مندرجات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1-	قرآن مجید کے آداب	5
2-	ہدایات برائے اساتذہ کرام	6
3-	محکمہ تعلیم کا جاری کردہ ماڈل پیپر (حل شدہ) برائے گیارھویں جماعت	8
4-	مقاصد تدریس	11
5-	سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: تعارف اور خصوصیات	12
6-	سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: مضامین اور اہم نکات	14
7-	سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: متن و ترجمہ	19
8-	سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: مشق	23
	اضافی کثیر الانتخابی سوالات	31
	اضافی مختصر جوابی سوالات	35
9-	سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: تعارف اور خصوصیات	38
10-	سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: مضامین اور اہم نکات	41
11-	سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: متن و ترجمہ	45
12-	سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: مشق	49
	اضافی کثیر الانتخابی سوالات	56
	اضافی مختصر جوابی سوالات	60
13-	سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: تعارف اور خصوصیات	63
14-	سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: مضامین اور اہم نکات	65
15-	سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: متن و ترجمہ	68
16-	سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: مشق	70
	اضافی کثیر الانتخابی سوالات	76
	اضافی مختصر جوابی سوالات	77
17-	سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ: تعارف اور خصوصیات	80
18-	سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ: مضامین اور اہم نکات	82
19-	سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ: متن و ترجمہ	86
20-	سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ: مشق	90
	اضافی کثیر الانتخابی سوالات	96
	اضافی مختصر جوابی سوالات	98
21-	رموز اوقاف قرآن مجید	100

قرآن مجید کے آداب

1- قرآن مجید کی تلاوت پاک صاف اور باوضو ہو کر کرنی چاہیے۔

2- تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ) اور تسمیہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) پڑھنی چاہیے۔

3- تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیے۔

4- تلاوت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کی عظمت دل میں موجود ہونی چاہیے۔

5- تلاوت آہستہ اور بلند آواز سے کی جا سکتی ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بلند آواز سے تلاوت سے کسی کے آرام یا کام میں خلل نہ پڑے۔

6- سجدہ تلاوت والی آیت پر سجدہ کرنا چاہیے۔ ہمیں سجدہ تلاوت کا طریقہ اور آداب سیکھنے چاہئیں۔

7- جب قرآن مجید کی تلاوت کی جا رہی ہو تو اسے خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیے۔

8- قرآن مجید کے ترجمہ کے مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

9- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکام دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیت سے قرآن مجید کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

10- اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور جنت و خوش خبری والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت خوشی کے اظہار اور شکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور جنت کی دعا مانگنی چاہیے۔

11- اللہ تعالیٰ کے غضب، جہنم اور اس کے عذاب والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے جہنم کے عذاب سے بچنے کی دعا مانگنی چاہیے۔

12- تلاوت کے آخر میں اپنی، اپنے والدین، اساتذہ، مرحومین اور پوری اُمّت مسلمہ کے لیے سلامتی، بھلائی اور مغفرت کی دعا مانگنی چاہیے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

1- ترجمہ قرآن مجید کی تدریس اس طرح کیجیے کہ طلبہ کی کردار سازی ہو سکے، وہ علم و عمل میں ترقی کر سکیں اور قرآن مجید سے ان کے تعلق اور محبت میں اضافہ ہو سکے۔ تدریس قرآن مجید کا بنیادی مقصد تربیت، اصلاح اور کردار سازی ہے۔

2- عربی متن کے ساتھ ترجمہ پڑھایا جائے۔ ترجمہ پر خاص توجہ دیتے ہوئے اسے بار بار دہرایا جائے، تاکہ بچوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ آگاہی حاصل ہو اور وہ اس کو سمجھ سکیں۔

3- عربی متن کی تلاوت کے دوران یہ خیال رکھا جائے کہ الفاظ کو ادا کرنے کا طریقہ بالکل درست ہو۔

4- کلاس میں ایسے طلبہ و طالبات سے تلاوت کروائی جائے جن کی تجوید درست ہو۔

5- جہاں تک ممکن ہو سکے اساتذہ خود بھی باوضو ہوں اور طلبہ کو بھی اس کا پابند بنائیں تاکہ پاکیزگی اور طہارت کے ساتھ اس عمل کو انجام دیا جائے اور روحانی برکات کا بھی حصول ہو۔

6- طلبہ میں قرآن مجید کی تلاوت کے آداب کا مذاکرہ کروائیے۔

7- قرآنی نصوص / متن سے متعلق سوال و جواب کے ذریعے طلبہ کی استعداد میں اضافہ کیجیے۔

8- سابقہ اسباق کے اعادے کا اصول اپنائیے۔

9- کوئز پروگرام، آن لائن ایپ اور دستاویزی فلم سے استفادہ کرتے ہوئے تدریس کی کوشش کیجیے۔

10- متعلقہ جماعت کے لیے مقررہ حصۂ قرآن مجید کی تمام سورتوں کا تعارف اور مرکزی مضامین پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے ذریعے سے امتحان لیں۔

11- گیارھویں جماعت کے لیے مختص ذخیرۂ قرآنی الفاظ میں سے ہی ماڈل پیپرز کی طرز پر امتحان لیا جائے۔ (گیارھویں جماعت کے منتخب ذخیرۂ الفاظ قرآنی اور ماڈل پیپر اس کتاب کا حصہ ہیں۔)

12- نمبروں کی تقسیم سے متعلق ہدایات کے لیے ماڈل پیپر سے استفادہ کریں۔

13- درج ذیل آیات مبارکہ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے:

1- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ آیت 01 تا 07

2- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ آیت 255 (اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ)

3- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ آیت 275

4- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ آیت 284 تا 286

5- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن آیت 26 تا 27

6- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن آیت 102 تا 104

7- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن آیت 123 تا 125

8- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن آیت 134

9- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن آیت 190 تا 194

10- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ، آیت 1 تا 4

11- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ، آیت 15

12- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ، آیت 45 تا 48

13- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ، آیت 24

14- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ، آیت 38 تا 41

15- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ، آیت 60

16- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ، آیت 71 تا 72

17- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ، آیت 100

18- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ، آیت 119

19- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ، آیت 128 تا 129

گیارھویں جماعت کا امتحانی پرچہ مرتب کرنے بارے ہدایات

- سوال نمبر 1 مرتب کرتے وقت مقررہ حصۂ قرآن میں دی گئی سورتوں (تعارف، مرکزی مضامین، خلاصہ، اہم نکات) میں سے سوالات مرتب کیے جائیں۔
- سوال نمبر 2 کے لیے مختصر جوابی سوالات درج ذیل میں سے مرتب کیے جائیں:
  - (i) مقررہ حصہ قرآنی کی سورتوں کا تعارف، مرکزی مضامین اور اہم نکات۔
  - (ii) جائزے کے لیے منتخب آیات مبارکہ کے مرکبات کا بامحاورہ ترجمہ۔
- سوال نمبر 3 مرتب کرتے وقت گیارھویں جماعت کے نصاب میں متعین کردہ قرآنی الفاظ کے ذخیرہ سے الفاظ کے معانی پوچھے جائیں۔
- سوال نمبر 4 مرتب کرتے وقت جائزے کے لیے منتخب آیات مبارکہ میں سے ہی بامحاورہ ترجمہ پوچھا جائے۔
- سوال نمبر 5 مرتب کرتے وقت مقررہ حصۂ قرآن میں سے سورتوں کے تعارف، مرکزی مضامین، خلاصہ اور اہم نکات پر مشتمل سوالات بنائے جائیں۔

محکمہ تعلیم کا جاری کردہ ماڈل پیپر (حل شدہ) برائے گیارھویں جماعت

(نصاب تدریس قرآن مجید 2021ء کے مطابق)

حصہ اول (معروضی)

کل نمبر: 10 — کل وقت: 15 منٹ

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کریں۔ (10×1=10)

1- قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت ہے:
(الف) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ — (ب) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن
(ج) سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ — (د) سُوْرَۃُ الْاَنْفَال

2- آیۃ الکرسی ہے:
(الف) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ میں — (ب) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن میں
(ج) سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ میں — (د) سُوْرَۃُ الْاَنْفَال میں

3- حضرت عمران نانا ہیں:
(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے — (ب) حضرت زکریا علیہ السلام کے
(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے — (د) حضرت شعیب علیہ السلام کے

4- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن میں ذکر ہے:
(الف) غزوۂ بدر کا — (ب) غزوۂ اُحد کا
(ج) غزوۂ خندق کا — (د) غزوۂ تبوک کا

5- سُوْرَۃُ الْاَنْفَال نازل ہوئی:
(الف) غزوۂ تبوک کے بعد — (ب) غزوۂ خندق کے بعد
(ج) غزوۂ بنو نضیر کے بعد — (د) غزوۂ بدر کے بعد

6- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ نازل ہوئی:
(الف) غزوۂ اُحد کے بعد — (ب) غزوۂ احزاب کے بعد
(ج) غزوۂ تبوک کے بعد — (د) غزوۂ موتہ کے بعد

7- مالِ غنیمت کی تقسیم کے احکام ہیں:
(الف) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ میں — (ب) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن میں
(ج) سُوْرَۃُ الْاَنْعَام میں — (د) سُوْرَۃُ الْاَنْفَال میں

8- الانفال کا مطلب ہے:
(الف) خراج — (ب) مال و دولت
(ج) مالِ غنیمت — (د) زکوٰۃ

9- بنو نضیر کا قبیلہ تھا:
(الف) مجوسی — (ب) مشرک
(ج) یہودی — (د) نصرانی

10- "ابن مریم" ہیں:
(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام — (ب) حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام
(ج) حضرت یحییٰ علیہ السلام — (د) حضرت یونس علیہ السلام

جوابات

1- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ	2- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ میں	3- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے	4- غزوۂ اُحد کا	5- غزوۂ بدر کے بعد
6- غزوۂ تبوک کے بعد	7- سُوْرَۃُ الْاَنْفَال میں	8- مالِ غنیمت	9- یہودی	10- حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام

کل نمبر: 40	حصہ دوم (انشائی)	کل وقت: 1 گھنٹہ 45 منٹ

سوال 2: کوئی سے پانچ سوالوں کے مختصر جواب دیجیے۔ (2×5=10)

(i) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کیجیے۔

جواب: 1- سورۃ البقرۃ بہت فضیلت والی سورت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں جو شخص سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران کا عالم ہوتا تھا، اسے بہت عظیم اور لائق تکریم شمار کیا جاتا تھا۔

2- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی ذکر و تلاوت سے گھروں کو خالی نہ رکھو) بے شک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی جائے۔

(ii) اَلْبَقَرَۃ سے کیا مراد ہے اور سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیات سرسٹھ (67) تا تہتر (73) میں اس گائے کا واقعہ مذکور ہے جسے ذبح کرنے کا حکم بنی اسرائیل کو دیا گیا تھا، اس لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ ہے، کیوں کہ بقرۃ عربی میں گائے کو کہتے ہیں۔

(iii) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کی ایک فضیلت تحریر کیجیے۔

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو روشن سورتوں سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ اور سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کو پڑھا کرو، کیوں کہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے بادل ہوں یا جیسے پرندوں کی دو صف بستہ جماعتیں ہوں نیز وہ اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کریں گی۔

(iv) سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کیوں نہیں ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ قرآن مجید کی واحد سورت ہے جس کے آغاز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ درج نہیں ہے۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اس کے آغاز میں بِسْمِ اللّٰہِ نہیں لکھوائی تھی اور بعد میں آپ کا اتباع کرتے ہوئے یہی سلسلہ جاری رہا۔ بِسْمِ اللّٰہِ نہ لکھنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ اس سورت کا نزول امان کا حکم اٹھا لینے کے لیے ہوا اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ امان کی تعلیم ہے۔

(v) انفال کا کیا معنی ہے اور سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: انفال نفل کی جمع ہے، نفل زائد چیز کو کہتے ہیں۔ مالِ غنیمت کو نفل اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ اصل مقصود سے زائد ہوتا تھا۔ جہاد سے مقصود تو آخرت کا اجر اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ مال کامل جانا اللہ تعالیٰ کا فضل اور عطیہ ہے، اس لیے مالِ غنیمت کو انفال کہا گیا ہے۔ سورۃ الانفال میں اموالِ غنیمت کی تقسیم کے احکام نازل ہوئے ہیں اسی مناسبت سے اس کا نام "سُوْرَۃُ الْاَنْفَال" ہے۔

(vi) اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: بے شک تو اپنے مقرر وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

(vii) اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(viii) ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: یہ بڑی کامیابی ہے۔

سوال 3: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ قرآنی الفاظ کے معنی لکھیے۔ (5×1=05)

یُقِیْمُوْنَ ، رَزَقْنٰهُمْ ، غِشَاوَةٌ ، قُعُوْدًا ، اَلْاَبْرَارِ ، اَلْاَنْفَال ، لَا تَنَازَعُوْا ، نَكَصَ

جواب:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
یُقِیْمُوْنَ	وہ قائم کرتے ہیں	رَزَقْنٰهُمْ	ہم نے انھیں عطا کیا
غِشَاوَةٌ	پردہ	قُعُوْدًا	کھڑے ہوئے
اَلْاَبْرَارِ	نیک	اَلْاَنْفَال	مالِ غنیمت
لَا تَنَازَعُوْا	آپس میں نہ جھگڑو	نَكَصَ	وہ بھاگا

سوال 4: درج ذیل میں سے کوئی سے تین اجزا کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔ (3×5=15)

(i) اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ (البقرۃ:4،3)

ترجمہ: جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انھیں عطا کیا ہے اس میں سے وہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف نازل فرمایا گیا اور اس پر (بھی) جو آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے نازل فرمایا گیا اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔

(ii) لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ (البقرۃ:286)

ترجمہ: اللہ کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتا اس کے لیے (اجر) ہوگا جو (نیک عمل) اس نے کیا اور اس پر (وبال) ہوگا جو (برا عمل) اس نے کمایا۔ اے ہمارے رب! تو ہماری گرفت نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جیسا (بوجھ) تو نے ان پر ڈالا جو ہم سے پہلے گزرے ہیں

(iii) اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ

سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (آل عمران:191)

ترجمہ: وہ جو اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے ہوئے اور آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں (اور پکار اٹھتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے یہ سب بے مقصد پیدا نہیں فرمایا تو (ہر عیب سے) پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔

(iv) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ (الانفال:3،2)

ترجمہ: مومن تو بس وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل کانپ اُٹھتے ہیں اور جب اُن پر اس (اللہ) کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو یہ (آیات) اُن کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے اُنھیں عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

(v) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ یُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ (التوبہ:71)

ترجمہ: اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بُرائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں کہ عنقریب اللہ اُن پر رحم فرمائے گا بے شک اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

سوال 5: درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر نوٹ لکھیں۔ (10)

(i) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ (تعارف، خلاصہ، مرکزی مضمون)

(ii) سُوْرَۃُ التَّوْبَة (تعارف، خلاصہ، مرکزی مضمون)

مقاصدِ تدریس

طلبا و طالبات گیارھویں جماعت کے لیے منتخب درسی مواد کی تکمیل کے بعد اس قابل ہوں گے کہ:

1- تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
2- گیارھویں جماعت کے لیے مختص قرآنی سورتوں کے مکمل نام اور ان کے معانی جان سکیں۔
3- مذکورہ سورتوں کا تعارف کروا سکیں۔
4- مذکورہ سورتوں کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
5- مذکورہ قرآنی سورتوں کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور ان کا فہم حاصل کر سکیں۔
6- منتخب قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ کریں۔
7- منتخب سورتوں کے قرآنی الفاظ کے معانی جان سکیں۔
8- نصاب میں موجود قرآنی سورتوں میں مذکور قرآنی دعاؤں کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر سکیں۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ: تعارف اور خصوصیات

حاصلاتِ تعلّم

اس سورۂ مبارکہ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1- تلاوت قرآن مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
2- سُوْرَةُ الْبَقَرَة کا تعارف کروا سکیں۔
3- سُوْرَةُ الْبَقَرَة کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
4- سُوْرَةُ الْبَقَرَة کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
5- سُوْرَةُ الْبَقَرَة کی امتحان کے لیے منتخب آیات کا بامحاورہ ترجمہ سیکھ کر جائزہ کے قابل ہو سکیں۔
6- سُوْرَةُ الْبَقَرَة کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔
7- سُوْرَةُ الْبَقَرَة میں مذکور قرآنی دعاؤں کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر سکیں۔

سوال 1: سُوْرَةُ الْبَقَرَة کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْبَقَرَة کا تعارف

سُوْرَةُ الْبَقَرَة قرآن کریم کی ترتیب کے اعتبار سے دوسری اور سب سے لمبی سورت ہے۔ اس میں کل دو سو چھیاسی (286) آیات او[ر] چالیس (40) رکوع ہیں۔ سُوْرَةُ الْبَقَرَة کا آغاز حروف مُقطّعات سے ہوتا ہے۔ حروفِ مُقطّعات قرآن مجید کی کچھ سورتوں کے شروع میں آ[نے] والے وہ حروف ہیں جن کے معانی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

وجہ تسمیہ

سُوْرَةُ الْبَقَرَة کی آیات سرسٹھ (67) تا تہتر (73) میں اس گائے کا واقعہ مذکور ہے جسے ذبح کرنے کا حکم بنی اسرائیل کو دیا گیا تھا، اس لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْبَقَرَة ہے، کیوں کہ بقرۃ عربی میں گائے کو کہتے ہیں۔ اس واقعہ میں بہت سی حکمتیں ہیں جن میں سے ایک اہم بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کے مرجانے کے بعد انھیں دوبارہ زندہ کرنے پر مکمل قدرت رکھتا ہے۔ یہ واقعہ نہایت سبق آموز ہے اس سے بنی اسرائیل کی ایما[نی] اور اخلاقی پستی کا بھی پتہ چلتا ہے۔

پس منظر

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف فرما ہوئے تو یہ سورت نازل ہوئی۔ مدینہ منورہ میں جن لوگوں [کو] اسلام کی دعوت پیش کی جا رہی تھی وہ مکہ مکرمہ کے رہنے والوں سے بالکل مختلف تھے۔ یہاں اسلام کی دعوت جس مرحلہ میں داخل ہو رہی تھی اس کی ضروریات اور تقاضے بھی بالکل نئے تھے۔ اس لیے اس سورت کے موضوعات اور مضامین کا مکّی دَور کی سورتوں سے فرق بہت نمایاں ہے۔

ہجرت سے قبل جب تک مکہ میں اسلام کی دعوت دی جاتی رہی، خطاب بیشتر مشرکین عرب سے تھا جن کے لیے اسلام کی آواز ایک نئی اور غیر مانوس آواز تھی۔ ہجرت کے بعد یہودیوں سے واسطہ پڑا جن کی بستیاں مدینہ سے بالکل متصل ہی واقع تھیں۔ یہ لوگ توحید، رسالت، وحی، آخرت اور ملائکہ کے قائل تھے، اُس ضابطۂ شرعی کو تسلیم کرتے تھے جو اللہ کی طرف سے اُن کے نبی موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا اور اُصولاً اُن کا دین وہی تھا جس کی تعلیم حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ دے رہے تھے لیکن صدیوں کے مسلسل انحطاط نے اُن کو اصل دین سے بہت دُور ہٹا دیا تھا۔ ان کے عقائد میں بہت سے غیر اسلامی عناصر کی آمیزش ہو گئی تھی جن کے لیے تورات میں کوئی سند موجود نہ تھی۔ ان کی عملی زندگی میں بکثرت ایسے رسوم او[ر]

طریقے رواج پا گئے تھے جو اصل دین میں نہ تھے اور جن کے لیے تورات میں کوئی ثبوت نہ تھا۔ خود تورات کو انھوں نے انسانی کلام کے اندر خلط ملط کر دیا تھا۔ دین کی حقیقی روح ان میں سے نکل چکی تھی اور ظاہری مذہبیت کا محض ایک بے جان ڈھانچہ باقی تھا جس کو وہ سینے سے لگائے ہوئے تھے۔ ان کے علما اور مشائخ، ان کے سردارانِ قوم اور ان کے عوام، سب کی اعتقادی، اخلاقی اور عملی حالت بگڑ گئی تھی اور اپنے اس بگاڑ سے ان کو ایسی محبت تھی کہ وہ کسی اصلاح کو قبول کرنے پر تیار نہ ہوتے تھے۔

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی دعوت

جب نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ مدینہ پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو ہدایت فرمائی کہ ان کو اصل دین کی طرف دعوت دیں، چنانچہ سُوْرَةُ الْبَقَرَة کے ابتدائی پندرہ، سولہ رکوع اسی دعوت پر مشتمل ہیں۔ ان میں یہودیوں کی تاریخ اور ان کی اخلاقی و مذہبی حالت پر تنقید کی گئی ہے اور ان کے بگڑے ہوئے مذہب و اخلاق کی نمایاں خصوصیات کے مقابلہ میں حقیقی دین کے اصول پہلو بہ پہلو پیش کیے گئے ہیں۔

مکہ مکرمہ میں تو معاملہ صرف اُصولِ دین کی تبلیغ اور دین قبول کرنے والوں کی اخلاقی تربیت تک محدود تھا، مگر جب ہجرت کے بعد عرب کے مختلف قبائل کے وہ سب لوگ جو اسلام قبول کر چکے تھے، ہر طرف سے سمٹ کر ایک جگہ جمع ہونے لگے اور انصار کی مدد سے ایک چھوٹی سی اسلامی ریاست کی بنیاد پڑ گئی تو اللہ تعالیٰ نے تمدن، معاشرت، معیشت، قانون اور سیاست کے متعلق بھی اُصولی ہدایات دینی شروع کیں اور یہ بتایا کہ اسلام کی اساس پر یہ نیا نظامِ زندگی کس طرح تعمیر کیا جائے۔ اس سورۃ کے آخری ۲۳ رکوع زیادہ تر انھی ہدایات پر مشتمل ہیں۔

منافقین کا ظہور

دعوتِ اسلامی کے اس مرحلہ میں ایک نیا عنصر بھی ظاہر ہونا شروع ہو گیا تھا اور یہ منافقین کا عنصر تھا۔ سُوْرَةُ الْبَقَرَة کے نزول کے وقت منافقین کے ظہور کی محض ابتدا تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف صرف اجمالی اشارات فرمائے۔ بعد میں ان کی جتنی صفات اور حرکات نمایاں ہوتی گئیں اُسی قدر تفصیل کے ساتھ بعد کی سورتوں میں ہر قسم کے منافقین کے متعلق ان کی نوعیت کے لحاظ سے الگ الگ ہدایات بھیجی گئیں۔

سوال 2: سُوْرَةُ الْبَقَرَة کے فضائل اور خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْبَقَرَة کے فضائل اور خصوصیات

سُوْرَةُ الْبَقَرَة مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی پہلی سورۂ مبارکہ ہے۔ جتنے زیادہ احکام اس سورۂ مبارکہ میں بیان ہوئے اتنے احکام کسی اور سورۃ میں نہیں ہوئے۔ سورۃ البقرۃ بہت فضیلت والی سورت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں جو شخص سُوْرَةُ الْبَقَرَة اور سُوْرَةُ آلِ عِمْرٰن کا عالم ہوتا تھا اسے بہت عظیم اور لائق تکریم شمار کیا جاتا تھا۔ (مسند احمد: 12216) سورۃ البقرۃ کے مضامین کی گہرائی اور وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسے جلیل الشان صحابی کو اس سورت کو مکمل طور پر سیکھنے میں بارہ سال لگے، جب کہ ان کے صاحب زادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سورت کو آٹھ سال میں اس کے تمام مضامین کے ساتھ سیکھا تھا۔ اس سورۃ کی درج ذیل خصوصیات ہیں:

1- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی ذکر و تلاوت سے گھروں کو خالی نہ رکھو) بے شک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی جائے۔ (صحیح مسلم، حدیث: 780)

2- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن کریم کی چوٹی سورۃ البقرۃ ہے۔
(جامع ترمذی، حدیث: 2878)

3- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: سورۃ البقرۃ پڑھا کرو، اس کے پڑھنے میں برکت اور چھوڑنے میں حسرت اور بدنصیبی ہے اور اہلِ باطل (جادوگر، کاہن اور مکار) لوگوں کا اس پر بس نہیں چلتا۔ (یعنی ان کا فریب اثر نہیں کرتا)۔ (صحیح مسلم، حدیث: 804)

4- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ قرآن کریم کی سات طویل سورتوں میں سب سے بڑی سورت ہے، جن کے متعلق حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قرآن مجید کی پہلی سات سورتوں کے علم کو حاصل کر لیا وہ بہت بڑا عالم بن گیا۔'' (مسند احمد، حدیث: 24531)

5- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آخری دو آیات کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آخری دو آیات رات میں سونے سے پہلے پڑھے گا اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ (صحیح بخاری، حدیث: 5009)

اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ کی فضیلت

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 255 اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ ہے۔ اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ قرآن مجید کی بہت فضیلت والی آیت ہے یہ تمام آیتوں کی سردار ہے۔ اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت یعنی اس کے یکتا ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور صفات کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات، جلال، شان اور اس کی قدرت وعظمت پر مبنی یہ نہایت جامع آیت ہے۔

1- اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ پڑھتا ہے اسے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی روکے رکھتی ہے۔ (صحیح الترغیب والترھیب، حدیث: 1595)

2- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ پڑھ لیا کرو، صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھارے لیے ایک محافظ مقرر رہے گا اور شیطان تمھارے قریب نہیں آ سکے گا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 5010)۔

اس حدیث میں رات میں سونے سے پہلے اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ پڑھنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: مضامین اور اہم نکات

سوال 3: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کے بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کا مرکزی مضمون ''ہدایت'' ہے۔ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کے بالکل شروع میں اُن لوگوں کی صفات بیان کی گئی ہیں جو قرآن مجید سے ہدایت حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس سورت میں واضح کیا گیا ہے کہ جس طرح پہلے اللہ تعالیٰ انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے ذریعے سے کتابیں بھیجتا رہا ہے، اسی طرح اُس نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو بھی قرآن مجید کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ یہ واضح کیا گیا ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لائے بغیر ایمان کا دعویٰ قبول نہیں۔ لہٰذا انسانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ قرآن مجید اور صاحبِ قرآن خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لے آؤ اور ان کی کامل اطاعت کرو۔

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کے مضامین

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کا آغاز اسلام کے بنیادی عقائد یعنی توحید، رسالت اور آخرت کے بیان سے ہوا ہے۔ اسی ضمن میں انسانوں کی تین قسمیں یعنی مومن، کافر اور منافق بیان کی گئی ہیں۔

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کے مضامین کو درج ذیل نکات کی صورت میں بیان کیا جا سکتا ہے:

1- صفاتِ متقین

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کے بالکل شروع میں ان لوگوں (متقین) کی صفات بیان کی گئی ہیں جو قرآن مجید سے ہدایت حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

2- تذکرہ کفار و منافقین

اہل ایمان کی صفات کے بعد اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے کفار اور منافقین کا ذکر فرمایا ہے۔ پھر ان کی بڑی بڑی علامات سے مسلمانوں کو آگاہ فرمایا ہے۔

3- دعوت مطالعہ کائنات

تیسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنی عبادت کا حکم دیا اور ساتھ ہی انسان کو اپنی تخلیق اور کائنات کی تخلیق پر غور و فکر کی دعوت دی۔

4- اعجاز القرآن

تیسرے رکوع میں ہی قرآن پر ہونے والے اعتراض کا جواب دیا کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ قرآن خود ساختہ ہے تو جاؤ تم بھی کوئی ایک سورت بنا لاؤ۔

5- قصہ تخلیق آدم علیہ السلام اور ابلیس کی سرکشی

چوتھے رکوع میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا مفصل قصہ بیان ہوا ہے تاکہ انسان کو اپنی پیدائش کا مقصد معلوم ہو۔ حضرت آدم علیہ السلام کی فرشتوں پر علمی برتری، فرشتوں کا سجدہ تعظیمی، حضرت آدم علیہ السلام کا دخول جنت اور اخراج جنت پر بھی مختصر روشنی ڈالی گئی ہے۔ پھر ابلیس کی نافرمانی اور آدم دشمنی کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔

6- بنی اسرائیل پر انعامات

پانچویں رکوع سے چودھویں رکوع تک اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کی مفصل تاریخ بیان فرمائی ہے۔ ان آیات کے ایک طویل سلسلے میں بنیادی طور پر خطاب یہودیوں سے ہے، جو بڑی تعداد میں مدینہ منورہ کے آس پاس آباد تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں نازل فرمائیں اور جس طرح انھوں نے ناشکری اور نافرمانی سے کام لیا، اس کا مفصل بیان ہے۔

7- واقعہ سبت اور واقعہ بقرہ

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کے آٹھویں رکوع میں بنی اسرائیل کی اس بستی کا ذکر ہوا جنھوں نے ہفتے کے روز مچھلیاں پکڑیں اور اللہ کے عذاب کا شکار ہوئے۔ اللہ نے انھیں بندر بنا دیا اور ساتھ ہی گائے کے ذبح کا واقعہ بھی بیان ہوا اور یہی واقعہ اس سورت کی وجہ تسمیہ بھی ہے۔

8- احکام عشرہ

دسویں رکوع میں بنی اسرائیل سے دس باتوں کا عہد لیا گیا جنھیں احکام عشرہ کہا جاتا ہے۔

9- جادو کی حقیقت

بارہویں رکوع میں جادو کی حقیقت بتائی گئی کہ جادو کفر ہے اور یہودیوں کی طرف سے حضرت سلیمان علیہ السلام پر الزام کا جواب دیا گیا کہ انھوں نے قطعاً جادو نہیں کیا ساتھ دو معزز فرشتے ہاروت ماروت کا بھی ذکر کیا۔

10- حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ

پندرھویں اور سولھویں رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ ہے، اس لیے کہ انھیں نہ صرف یہودی اور عیسائی بلکہ عرب کے بت پرست بھی اپنا پیشوا مانتے تھے۔ ان سب کو یاد دلایا گیا ہے کہ وہ خالص توحید کے قائل تھے اور انھوں نے کبھی کسی قسم کے شرک کو گوارا نہیں کیا۔ اسی ضمن میں بیت اللہ کی تعمیر اور اسے قبلہ بنانے کا موضوع زیر بحث آیا ہے۔

11- تحویل قبلہ

رکوع نمبر سترہ اور اٹھارہ میں قبلہ کی تبدیلی کا حکم ہوا۔ مسلمانوں کا پہلا قبلہ بیت المقدس تھا جس کو تبدیل کر کے بیت اللہ کو قبلہ مقرر کیا گیا۔ منافقین

نے اس پر بہت سے اعتراضات کیے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا۔

12- شرک کی ممانعت

بیسویں رکوع میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو شرک سے بچنے کی تلقین کی کیوں کہ اللہ کے ہاں شرک بہت بڑا جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرمائے گا مگر مشرک کی ہرگز بخشش نہیں ہوگی۔

13- حلت وحرمت کے مسائل

رکوع نمبر 21 میں حلال اشیا کے کھانے کا حکم اور حرام اشیا سے بچنے کا حکم ہوا ہے اور ساتھ ہی حرام اشیا کی تفصیل بھی بیان ہوئی۔

14- قصاص کے احکام

رکوع نمبر 22 میں قصاص یعنی مجرم سے بدلہ لینے کا اسلامی طریقہ بیان ہوا ہے۔ قبل از اسلام ایک مقتول کے بدلے متعدد لوگوں کو قتل کر دیا جاتا تھا، آخر اسلام نے انسانوں کو ایسا قصاص عطا فرمایا جو معاشرے کے دائمی امن کا باعث بنا۔

15- روزوں کی فرضیت

رکوع نمبر 23 میں روزوں کی فرضیت، رمضان المبارک میں قرآن کا نزول اور اس کے احکام ومسائل تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔

16- جہاد کا حکم

رکوع نمبر 24 میں جہاد کا حکم، اس کی فرضیت اور وجوہات کو بیان کیا گیا کہ اس وقت تک لڑو جب تک کہ فتنہ ختم نہ ہو جائے اور اللہ کا دین قائم ہو جائے۔

17- حج وعمرہ کے احکام ومسائل

رکوع نمبر 24، 25 میں حج وعمرہ کے احکام ومسائل کا ذکر ہوا ہے۔ حج کی فرضیت اور دوران حج کن امور سے بچنا ہے، کا ذکر ہے۔ دوران [illegible] بہترین لباس تقویٰ کو قرار دیا گیا ہے۔

18- جوا اور شراب کی حرمت

رکوع نمبر 27 میں جوا کھیلنے اور شراب پینے کی ممانعت کے احکام بیان ہوئے ہیں۔ نیز مسلمانوں کو ان دونوں کے نقصانات سے بھی آگاہ کیا گیا ہے۔

19- قسم کے احکام

رکوع نمبر 28 میں قسم کے احکام ومسائل بیان ہوئے ہیں۔

20- عائلی زندگی کے مسائل

رکوع نمبر 28 تا 31 میں نکاح، طلاق، خلع، عدت، رضاعت اور حق مہر کے احکام کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

21- قصہ طالوت وجالوت

اس سورت کے رکوع نمبر 32 میں طالوت وجالوت کا قصہ بیان ہوا ہے، جس سے بنو اسرائیل کی ایمانی حالت کا پتہ چلتا ہے۔ نیز اس [illegible] حضرت داؤد علیہ السلام کی بہادری کا تذکرہ بیان ہوا ہے۔

22- انفاق فی سبیل اللہ

رکوع نمبر 36 میں انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیا گیا اور اس کی فضیلت کو مثالوں سے بیان کیا گیا، ساتھ ہی خرچ کرنے کے آداب [illegible]

بیان ہوئے۔

23- حرمت سود

سُوْرَةُ الْبَقَرَة میں جن برائیوں کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے ان میں سے ایک سود ہے۔ سُوْرَةُ الْبَقَرَة کے رکوع نمبر 38 میں سود کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے خلاف جنگ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ سود ایک ایسی معاشرتی برائی ہے جس کی وجہ سے معاشرہ غربت، سستی، فضول خرچی اور تنگ دلی کا شکار ہو جاتا ہے۔ سود کی وجہ سے امیر اور غریب کے درمیان فرق بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ سود دینے والے مجبور لوگ کئی بار خودکشی جیسا بڑا گناہ کر بیٹھتے ہیں۔

24- قرض لینے اور دینے کے احکام

رکوع نمبر 39 میں ادھار لین دین کو لکھنے کا حکم بیان ہوا، ساتھ ہی گواہی کا معیار اور لکھوانے کی شرائط بھی بتائی گئی ہیں۔

سوال 4: سُوْرَةُ الْبَقَرَة کے اہم علمی وعملی نکات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْبَقَرَة کے اہم علمی وعملی نکات

سُوْرَةُ الْبَقَرَة کے مطالعہ سے جو علمی اور عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

1- ایمان کا اظہار عمل سے ہوتا ہے، جس میں اولین عمل نماز ادا کرنا ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:3)

2- اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑتے، قطع رحمی کرتے اور زمین پر فساد مچاتے ہیں۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:26،27)

3- انسان کی دوسری مخلوق پر فضیلت کی بنیادی وجہ علم ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:32)

4- اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی اور تکبر کرنا شیطانی طرز عمل ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:34)

5- انسان کی عظمت اس بات میں ہے کہ بھول یا خطا ہو جائے تو فوراً توبہ کر لے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:37)

6- مشکلات اور مصائب میں صبر اور نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنا ایمان والوں کا شیوہ ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:45)

7- قیامت کے روز انسان کا تعلق، سفارش، دولت اور طاقت کچھ کام نہیں آئے گا۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:48)

8- کامیابی کے لیے ایمان اور اعمال صالح شرط ہیں۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:62)

9- موت کی فکر صاحب ایمان ہونے کی علامت ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:94)

10- جادو کرنا، کروانا کفر ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:102)

11- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا ادب واحترام ایمان کا اہم ترین تقاضا ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:104)

12- اللہ کے سامنے جھکنے والا تمام معبودوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:112)

13- سعادت اور فضیلت کا حصول محنت اور قربانی کا تقاضا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو آزمائشوں اور امتحانات سے گزار کر اعلیٰ مقام ومرتبہ سے نوازتا ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:124)

14- انسان کو اپنے نیک اعمال پر تکبر نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ کی بارگاہ میں قبولیت کی درخواست پیش کرنی چاہیے یہی شیوہ انبیاء ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:127)

15- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان اور عقیدے کو مثالی نمونہ اور معیار قرار دیا گیا ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:137)

16- اہلِ کتاب حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ کو خوب پہچانتے تھے کہ آپ رسول برحق ہیں، لیکن حسد اور عناد کی وجہ سے جانتے بوجھتے ہوئے انھوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کا انکار کیا۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:146)

17- بندہ اگر دیکھنا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے کتنا یاد رکھتا ہے تو وہ دیکھے کہ وہ خود اللہ تعالیٰ کا کتنا ذکر کرتا ہے، کیوں کہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو یاد رکھتا ہے۔ یہی بندے کی کامیابی ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:152)

18- اللہ تعالیٰ کی رحمت کا حق دار وہی ہے جو آزمائش میں ثابت قدم رہے اور صبر کرے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:155)

19- ایمان کے کمال کی علامت یہ ہے کہ بندہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:165)

20- اکلِ حلال انسان کے اندر شکرگزاری کے جذبات پیدا کرتا ہے اور عبادت کی قبولیت بھی اسی سے مشروط ہے۔

(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:172)

21- مجبوری کی حالت میں کیے گئے فعل پر مواخذہ نہیں ہوگا۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:173)

22- قصاص معاشرتی امن کا ضامن ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:179)

23- روزہ بندے میں تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:183)

24- اللہ تعالیٰ دعا مانگنے والوں کی دعا ضرور قبول فرماتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:186)

25- جہاد اور قتال کا مقصد فتنوں کا خاتمہ اور دین اسلام کا قیام ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:193)

26- دُنیا پرست صرف دُنیاوی چیزوں کی دعائیں کرتے ہیں، وہ آخرت میں نعمتوں سے محروم ہوں گے جب کہ نیک بندے دُنیا اور آخرت میں بھلائی کی دعائیں مانگتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 200 تا 202)

27- اللہ تعالیٰ نے مال خرچ کرنے کی یہ ترتیب بتائی ہے کہ پہلے والدین اور رشتہ داروں پھر دیگر ضرورت مندوں پر خرچ کیا جائے۔

(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 215)

28- انسان اپنی لاعلمی یا ناقص علم کی وجہ سے فائدہ کو نقصان اور نقصان کو فائدہ سمجھ بیٹھتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 216)

29- جس قوم میں اجتماعی بزدلی آجائے وہ زوال اور ہلاکت سے نہیں بچ سکتی۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 234)

30- دین میں کوئی جبر نہیں، یعنی دین قبول کروانے میں کسی پر جبر اور زبردستی جائز نہیں۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 256)

31- احسان جتلانے، دکھاوا کرنے اور تکلیف پہنچانے سے نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 264)

32- ہمیں قرض کے معاملات کو تحریر میں لانے اور ان پر گواہ بنانے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 282)

33- سود کے مال میں برکت نہیں ہوتی، اس کا انجام مفلسی اور تباہی ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 282)

34- انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ اسے اپنے ارادہ سے کیے گئے اچھے اعمال پر ثواب اور بُرے اعمال پر عذاب ملے گا۔

(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 286)

(۲) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ مَدَنِیَّۃٌ (۸۷)

سورۂ بقرہ مدنی ہے (آیات: ۲۸۶/رکوع: ۴۰)

نوٹ: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کی آیاتِ مبارکہ ۱ تا ۷، ۲۵۵، ۲۷۵ اور ۲۸۴ تا ۲۸۶ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سورۃ البقرہ: آیات ۱ تا ۷

الٓمّٓ ۚ	ذٰلِكَ	الْكِتٰبُ	لَا رَيْبَ	فِيْهِ	هُدًى	لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ	الَّذِيْنَ
الف لام میم	یہ	کتاب	نہیں شک	اس میں	ہدایت	پرہیزگاروں کے لیے	جو لوگ

الم۔ (الف لام میم) (یہ) وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں (یہ) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ جو

يُؤْمِنُوْنَ	بِالْغَيْبِ	وَيُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ۙ
ایمان لاتے ہیں	غیب پر	اور قائم کرتے ہیں	نماز	اور	سے جو	ہم نے انھیں دیا	وہ خرچ کرتے ہیں

غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انھیں عطا کیا ہے اس میں سے وہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

وَ	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	وَمَآ	اُنْزِلَ	مِنْ
اور	جو لوگ	ایمان رکھتے ہیں	اس پر جو	نازل کیا گیا	آپ کی طرف	اور جو	نازل کیا گیا	سے

اور جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ (خاتم النبیین ﷺ) کی طرف نازل فرمایا گیا اور اس پر (بھی) جو آپ (خاتم النبیین ﷺ) سے

قَبْلِكَ	وَ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	يُوْقِنُوْنَ ۙ	اُولٰٓئِكَ	عَلٰى	هُدًى	مِّنْ	رَّبِّهِمْ
آپ سے پہلے	اور	آخرت پر	وہ	یقین رکھتے ہیں	وہی لوگ	پر	ہدایت	سے	اپنا رب

پہلے نازل فرمایا گیا اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے ربّ کی طرف سے ہدایت پر ہیں

وَاُولٰٓئِكَ	هُمْ	الْمُفْلِحُوْنَ ۝	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ	ءَاَنْذَرْتَهُمْ
اور وہی لوگ	وہ	کامیاب	بے شک	جن لوگوں نے	کفر کیا	برابر	ان پر	خواہ آپ انھیں ڈرائیں

اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ان کے حق میں برابر ہے خواہ آپ انھیں ڈرائیں

اَمْ	لَمْ	تُنْذِرْهُمْ	لَا	يُؤْمِنُوْنَ ۝	خَتَمَ	اللّٰهُ	عَلٰى	قُلُوْبِهِمْ
یا	نہ	ڈرائیں انھیں	نہیں	ایمان لائیں گے	مہر لگا دی	اللہ	پر	ان کے دل

یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ نے ان کے دلوں پر

وَعَلٰى	سَمْعِهِمْ	وَعَلٰى	اَبْصَارِهِمْ	غِشَاوَةٌ	وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ۠
اور پر	ان کے کان	اور پر	ان کی آنکھیں	پردہ	اور	ان کے لیے	عذاب	بڑا

اور ان کے کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

سورۃ البقرہ: آیت ۲۵۵

اَللّٰهُ	لَآ اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ	اَلْحَيُّ	الْقَيُّوْمُ	لَا تَاْخُذُهٗ	سِنَةٌ	وَّلَا	نَوْمٌ	لَهٗ	مَا
اللہ	نہیں معبود	سوائے اس کے	زندہ	تھامنے والا	نہ اُسے آتی ہے	اُونگھ	اور نہ	نیند	اسی کا ہے	جو

اللہ (وہ ہستی ہے) جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (وہ) زندہ ہے (سب کو) قائم رکھنے والا ہے نہ اُسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اُسی کا ہے جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِي الْاَرْضِ	مَنْ ذَا	الَّذِيْ	يَشْفَعُ	عِنْدَهٗ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ	يَعْلَمُ
آسمانوں میں	اور جو	زمین میں	کون جو	وہ جو	سفارش کرے	اس کے پاس	مگر (بغیر)	اس کی اجازت سے	وہ جانتا ہے

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے کون ہے جو اُس کے حضور اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے وہ سب جانتا ہے

مَا	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَمَا	خَلْفَهُمْ	وَلَا	يُحِيْطُوْنَ	بِشَيْءٍ	مِّنْ	عِلْمِهٖٓ	اِلَّا	بِمَا شَآءَ
جو	ان کے سامنے	اور جو	ان کے پیچھے	اور نہیں	وہ احاطہ کرتے ہیں	کسی چیز کا	سے	اس کا علم	مگر	جتنا وہ چاہے

جو کچھ ان کے سامنے اور جو کچھ ان کے پیچھے (کے حالات) ہیں اور وہ اُس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ (خود) چاہے

وَسِعَ	كُرْسِيُّهُ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضَ	وَلَا	يَـــُٔوْدُهٗ	حِفْظُهُمَا	وَهُوَ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيْمُ۝
سمالیا	اس کی کرسی	آسمان (جمع)	اور زمین	اور نہیں	تھکاتی اس کو	ان کی حفاظت	اور وہ	بلند مرتبہ	عظمت والا

اُس کی کرسی تمام آسمانوں اور زمینوں پر چھائی ہوئی ہے اور اُن دونوں کی نگرانی اُسے نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند بڑی عظمت والا ہے۔

سورۃ البقرہ: آیت ۲۷۵

اَلَّذِيْنَ	يَاْكُلُوْنَ	الرِّبٰوا	لَا يَقُوْمُوْنَ	اِلَّا	كَمَا	يَقُوْمُ	الَّذِيْ	يَتَخَبَّطُهُ	الشَّيْطٰنُ
جو لوگ	کھاتے ہیں	سُود	نہ کھڑے ہوں گے	مگر	جیسے	کھڑا ہوتا ہے	وہ شخص جو	اسے پاگل کر دیا	شیطان

جو لوگ سُود کھاتے ہیں وہ (روز قیامت) کھڑے نہیں ہوں گے مگر جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو

مِنَ الْمَسِّ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْٓا	اِنَّمَا	الْبَيْعُ	مِثْلُ	الرِّبٰوا	وَاَحَلَّ	اللّٰهُ	الْبَيْعَ
چھونے سے	یہ	اس لیے کہ وہ	انھوں نے کہا	درحقیقت	تجارت	مانند	سُود	حالانکہ حلال کیا	اللہ	تجارت

ایسا اس لیے ہو گا کہ وہ کہتے ہیں کہ تجارت بھی سود ہی کی مانند ہے حالاں کہ اللہ نے تجارت کو حلال فرمایا ہے

وَحَرَّمَ	الرِّبٰوا	فَمَنْ	جَآءَهٗ	مَوْعِظَةٌ	مِّنْ	رَّبِّهٖ	فَانْتَهٰى	فَلَهٗ	مَا سَلَفَ	وَاَمْرُهٗٓ
اور حرام کیا	سُود	پس جس	پہنچے اس کو	نصیحت	سے	اس کا رب	وہ باز آ گیا	تو اس کے لیے	جو ہو چکا	اور اس کا معاملہ

اور سُود کو حرام کیا ہے لہٰذا جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی پھر وہ باز آجائے تو جو (حرمت سود سے پہلے) لے چکا ہے وہ اسی کا ہے اور اُس کا معاملہ

اِلَى	اللّٰهِ	وَمَنْ	عَادَ	فَاُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ۝
طرف	اللہ	اور جو	پھر کرے	تو وہی	دوزخ والے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہیں گے

اللہ کے حوالے ہے اور جو دوبارہ ایسا کرے تو وہی آگ والے ہیں وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

سورۃ البقرہ: آیات ۲۸۴ تا ۲۸۶

لِلّٰهِ	مَا	فِي	السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِي الْاَرْضِ	وَاِنْ	تُبْدُوْا	مَا	فِيْٓ	اَنْفُسِكُمْ
اللہ کے لیے	جو	میں	آسمانوں	اور جو	زمین میں	اور اگر	تم ظاہر کرو	جو	میں	تمھارے دل

اللہ کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے

اَوْ تُخْفُوْهُ	يُحَاسِبْكُمْ	بِهِ	اللّٰهُ	فَيَغْفِرُ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَيُعَذِّبُ	مَنْ	يَّشَآءُ
تم اُسے چھپاؤ	تمھارے حساب لے گا	اس کا	اللہ	پھر بخش دے گا	جس کو	وہ چاہے	وہ عذاب دے گا	جس کو	وہ چاہے

یا اُسے چھپاؤ، اللہ تم سے اُس کا حساب لے گا پھر جسے چاہے گا معاف فرما دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا

وَاللّٰهُ	عَلٰى	كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ۝	اٰمَنَ	الرَّسُوْلُ	بِمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْهِ	مِنْ
اور اللہ	پر	ہر چیز	قدرت رکھنے والا	مان لیا	رسول	جو کچھ	اُترا	اُس کی طرف	سے

اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ رسول (ﷺ) اُس (کلام) پر ایمان لائے جو اُن کی طرف نازل فرمایا گیا ہے اُن کے رب کی طرف سے

رَّبِّهٖ	وَالْمُؤْمِنُوْنَ	كُلٌّ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَمَلٰٓئِكَتِهٖ	وَكُتُبِهٖ	وَرُسُلِهٖ
اس کا رب	اور مومن (جمع)	سب	ایمان لائے	اللہ پر	اور اُس کے فرشتے	اور اُس کی کتابیں	اور اُس کے رسول

اور سب مومنین بھی سب کے سب ایمان لائے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر

لَا نُفَرِّقُ	بَيْنَ	اَحَدٍ	مِّنْ رُّسُلِهٖ	وَقَالُوْا	سَمِعْنَا	وَاَطَعْنَا
نہیں ہم فرق کرتے	درمیان	کسی ایک	اُس کے رسول کے	اور انھوں نے کہا	ہم نے سنا	اور ہم نے اطاعت کی

(اُن سب نے کہا) ہم اللہ کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان (ایمان لانے) میں تفریق نہیں کرتے اور انھوں نے کہا کہ ہم نے (احکام کو) سنا اور ہم نے (ان کی) اطاعت کی

غُفْرَانَكَ	رَبَّنَا	وَاِلَيْكَ	الْمَصِيْرُ۝	لَا يُكَلِّفُ	اللّٰهُ	نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَا
تیری بخشش	ہمارے رب	اور تیری طرف	لوٹ کر جانا	نہیں تکلیف دیتا	اللہ	کسی کو	مگر	اس کی گنجائش

اے ہمارے رب! تیری بخشش کا (ہم سوال کرتے ہیں) اور تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔ اللہ کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتا

لَهَا	مَا كَسَبَتْ	وَعَلَيْهَا	مَا اكْتَسَبَتْ	رَبَّنَا	لَا تُؤَاخِذْنَآ	اِنْ نَّسِيْنَآ	اَوْ اَخْطَاْنَا
اس کے لیے	جو اس نے کمایا	اور اس پر	جو اس نے کمایا	اے ہمارے رب	نہ پکڑ ہمیں	اگر ہم بھول جائیں	یا ہم چوکیں

اس کے لیے (اجر) ہو گا جو (نیک عمل) اس نے کیا اور اس پر (وبال) ہو گا جو (برا عمل) اس نے کمایا۔ اے ہمارے رب! تو ہماری گرفت نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں،

رَبَّنَا	وَلَا	تَحْمِلْ	عَلَيْنَآ	إِصْرًا	كَمَا	حَمَلْتَهٗ	عَلَى	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِنَا
اے ہمارے رب	اور نہ	ڈال	ہم پر	بوجھ	جیسے	تو نے ڈالا	پر	جو لوگ	ہم سے پہلے

اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جیسا (بوجھ) تو نے ان پر ڈالا جو ہم سے پہلے گزرے ہیں

رَبَّنَا	وَلَا	تُحَمِّلْنَا	مَا	لَا طَاقَةَ	لَنَا	بِهٖ	وَاعْفُ	عَنَّا
اے ہمارے رب	اور نہ	ہم سے اٹھوا	جو	نہ اس کی طاقت	ہم کو	اس کی	اور درگزر کر	ہم سے

اے ہمارے رب! ہم پر وہ (بوجھ) نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اور ہم سے درگزر فر

وَاغْفِرْ لَنَا	وَارْحَمْنَا	أَنْتَ	مَوْلٰنَا	فَانْصُرْنَا	عَلَى	الْقَوْمِ	الْكٰفِرِيْنَ
اور ہمیں بخش دے	اور ہم پر رحم کر	تو	ہمارا کارساز	پس مدد کر ہماری	پر	قوم	کافر (جمع)

اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہمارا کارساز ہے پس کافر قوم کے مقابلہ میں ہماری نصرت فر

نوٹ: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کا تعارف، وجہ تسمیہ، پس منظر، مرکزی خیال، مضامین، علمی و عملی نکات، آیت نمبر 01 تا 07، 255، 275 اور 284 تا 286 کا بامحاورہ ترجمہ اور منتخب ذخیرۂ الفاظ قرآنی کے معانی گیارھویں جماعت کے امتحانات کا نصاب ہیں۔ ان کی روشنی میں کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے گا۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رَيْبَ	شک	يُؤْمِنُوْنَ	وہ ایمان رکھتے ہیں
يُقِيْمُوْنَ	وہ قائم کرتے ہیں	رَزَقْنٰهُمْ	ہم نے انھیں عطا کیا
يُنْفِقُوْنَ	وہ خرچ کرتے ہیں	أُنْزِلَ	نازل فرمایا گیا
يُوْقِنُوْنَ	وہ یقین رکھتے ہیں	سَوَآءٌ	برابر ہے
أَمْ	یا	لَا يُؤْمِنُوْنَ	وہ ایمان نہیں لائیں گے
خَتَمَ	مہر لگا دی	غِشَاوَةٌ	پردہ
الْحَيُّ	زندہ	الْقَيُّوْمُ	سب کو قائم رکھنے والا
سِنَةٌ	اونگھ	نَوْمٌ	نیند
بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ	ان کے سامنے	خَلْفَهُمْ	ان کے پیچھے
لَا يُحِيْطُوْنَ	وہ احاطہ نہیں کر سکتے	وَلَا يَئُوْدُهٗ	اسے نہیں تھکاتی
الرِّبٰوا	سود	يَتَخَبَّطُهُ	اسے پاگل کر دیا
وَإِنْ تُبْدُوْا	اور اگر تم ظاہر کرو	أَوْ تُخْفُوْهُ	یا اسے چھپاؤ

كُلٌّ	سب کے سب	مَلٰٓئِكَتِهٖ	اس کے فرشتے
لَا نُفَرِّقُ	ہم تفریق نہیں کرتے	إِنْ نَّسِيْنَآ	اگر ہم بھول جائیں
لَا تُؤَاخِذْنَآ	تو ہماری گرفت نہ کر	لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ	ہم پر نہ ڈال
أَوْ أَخْطَأْنَا	یا ہم خطا کر بیٹھیں	مَوْلٰنَا	ہمارا کارساز
إِصْرًا	بوجھ	غُفْرَانَكَ	(ہم طلب کرتے ہیں) تیری بخشش

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) قرآن مجید کی سب سے طویل سورت ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃ (ب) سُوْرَۃُ النِّسَآء

(ج) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن (د) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ

(ii) قرآن مجید کی سب سے فضیلت والی آیت ہے:

(الف) آیت دَین (ب) آیت عدل

(ج) اٰیۃُ الْکُرْسِی (د) آیت مباہلہ

(iii) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ سیکھی:

(الف) دس سال میں (ب) گیارہ سال میں

(ج) بارہ سال میں (د) تیرہ سال میں

(iv) اٰیۃُ الْکُرْسِی حصہ ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن کا (ب) سُوْرَۃُ یٰس کا

(ج) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کا (د) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کا

(v) عربی زبان میں "بقرۃ" کا معنی ہے:

(الف) ہاتھی (ب) گائے

(ج) اونٹ (د) بکری

(vi) حدیث نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں تلاوت کی جائے:

(الف) سُوْرَۃُ النِّسَآء کی (ب) سُوْرَۃُ یٰس کی

(ج) سُوْرَۃُ یُوْنُس کی (د) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی

(vii) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کو قرار دیا گیا ہے:

(الف) قرآن مجید کا دل (ب) قرآن مجید کی زینت

(ج) قرآن مجید کی شان (د) قرآن مجید کی چوٹی

(viii) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کا مرکزی مضمون ہے:

(الف) آخرت (ب) ہدایت

(ج) تجارت (د) سیاست

(ix) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں انسانوں کی قسمیں بیان کی گئی ہیں:

(الف) تین (ب) چار

(ج) پانچ (د) چھے

(x) مدینہ منورہ کے آس پاس بڑی تعداد میں آباد تھے:

(الف) مسیحی (ب) صابی

(ج) یہودی (د) مجوسی

(xi) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا روحانی پیشوا مانتے تھے:

(الف) یہودی (ب) نصاریٰ

(ج) مشرکین مکہ (د) یہ سب

(xii) اللہ تعالیٰ اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے خلاف جنگ سے تعبیر کیا گیا ہے:

(الف) سود کو (ب) بدعت کو

(ج) کم تولنے کو (د) ملاوٹ کرنے کو

(xiii) ایمان کا اظہار ہوتا ہے:

(الف) چہرے سے (ب) باتوں سے

(ج) اعمال سے (د) آنکھوں سے

(xiv) مصائب اور تکالیف میں اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرنی چاہیے:

(الف) والدین کے ذریعے سے (ب) مال و دولت کے ذریعے سے

(ج) رشتہ داروں کے ذریعے سے (د) صبر اور نماز کے ذریعے سے

(xv) سود کا انجام ہے:

(الف) مفلسی (ب) موت

(ج) بیماری (د) ذلت

جوابات

(i) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ	(ii) آیت الکرسی	(iii) بارہ سال میں	(iv) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کا	(v) گائے
(vi) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کی	(vii) قرآن مجید کی چوٹی	(viii) ہدایت	(ix) تین	(x) یہودی
(xi) یہ سب	(xii) سود کو	(xiii) اعمال سے	(xiv) صبر اور نماز کے ذریعے سے	(xv) مفلسی

سوال 2: مختصر جواب دیجیے:

(i) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کی آیات نمبر (67) تا نمبر (73) میں اس گائے کا واقعہ مذکور ہے جسے ذبح کرنے کا حکم بنی اسرائیل کو دیا گیا تھا اس لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ ہے، کیوں کہ "بقرۃ" عربی میں گائے کو کہتے ہیں۔

(ii) قرآن مجید کی سات سورتوں کو سیکھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ قرآن کریم کی سات طویل سورتوں میں سب سے بڑی سورت ہے، جس کے متعلق حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "جس نے قرآن مجید کی سات سورتوں کے علم کو حاصل کر لیا وہ بہت بڑا عالم بن گیا۔"

(iii) اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ کی ایک فضیلت تحریر کریں۔

جواب: اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ہر فرض نماز کے بعد اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ پڑھتا ہے اسے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی روکے رکھتی ہے۔"

(iv) قرآن مجید کی چوٹی کس سورت کو قرار دیا گیا ہے؟

جواب: قرآن کریم کی چوٹی سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کو قرار دیا گیا ہے۔

(v) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کی آخری دو آیات کی فضیلت تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کی آخری دو آیات کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کی آخری دو آیات رات میں سونے سے پہلے پڑھے گا اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔

(vi) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کا مرکزی مضمون "ہدایت" ہے۔

(vii) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے؟

جواب: پہلے پارے کے تقریباً آخر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ ہے، اس لیے کہ انھیں نہ صرف یہودی اور عیسائی بلکہ عرب کے بت پرست بھی اپنا پیشوا مانتے تھے۔ ان سب کو یاد دلایا گیا ہے کہ وہ خالص توحید کے قائل تھے اور انھوں نے کبھی کسی قسم کے شرک کو گوارا نہیں کیا۔ اسی ضمن میں بیت اللہ کی تعمیر اور اسے قبلہ بنانے کا موضوع زیر بحث آیا ہے۔

(viii) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں بنی اسرائیل کا تذکرہ کس طور پر آیا ہے؟

جواب: بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں نازل فرمائیں اور جس طرح انھوں نے ناشکری اور نافرمانی سے کام لیا سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں اس کا مفصل بیان ہے۔

(ix) اللہ تعالیٰ کن لوگوں کی گمراہی کا فیصلہ کرتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑتے، قطع رحمی کرتے اور زمین پر فساد مچاتے ہیں۔

(x) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں مال خرچ کرنے کی کیا ترتیب بتائی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں اللہ تعالیٰ نے مال خرچ کرنے کی یہ ترتیب بتائی ہے کہ پہلے والدین اور رشتہ داروں پھر بہ وقت ضرورت مندوں پر خرچ کیا جائے۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 1

(ii) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کے فضائل اور خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 2

(iii) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کے بنیادی مضامین اور اہم نکات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیے سوال 4،3

سوال 4: درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں۔

يُقِيْمُوْنَ ، رَزَقْنٰهُمْ ، اَلْقَيُّوْمُ ، لَا يُحِيْطُوْنَ ، غِشَاوَةٌ ، مَلٰٓئِكَتِهٖ ، لَا تُؤَاخِذْنَا ، اِنْ نَّسِيْنَا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يُقِيْمُوْنَ	وہ قائم کرتے ہیں	رَزَقْنٰهُمْ	ہم نے انھیں رزق عطا
اَلْقَيُّوْمُ	سب کو قائم رکھنے والا	لَا يُحِيْطُوْنَ	وہ احاطہ نہیں کر سکتے
غِشَاوَةٌ	پردہ	مَلٰٓئِكَتِهٖ	اس کے فرشتے
لَا تُؤَاخِذْنَا	تو ہماری گرفت نہ کر	اِنْ نَّسِيْنَا	اگر ہم بھول جائیں

سوال 5: درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔

(i) ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۔ (۲)

ترجمہ: (یہ) وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں (یہ) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

(ii) اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ (۵)

ترجمہ: یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

(iii) خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۚ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ (۷)

ترجمہ: اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

(iv) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَ
عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۔ (۲۵۵)

ترجمہ: اللہ (وہ ہستی ہے) جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (وہ) زندہ ہے (سب کو) قائم رکھنے والا ہے نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اُسی کا
جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے کون ہے جو اس کے حضور اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے وہ سب جانتا ہے جو کچھ ا
کے سامنے اور جو کچھ ان کے پیچھے (کے حالات) ہیں اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ (خود) چاہے اس کی کر
تمام آسمانوں اور زمینوں پر چھائی ہوئی ہے اور ان دونوں کی نگرانی اسے نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند بڑی عظمت والا ہے۔

جانیے اور عمل کیجیے!

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں مذکور دعاؤں کی بہت فضیلت ہے۔ ہمیں ان دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگنی چاہیے۔ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت 127 میں ایک ایسی ہی دعا ہے:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت 128، 201، 250 اور 286 میں بھی دعائیں مذکور ہیں۔ روزمرہ زندگی میں ان دعاؤں کا اہتمام کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت 255 (اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ) کا ترجمہ اور مختصر فضائل تحریر کریں۔

جواب: اللہ (وہ ہستی ہے) جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (وہ) زندہ ہے (سب کو) قائم رکھنے والا ہے نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے کون ہے جو اس کے حضور اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے وہ سب جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جو کچھ ان کے پیچھے (کے حالات) ہیں اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ (خود) چاہے اس کی کرسی تمام آسمانوں اور زمینوں پر چھائی ہوئی ہے اور ان دونوں کی نگرانی اسے نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند بڑی عظمت والا ہے۔

اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ کی فضیلت

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 255 اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ ہے۔ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ قرآن مجید کی بہت فضیلت والی آیت ہے یہ تمام آیتوں کی سردار ہے۔ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت یعنی اس کے یکتا ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور صفات کا بیان ہے۔ اللہ کی صفات، جلال، شان اور اس کی قدرت وعظمت پر مبنی یہ نہایت جامع آیت ہے۔

1- اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ پڑھتا ہے اسے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی روکے رکھتی ہے۔ (صحیح الترغیب والترھیب، حدیث: 1595)

2- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ پڑھ لیا کرو، صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھارے لیے ایک محافظ مقرر رہے گا اور شیطان تمھارے قریب نہیں آسکے گا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 5010)۔

اس حدیث میں رات میں سونے سے پہلے اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ پڑھنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کے کچھ نہ کچھ حصّے کی تلاوت کا معمول بنائیے۔

جواب: عملی کام۔

- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ میں مذکور دعاؤں کو ترجمہ کے ساتھ یاد کیجیے اور انھیں پڑھنے کا مستقل اہتمام کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ میں مذکور دعائیں

1- رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (البقرۃ: 127)

ترجمہ: اے ہمارے رب! تو ہماری طرف سے (یہ عمل) قبول فرما بے شک تو ہی خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

2- رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝
(البقرۃ: 128)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا فرماں بردار بنا اور ہماری اولاد میں سے (بھی) اپنی ایک فرماں بردار اُمت (پیدا فرما) اور ہمیں ہماری عبادتوں کے طریقے سکھا اور ہم پر (اپنی رحمت سے) توجہ فرما بے شک تو ہی بہت توبہ قبول فرمانے والا، نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

-3 رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۝ (البقرہ:201)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔

-4 رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۝ (البقرہ:286)

ترجمہ: اے ہمارے رب! تو ہماری گرفت نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جیسا (بوجھ) تو نے ان پر ڈالا جو ہم سے پہلے گزرے ہیں، اے ہمارے رب! ہم پر وہ (بوجھ) نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اور ہم سے درگزر فرما اور ہماری بخشش فرما اور ہم پر رحم فرما، تو ہمارا کارساز ہے پس کافر قوم کے مقابلہ میں ہماری نصرت فرما۔

- **سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت دوسو پچہتر (275) اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ کی روشنی میں سود کی حرمت پر مختصر مضمون تحریر کریں۔**

جواب: ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (روزِ قیامت) کھڑے نہیں ہو سکیں گے مگر جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان (آسیب) نے چھو کر بدحواس کر دیا ہو، یہ اس لیے کہ وہ کہتے تھے کہ تجارت (خرید و فروخت) بھی تو سود کی مانند ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت (سوداگری) کو حلال فرمایا ہے اور سود کو حرام کیا ہے، پس جس کے پاس اس کے رب کی جانب سے نصیحت پہنچی سو وہ (سود) سے باز آ گیا تو جو پہلے گزر چکا وہ اسی کا ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اور جس نے پھر بھی لیا سو ایسے لوگ جہنمی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (البقرہ: 275)

''الرِّبٰوا'' کا لفظی معنی بڑھنا، زیادہ ہونا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں قرض دے کر اصل مال سے جو زیادہ لیا جاتا ہے اسے ربا کہتے ہیں۔

آج کل کفار کی تہذیب سے متاثر نیا روشن خیال طبقہ سود کو ایک کاروبار سمجھتا ہے، حالانکہ سود اور کاروبار دونوں میں واضح کئی فرق ہیں جن میں سے بڑا اور بنیادی فرق یہ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے'' (سورۃ البقرہ:275) ایک فرق یہ ہے کہ تجارت میں نفع بھی ہوتا ہے نقصان بھی جب کہ سودی قرض لینے والے کو نفع ہو یا نقصان سود خور نے ہر حال میں پوری رقم مع سود وصول کرنی ہے جو آئندہ بڑھتی ہی جائے گی، اس لیے سود ظلم اور مفت خوری کی بدترین شکل ہے۔

موجودہ دور میں سود معاشرے کا ایک ناسور بن چکا ہے۔ سود معاشرے کی لعنت ہے جس کی تباہ کاریوں نے ہمیشہ غریبوں کا استحصال کیا ہے اور ان کا خون چوسا ہے۔ یہ دراصل سماج میں معاشی عدم مساوات کی بنیاد ہے جس کے نتیجے میں سماج کے اندر عدم معاشی توازن، غریبوں کا استحصال، محبت و الفت اور ہمدردی کے جذبات کا خاتمہ اور باہمی نفرت پروان چڑھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔

- **قرآنِ مجید میں اُمتِ مسلمہ کو درمیانی اُمت قرار دیا گیا ہے۔ کسی صاحبِ علم سے پوچھ کر اس بات پر نوٹ لکھیں کہ اس اُمت کے درمیانی اُمت یا معتدل اُمت ہونے سے کیا مراد ہے؟**

جواب: اُمت وسط ہونے کا معنیٰ یہ ہے تم معتدل ہو، عقائد اور نظریات میں، تم غلو نہیں کرتے، تقصیر اور شرک کی راہ پر نہیں چلتے، جبر میں نہیں پڑتے۔ عملی زندگی میں دنیا میں کھو جانے والے نہیں ہو اور نہ روحانیت کو بھول جانے والے ہو۔ یہودیوں کی طرح مادہ پرست نہیں اور عیسائیوں کی طرح رہبانیت کے قائل نہیں۔

- **سود کی حرمت کے حوالے سے اپنی معلومات کو وسعت دیجیے اور تحقیق کیجیے کہ سود کس طرح معاشروں کے لیے ناسور ثابت ہوتا ہے۔**

جواب: **1- اخلاقی گراوٹ**

سود خور مال و دولت کی محبت میں دیوانہ ہو جاتا ہے۔ وہ ہر وقت اسی چکر میں لگا رہتا ہے کہ کس طرح زیادہ سے زیادہ دولت کمائے۔ اس کا صرف ایک ہی محور ہوتا ہے اور وہ ہے دولت، وہ اسی کی پوجا کرتا ہے اور اسی کے اردگرد گھومتا ہے۔ اعلیٰ انسانی صفات سے اس کی شخصیت عاری ہو جاتی ہے اور حرص و ہوس اس پر مسلط ہو جاتے ہیں جو بالآخر اس کی اخلاقی تباہی کا سبب بن جاتے ہیں۔

2- محنت کی بے توقیری

سود خوری جذبہ محنت کو مفلوج کر دیتی ہے اور انسان کو مفت خوری کا عادی بنا دیتی ہے۔ سرمایہ دار گھر بیٹھے سرمایہ سود پر دے کر لاکھوں روپے حاصل کر لیتا ہے۔

3- معاشرتی فساد

جس معاشرے کے افراد ایک دوسرے سے خود غرضی کا معاملہ کریں، ایک فرد دوسرے کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھائے اور مال دار طبقہ عوام الناس کو نفع اندوزی کے لیے استعمال کرے، ایسا معاشرہ کبھی مضبوط اور مستحکم نہیں ہو سکتا۔ عام لوگوں کو ان سرمایہ داروں سے شدید نفرت ہو جاتی ہے۔ بغض، حسد، کینہ اور عداوت اس معاشرے کا چلن ہو جاتا ہے۔

4- دیوانگی کی حد تک حرص

سود خور اعلیٰ صفات سے عاری ہوتا ہے۔ اس کا ایک ہی محور ہوتا ہے، وہ دولت ہے۔ اسی کے گرد گھومتا ہے اور اسی کی پوجا کرتا ہے۔ سود خور خود غرضی میں یہاں تک ترقی کر جاتا ہے کہ وہ اپنے مقروض کو فاقہ کشی تک پہنچانے سے بھی تامل نہیں کرتا۔

5- معاشی ترقی میں رکاوٹ

سود کی وجہ سے سرمایہ دار امیر سے امیر تر ہوتا جاتا ہے اور محنت کش غریب سے غریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مزدور اپنے حالات سے تنگ آ کر سرمایہ داروں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

6- بین الاقوامی استحصالی نظام

موجودہ دور میں ملکی معیشت عالمی مالیاتی اداروں کے چنگل میں آ گئی ہے۔ قرض لینے والے ممالک ان اداروں کے معاشی اعتبار سے غلام ہو جاتے ہیں۔ دوسرا نتیجہ ملکی سطح پر عوام میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے کیوں کہ عالمی اداروں کے قرض اور اس پر سود کی ادائیگی کے لیے نئے ٹیکس لگانے پڑتے ہیں۔

7- ارتکاز دولت اور اشیا کی قیمتوں میں اضافہ

جب صنعت کار زیادہ شرح سود پر قرض لے گا تو وہ مجبوراً اشیا کی قیمتیں زیادہ مقرر کرے گا۔ اس طرح بھاری شرح سود کا اثر غریب عوام پر پڑے گا۔ اس سے ملکی تجارت و صنعت کو نقصان پہنچتا ہے اور عوام کی معاشی حالت بھی خراب ہو جاتی ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- طلبہ میں قرآن مجید کی تلاوت کے آداب کا مذاکرہ کروائیں۔

جواب: عملی کام۔

- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کے بنیادی مضامین (ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاق) پر خصوصی توجہ دیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں موجود قرآنی دعاؤں کی ترجمہ کے ساتھ تفہیم کا اہتمام فرمائیں۔

جواب: عملی کام۔

- قرآنی نصوص / متن سے متعلق سوال و جواب کے ذریعے طلبہ کی استعداد میں اضافہ کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- سابقہ اسباق کے اعادے کا اصول اپنائیں۔

جواب: عملی کام۔

- کوئز پروگرام، آن لائن ایپ اور دستاویزی فلم سے استفادہ کرتے ہوئے تدریس کی کوشش کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں کے تعارف، فضائل، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جا
کے لیے تیار کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کے منتخب الفاظ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کے درج ذیل حصے کے بامحاورہ ترجمہ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے:

1- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ، آیت 1 تا 7

2- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ، آیت 255

3- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ، آیت 275

4- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ، آیت 284 تا 286

جواب: عملی کام۔

> **کیا آپ جانتے ہیں!**
>
> قرآن مجید کی سب سے طویل آیت سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں ہے۔ آیت دین (قرض کے احکام والی آیت) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کی آیت 282 ہے اور
> قرآن مجید کی سب سے لمبی آیت ہے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ قرآن کریم کی ترتیب کے اعتبار سے ہے:

(A) پہلی سورۃ (B) دوسری سورۃ
(C) تیسری سورۃ (D) آخری سورۃ

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں کل آیات ہیں:

(A) 283 (B) 284
(C) 285 (D) 286

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کا آغاز ہوتا ہے:

(A) حٰمٓ سے (B) طٰہٰ سے
(C) الٓمّٓ سے (D) الٓرٰ سے

بنی اسرائیل کو ذبح کرنے کا حکم دیا گیا:

(A) بکری (B) گائے
(C) اونٹ (D) مینڈھا

گائے کو عربی میں کہتے ہیں:

(A) فِیْلٌ (B) شَاۃٌ
(C) بَقَرَۃٌ (D) جَمَلٌ

ہجرت مدینہ کے موقع پر نازل ہوئی:

(A) سورۃ بقرہ (B) سورۃ آل عمران
(C) سورۃ نساء (D) سورۃ مائدہ

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو نہ بناؤ:

(A) ویران (B) اصطبل
(C) مویشی خانہ (D) قبرستان

قرآن مجید کی چوٹی ہے:

(A) سورۃ البقرہ (B) سورۃ آل عمران
(C) سورۃ النساء (D) سورۃ الانفال

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "وہ بہت بڑا عالم بن گیا جس نے علم حاصل کرلیا"

(A) سورۃ الاخلاص کا (B) پہلی سات سورتوں کا
(C) آخری سات سورتوں کا (D) آخری دس سورتوں کا

-10 رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ کی آخری دو آیات رات کو سونے سے پہلے پڑھ لیں:

(A) وہ مامون ہو گیا (B) وہ سردار بن گیا

(C) وہ امیر ہو گیا (D) اس کے لیے کافی ہیں

-11 حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ سیکھی:

(A) 6 سال میں (B) 7 سال میں

(C) 8 سال میں (D) 9 سال میں

-12 تمام آیتوں کی سردار ہے:

(A) آیت تطہیر (B) آیت حجاب

(C) آیت الطلاق (D) آیت الکرسی

-13 آیت الکرسی سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ کی آیت ہے:

(A) 255 (B) 256

(C) 257 (D) 258

-14 سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ کا مرکزی مضمون ہے:

(A) دنیوی زندگی (B) اخروی زندگی

(C) برزخی زندگی (D) ہدایت

-15 اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے کتابیں بھیجیں:

(A) فرشتوں کے ذریعے (B) جنوں کے ذریعے

(C) انبیاءؑ کے ذریعے (D) اسرافیلؑ کے ذریعے

-16 رسول اللہ ﷺ پر کتاب نازل ہوئی:

(A) تورات (B) زبور

(C) انجیل (D) قرآن مجید

-17 صاحب قرآن سے مراد ہے:

(A) حافظ قرآن (B) عالم قرآن

(C) رسول اللہ ﷺ (D) قرآن مجید

-18 سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ کے آغاز میں ذکر ہے:

(A) صرف توحید کا (B) صرف رسالت کا

(C) صرف آخرت کا (D) توحید، رسالت، آخرت کا

-19 سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ کے آغاز میں ذکر ہے:

(A) صرف مومنین کا (B) صرف کفار کا

(C) صرف منافقین کا (D) مومن، کفار اور منافقین کا

-20 سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ کہا گیا ہے:

(A) رشوت کو (B) سود کو

(C) تکبر کو (D) شرک کو

-21 خود کشی جیسا گناہ کر بیٹھتے ہیں:

(A) سود دینے والے (B) سود لینے والے

(C) رشوت لینے والے (D) رشوت دینے والے

-22 ایمان کی اولین عملی شکل ہے:

(A) صبر (B) شکر

(C) روزہ (D) نماز

-23 اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے جو:

(A) اللہ کے عہد کو توڑتے ہیں (B) قطع رحمی کرتے ہیں

(C) زمین میں فساد مچاتے ہیں (D) مذکورہ تمام

-24 شیطان کا طرز عمل ہے:

(A) شرک کرنا (B) تکبر کرنا

(C) جھگڑا کرنا (D) چغلی کرنا

-25 انسان کی عظمت ہے:

(A) عبادت کرنے میں (B) نیکی کرنے میں

(C) توبہ کرنے میں (D) تجارت کرنے میں

-26 مشکلات اور مصائب میں صبر اور نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنا شیوہ ہے:

(A) ایمان والوں کا (B) کفار کا

(C) مشرکین کا (D) منافقین کا

-27 صاحب ایمان ہونے کی علامت ہے:

(A) روزی کی فکر (B) موت کی فکر

(C) دوسروں کی فکر (D) اہل و عیال کی فکر

-28 روزہ روزہ دار میں پیدا کرتا ہے:

(A) خلوص (B) محبت

(C) تقویٰ (D) شجاعت

-29 ماہِ رمضان کی فضیلت کی وجہ ہے:

(A) اس میں روزے رکھتے ہیں (B) اس میں قرآن نازل ہوا

(C) اس میں لیلۃ القدر ہے (D) اس کے فوراً بعد عید الفطر مناتے ہیں

-30 ایمان کے کمال کی علامت یہ ہے کہ بندہ سب سے بڑھ کر محبت کرے:

(A) والدین سے (B) اولاد سے

(C) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے (D) اللہ تعالیٰ سے

-31 جس قوم میں اجتماعی بزدلی آجائے وہ بچ نہیں سکتی:

(A) غربت و مفلسی سے (B) قحط سالی سے

(C) زوال اور ہلاکت سے (D) جہنم سے

-32 دین میں نہیں:

(A) جبر (B) چھوٹا

(C) بڑا (D) برتری

-33 نیکی ضائع ہو جاتی ہے:

(A) احسان جتانے سے (B) دکھاوا کرنے سے

(C) تکلیف پہنچانے سے (D) تینوں سے

-34 ہمیں تحریر میں لانے اور ان پر گواہ بنانے کی تلقین کی گئی ہے:

(A) عدل کے معاملات میں (B) مساوات کے معاملات میں

(C) قرض کے معاملات میں (D) خرید و فروخت کے معاملات میں

-35 اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے:

(A) انسان (B) حیوان

(C) فرشتہ (D) جن

-36 قرآن مجید کی طویل ترین سورتیں ہیں:

(A) 6 (B) 7

(C) 8 (D) 10

جوابات

(D) -10	(B) -9	(A) -8	(D) -7	(A) -6	(C) -5	(B) -4	(C) -3	(D) -2	(B) -1
(B) -20	(D) -19	(D) -18	(A) -17	(D) -16	(C) -15	(D) -14	(A) -13	(D) -12	(C) -11
(D) -30	(B) -29	(C) -28	(B) -27	(A) -26	(C) -25	(B) -24	(D) -23	(D) -22	(A) -21
				(B) -36	(A) -35	(C) -34	(D) -33	(A) -32	(C) -31

اضافی مختصر جوابی سوالات

-1 حروف مقطعات سے کیا مراد ہے؟

جواب: قرآن مجید میں سورتوں کے شروع میں کچھ ایسے حروف آئے ہیں جنھیں الگ الگ پڑھا جاتا ہے انھیں حروف مقطعات کہتے ہیں جیسے ''الم'' الف، لام اور میم پڑھتے ہیں۔ حروف مقطعات کا مطلب صرف اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ ہی جانتے ہیں۔

-2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ میں گائے کے واقعہ کی خاص حکمت کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ میں گائے کے واقعہ کی خاص حکمت یہ ہے کہ اللہ انسانوں کے مرجانے کے بعد انھیں دوبارہ زندہ کرنے پر مکمل قدرت رکھتا ہے۔

-3 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں سورۃ البقرۃ اور سورۃ اٰل عمران کی کیا فضیلت سمجھی جاتی تھی؟

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں جو شخص سورۃ البقرۃ اور سورۃ اٰل عمران کا عالم ہوتا تھا اُسے بہت عظیم اور لائق تکریم شمار کیا جاتا تھا۔

-4 سورۃ البقرہ کی دو فضیلتیں لکھیں۔

جواب: سورۃ البقرہ کی دو فضیلتیں:

1- قرآن مجید کی سب سے طویل سورت ہے اس لیے اسے قرآن کی چوٹی کہا جاتا ہے۔

2- جس گھر میں اس کی تلاوت کی جائے اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

-5 آپ خاتم النبیین ﷺ کے ارشاد کے مطابق سورۃ البقرۃ کے پڑھنے کے فائدے کیا ہیں؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: سورۃ البقرہ پڑھا کرو اس کے پڑھنے میں برکت اور چھوڑنے میں حسرت اور بدنصیبی ہے اور اہل باطل (جادوگر، کاہن اور مکار) لوگوں کا اس پر بس نہیں چلتا۔

-6 سورۃ البقرۃ کے مضامین کی گہرائی اور وسعت کا اندازہ کیسے لگایا جاسکتا ہے؟

جواب: سورۃ البقرۃ کے مضامین کی گہرائی اور وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کو اس سورت کو مکمل طور پر سیکھنے میں بارہ سال لگے جب کہ ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سورت کو آٹھ سال میں اس کے تمام مضامین کے ساتھ سیکھا۔

-7 آیت الکرسی کا تعارف پیش کریں۔

جواب: آیت الکرسی میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، معبودیت، کائنات کی بادشاہت اور قدرت کا ذکر ہے۔ یہ قرآن مجید کی بہت فضیلت والی اور سب آیتوں کی سردار آیت ہے۔

-8 آپ خاتم النبیین ﷺ کے ارشاد کے مطابق نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: آیت الکرسی کے بارے میں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے اُسے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی روکے رکھتی ہے۔

-9 آپ خاتم النبیین ﷺ نے سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھنے کا کیا فائدہ بتایا ہے؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جب تم بستر پر جانے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھارے لیے ایک

محافظ مقرر رہے گا اور شیطان تمھارے قریب نہیں آسکے گا۔

10- قرآن سے ہدایت پانے والے لوگ کون ہیں اور ان کی صفات کیا ہیں؟

جواب: قرآن سے ہدایت پانے والے متقین لوگ ہیں اور ان کی صفات درج ذیل ہیں: (1) غیب پر ایمان رکھتے ہیں، (2) نماز قائم کرتے ہیں، (3) اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (4) تمام آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں، (5) آخرت پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔

11- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں سود کی مذمت کس انداز میں کی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں سود کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے خلاف جنگ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

12- سود کے چند نقصانات لکھیں۔

جواب: سود ایک ایسی معاشرتی بُرائی ہے جس کی وجہ سے معاشرہ غربت، سستی، فضول خرچی اور تنگ دلی کا شکار ہو جاتا ہے۔ سود کی وجہ سے امیر اور غریب کے درمیان فرق بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ سود دینے والے مجبور لوگ کئی بار خودکشی جیسا بڑا گناہ کر بیٹھتے ہیں۔

13- اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو گمراہ کرتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑتے، قطع رحمی کرتے اور زمین پر فساد مچاتے ہیں۔

14- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں شیطانی عمل کسے کہا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی اور تکبر کرنے کو شیطانی طرز عمل کہا گیا ہے۔

15- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں انسان کی عظمت کیا بتائی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں انسان کی عظمت اس بات میں بتائی گئی ہے کہ اگر بھول یا خطا ہو جائے تو فوراً توبہ کر لی جائے۔

16- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں ایمان والوں کا شیوہ کیا بتایا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں ایمان والوں کا شیوہ یہ بتایا گیا ہے کہ مشکلات اور مصائب میں وہ صبر اور نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں۔

17- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ادب واحترام کے بارے میں کس انداز سے کہا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ادب واحترام کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ادب واحترام ایمان کا اہم ترین تقاضا ہے۔ اس معاملے میں اس حد تک احتیاط لازم ہے کہ ایسے الفاظ بھی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ذکر خیر کے لیے استعمال نہ کیے جائیں جن میں بے ادبی کا شائبہ موجود ہو۔

18- اہل کتاب کی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رسالت کے انکار کرنے کی وجہ کیا تھی؟

جواب: اہل کتاب رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خوب پہچانتے تھے کہ آپ رسول برحق ہیں، لیکن حسد اور عناد کی وجہ سے جانتے بوجھتے ہوئے انھوں نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رسالت کا انکار کیا۔

19- اللہ تعالیٰ کس بندے کو یاد رکھتا ہے؟

جواب: جو بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو یاد رکھتا ہے اور یہی بندے کی کامیابی ہے۔

20- دنیا پرست اور نیک بندے اللہ تعالیٰ سے کون سی دعائیں مانگتے ہیں؟

جواب: دنیا پرست صرف دنیاوی چیزوں کی دعائیں کرتے ہیں، وہ آخرت میں نعمتوں سے محروم ہوں گے، جب کہ نیک بندے دنیا میں بھلائی اور

آخرت میں بھلائی کی دعائیں مانگتے ہیں۔

21- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی رُو سے انسان کو ثواب اور عذاب کیسے ملے گا؟

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی رُو سے انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ اُسے اپنے ارادے سے کیے گئے اچھے اعمال پر ثواب اور بُرے اعمال پر عذاب ملے گا۔

22- هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: (یہ) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

23- وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور جو رزق ہم نے انھیں عطا کیا ہے اس میں سے وہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

24- ترجمہ لکھیں: وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

جواب: ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔

25- اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: یہ لوگ اپنے ربّ کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔

26- وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

27- لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔

28- ترجمہ تحریر کریں: وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ

جواب: ترجمہ: اور اُس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔

29- فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: پھر جسے چاہے گا معاف فرمادے گا۔

30- وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور انھوں نے کہا کہ ہم نے (احکام کو) سنا اور ہم نے (ان کی) اطاعت کی۔

31- ترجمہ تحریر کریں: رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ

جواب: ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہم پر وہ (بوجھ) نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں۔

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: تعارف اور خصوصیات

حاصلاتِ تعلّم

اس سورۂ مبارکہ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہوجائیں کہ:

1- تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب پر عمل کرسکیں۔
2- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کا تعارف کرواسکیں۔
3- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کے مرکزی مضامین اخذ کرسکیں۔
4- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کا بامحاورہ ترجمہ کرسکیں اور اس کا فہم حاصل کرسکیں۔
5- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کی امتحان کے لیے منتخب آیات کا بامحاورہ ترجمہ سیکھ کر جائزہ کے قابل ہوسکیں۔
6- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔
7- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن میں مذکور قرآنی دعاؤں کو ترجمہ کے ساتھ یاد کرسکیں۔

سوال 1: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا تعارف اور خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا تعارف اور خصوصیات

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ قرآنِ کریم کی ترتیب کے اعتبار سے تیسری سورت ہے۔ اس کے 20 رکوع اور دو سو (200) آیات ہیں۔ حضرت عمران حضرت مریم علیہا السلام کے والد کا نام ہے۔ حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں اور بہت فضیلت والی خاتون ہیں۔ ''ال عمران'' کا مطلب ہے: ''عمران کا خاندان''۔ اس سورت کی آیات تینتیس (33) تا سینتیس (37) میں اس خاندان کا ذکر آیا ہے، اس لیے اس سورت کا نام ''سورۃ ال عمرٰنَ'' ہے۔ سورۃ ال عمرٰن کا ایک نام زہرا اور ایک نام امان بھی ہے۔

اس سورت کے اکثر حصے اس دَور میں نازل ہوئے ہیں جب مسلمان مکۂ مکرّمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منوّرہ آگئے تھے، مگر یہاں بھی کفار کے ہاتھوں انھیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ سب سے پہلے غزوۂ بدر پیش آیا، جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غیر معمولی فتح عطا فرمائی اور کفار کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ اس شکست کا بدلہ لینے کے لیے اگلے سال انھوں نے مدینہ منوّرہ پر حملہ کیا اور غزوۂ اُحد پیش آیا۔ ان دونوں غزوات کا ذکر اس سورت میں آیا ہے اور انؑ سے متعلق مسائل پر قیمتی ہدایات عطا فرمائی گئی ہیں۔ غزوۂ احد کا ذکر زیادہ تفصیل کے ساتھ آیا ہے۔ اس کے علاوہ عیسائیوں کے وفد نجران کے ساتھ مباہلہ کا بھی ذکر ہے۔

آیت مباہلہ

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت اکسٹھ (61) آیت مباہلہ کہلاتی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو غیر مسلموں کے ساتھ مباہلہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ مباہلہ کا معنیٰ ہے کہ کسی عقیدہ کے بارے میں مختلف آرا رکھنے والے لوگ نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں یہ دعا کریں کہ ان میں سے جو جھوٹا ہو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

مباہلہ کا واقعہ

مباہلہ کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ عرب کے ایک علاقے نجران سے عیسائیوں کا ایک وفد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت

اقدس میں حاضر ہوا۔ یہ وفد ساٹھ افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں چودہ بڑے سردار بھی تھے، پھر ان سرداروں میں تین افراد بہت خاص تھے اور ان کے دینی و دنیاوی معاملات وہی تین افراد دیکھتے تھے۔ یہ وفد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کی خبر سن کر آپ خاتم النبیین ﷺ سے مناظرہ کرنے کی غرض سے آیا تھا، لہٰذا ان لوگوں نے اپنے گمراہ کن عقائد، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے پر دلائل دینا شروع کردیے۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے تمام دلائل سماعت فرما کر ایک ایک دلیل کو رد فرمایا اور وہ لوگ لاجواب ہوتے چلے گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیت نمبر 61 میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو ان سے مباہلہ کرنے کا حکم دیا۔

یہ حکم نازل ہونے کے بعد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر نجران کے وفد کے پاس مباہلہ کے لیے تشریف لائے۔ جب پادریوں نے یہ روشن چہرے دیکھے تو کہا کہ اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو یاد رکھو تمھارا نام ونشان تک مٹ جائے گا۔ چنانچہ انھوں نے مباہلہ کرنے سے گریز کیا اور پیش کش کی کہ آپ ہم سے جو چاہتے ہیں ہم دینے کے لیے تیار ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اُن پر جزیہ مقرر فرمادیا جس کی وصولی کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جنھیں آپ خاتم النبیین ﷺ نے امین اُمت کا خطاب عنایت فرمایا تھا، اُن کے ساتھ بھیج دیا۔

اس کے بعد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ کا عذابِ نجران کے نزدیک آچکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انھیں جانور بنادیا جاتا، ان کی وادی میں آگ بھڑکتی رہتی اور انھیں ملیامیٹ کردیا جاتا۔ یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہوجاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاریٰ موت کے گھاٹ اُتر جاتے۔

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی خصوصیات

احادیث نبویہ میں سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی بہت سی خصوصیات بیان ہوئی ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

1- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو روشن سورتوں سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ اور سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کو پڑھا کرو، کیوں کہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے بادل ہوں یا جیسے پرندوں کی دو صف بستہ جماعتیں ہوں نیز وہ اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کریں گی۔ (صحیح مسلم، حدیث: 805)

2- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں جو شخص سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ اور سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا عالم ہوتا تھا اسے بہت اہمیت اور عزت دی جاتی تھی۔ (مسند احمد، حدیث: 12216)

3- سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی خاتم النبیین ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، میں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا سورۂ بقرہ سیکھو، اس کی تعلیم حاصل کرنا باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت ہے، باطل پرست اس پر غالب نہیں آسکتے۔ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ کچھ دیر کے لیے ٹھہر گئے اور پھر فرمایا: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ اور سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ سیکھو، یہ دونوں چمک دار اور خوب صورت سورتیں ہیں، یہ روزِ قیامت اپنے پڑھنے والوں کو اس طرح ڈھانپ لیں گی گویا کہ دو بادل ہوں یا دو سایہ دار چیزیں یا پر پھیلائے ہوئے پرندوں کے دو غول ہوں۔ (مسند احمد: 8482)

4- حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''جو شخص جمعہ کے دن سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی تلاوت کرتا ہے تو رات تک فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ (دارمی، حدیث نمبر: ۳۳۹۷)

5- نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: اللہ کا اسمِ اعظم ان دو آیتوں میں ہے:

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اور سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کی ابتدائی آیت الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ میں ہے۔ (سنن ابوداؤد: 1496)

ال 2: سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کی روشنی میں غزوۂ اُحد پر نوٹ لکھیں۔

اب: غزوۂ اُحد

غزوۂ اُحد حق و باطل کے درمیان برپا ہونے والا دوسرا بڑا معرکہ ہے۔ یہ غزوہ سات شوال المکرم تین ہجری بروز ہفتہ مدینہ منورہ کے قریب ُحد نامی پہاڑ کے پاس ہوا۔ یہ غزوہ مشرکین مکہ کے خلاف لڑا گیا۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کی قیادت حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ نے ی، جب کہ مشرکین مکہ کا سردار اس وقت ابوسفیان تھا۔ تین ہزار افراد پر مشتمل مشرکین مکہ کا لشکر بھرپور تیاری سے مسلمانوں پر حملہ آور ہوا۔ غزوۂ حد میں کفار کے مقابلے میں مسلمانوں کی تعداد ایک ہزار سے بھی کم تھی لیکن اُن کے حوصلے بلند اور ایمان مضبوط تھا۔

غزوۂ اُحد کے لیے روانگی

چھے شوال المکرم تین ہجری کو جمعہ کی نماز کے بعد آپ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ مشرکین مکہ کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک ہزار مجاہدین کے لشکر کو لے کر روانہ ہوئے۔ مدینہ سے باہر جا کر لڑنے کے فیصلے کو بہانہ بنا کر منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر لشکر سے الگ ہو گیا۔ اس نے بہانہ یہ بنایا کہ شہر کے اندر رہ کر جنگ لڑنے کا اس کا مشورہ نہیں مانا گیا۔ ان لوگوں کے نکل جانے کی صورت میں اسلامی لشکر کے افراد کی تعداد اور کم ہو گئی۔ اگلے دن اُحد پہاڑ کے دامن میں دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے۔ پہاڑ کے ایک دَرّے پر حضور اکرم خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جُبَیر ؓ کی قیادت میں پچاس تیر اندازوں کا دستہ مقرر کیا تاکہ دشمن اس جانب سے مسلمانوں پر حملہ آور نہ ہو سکے۔ آپ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ نے درّے پر مقرر مجاہدین کو تاکید فرمائی کہ جب تک انھیں حکم نہ ملے اس جگہ کو ہرگز نہ چھوڑیں۔

دونوں فوجوں کا ٹکراؤ

عرب کے دستور کے مطابق کفار کا علم بردار طلحہ صف سے آگے آیا اور مقابلے کے لیے للکارا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کے مقابلے کے لیے نکلے اور اسے واصلِ جہنم کر دیا۔ اس پر طلحہ کا لڑکا جوشِ انتقام سے نکلا تو حضرت حمزہ ؓ نے آگے بڑھ کر اس کا خاتمہ کر دیا۔ اب عام لڑائی شروع ہوئی۔ حضرت علی ؓ، حضرت حمزہ ؓ اور حضرت ابو دجانہ ؓ دشمن کی فوج کی صفوں میں گھس گئے اور انھیں خوب قتل کیا، معرکہ کے شروع میں مسلمان غالب آنے لگے اور کچھ دیر بعد کفار شکست کھا کر فرار ہونے لگے۔ مسلمان سمجھے کہ وہ جنگ جیت گئے ہیں، اس صورت حال میں درّے پر مقرر مجاہدین کی جماعت میں سے چند مجاہدین کے علاوہ باقی نے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ دشمن فوج نے اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے اُس دَرّہ پر کسی طرح قبضہ کر لیا اور مسلمانوں پر دوبارہ حملہ آور ہو گئے۔

آپ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کی شہادت کی افواہ

مزید برآں یہ افواہ بھی اڑا دی گئی کہ نبی کریم خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ معاذ اللہ شہید کر دیے گئے ہیں۔ اس جھوٹی خبر نے مسلمانوں کے حوصلے پست کر دیے اور وہ ادھر اُدھر بکھر گئے، تاہم کچھ جاں نثار صحابہ کرام ؓ نبی پاک خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کے ساتھ ثابت قدمی سے ڈٹے رہے اور آپ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کی حفاظت کا فریضہ سر انجام دیا۔ ان صحابہ کرام ؓ میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ، حضرت حمزہ ؓ، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ کفار کے دوبارہ حملے میں حضور اکرم خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور دندان مبارک بھی شہید ہو گئے۔ جب صحابہ کرام ؓ کو معلوم ہوا کہ آپ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کی شہادت کی افواہ جھوٹی تھی تو انھوں نے دوبارہ اکٹھے ہو کر کفار کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مسلمانوں کی بہادری اور جذبہ دیکھ کر کافروں نے لڑائی سے پیچھے ہٹ جانے میں ہی عافیت سمجھی اور میدانِ جنگ چھوڑ کر مکہ مکرمہ واپس

بھاگ گئے۔

جنگ کا نتیجہ

غزوۂ اُحد میں ستر (70) مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش کیا، جن میں سید الشہدا حضرت حمزہ ؓ بھی شامل تھے۔ اس غزوہ میں یہ بات عملی طور پر ثابت ہو گئی کہ رسول اللہ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کے حکم کو فراموش کرنے اور نظم و ضبط ترک کرنے سے کتنا نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن: بنیادی مضامین اور اہم نِکات

سوال 3: سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کے بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: مرکزی مضمون

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کا مرکزی مضمون ''اہلِ کتاب کی غلطیوں کا پردہ چاک کرنا اور اہلِ اسلام کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلانا'' ہے۔ اس سورت میں ساری دُنیا کے انسانوں کو یہ بتا دیا گیا ہے کہ انسانوں کی تمام بکھری ہوئی جماعتوں اور گروہوں کا اتحاد و اتفاق اگر ہو سکتا ہے تو صرف اسلام کے جھنڈے کے نیچے اور حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کی قیادت میں ہی ہو سکتا ہے۔

دو گروہوں کا ذکر

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کا خطاب خصوصیت کے ساتھ دو گروہوں کی طرف ہے:

1- ایک اہلِ کتاب یعنی یہودی اور مسیحی۔

2- دوسرے وہ لوگ جو حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ پر ایمان لائے ہیں۔

پہلے گروہ کو اسی طرز پر مزید تبلیغ کی گئی ہے جس کا سلسلہ سُوْرَةُ الْبَقَرَة میں شروع کیا گیا تھا۔ ان کی اعتقادی گمراہیوں اور اخلاقی خرابیوں پر تنبیہ کرتے ہوئے انھیں بتایا گیا کہ حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ بھی اسی دین کی طرف بلا رہے ہیں جس کی دعوت شروع سے تمام انبیاء علیہم السلام دیتے چلے آئے ہیں۔ اس دین کے سیدھے راستے سے ہٹ کر جو راہیں تم نے اختیار کی ہیں، وہ خود ان کتابوں کی رُو سے بھی درست نہیں جن کو تم آسمانی کتابیں تسلیم کر چکے ہو۔ لہٰذا اس صداقت کو قبول کرو جس کے سچ ہونے سے تم خود بھی انکار نہیں کر سکتے۔

دوسرا گروہ جسے اب بہترین اُمت ہونے کی حیثیت سے حق کا علم بردار اور دُنیا کی اصلاح کا ذمہ دار بنایا جا چکا ہے، اس گروہ کو مزید ہدایات دی گئی ہیں۔ نیز انھیں پچھلی اُمتوں کے مذہبی اور اخلاقی زوال کا عبرت ناک نقشہ دکھا کر تنبیہ کی گئی ہے کہ ان کے نقشِ قدم پر چلنے سے بچیں۔ انھیں بتایا گیا ہے کہ ایک مصلح جماعت ہونے کی حیثیت سے وہ کس طرح کام کریں اور ان اہلِ کتاب اور منافقوں کے ساتھ کیا معاملہ کریں جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈال رہے تھے۔ انھیں ان کی اپنی کمزوریوں کی اصلاح پر بھی متوجہ کیا گیا ہے۔

بنیادی مضامین

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کے مضامین کو درج ذیل نِکات کی صورت میں بیان کیا جا سکتا ہے:

1- اہلِ کتاب کے غلط عقائد کی اصلاح

اہلِ کتاب (یہودیوں اور مسیحیوں) کے غلط عقائد کی اصلاح کی گئی ہے۔ اہلِ کتاب کی خرابیوں، ان کا کفر، کتمانِ حق، دنیا پرستی اور گمراہ کن سرگرمیوں کو بیان کیا گیا ہے۔

2- قدرت کی نشانیوں کا بیان

اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں بیان کر کے توحید پر دلائل دیے گئے ہیں۔

3- انفاق سے متعلق ہدایات

اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے متعلق اہم ہدایات دی گئی ہیں۔

4- سود کی حرمت

اس سورۃ میں سود کی حرمت کا واضح اعلان کیا گیا ہے۔

5- بیت اللہ کی فضیلت

اہل کتاب کے قبلہ اوّل سے متعلق نظریہ کو غلط قرار دیتے ہوئے بیت اللہ کی فضیلت و اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔

6- بہترین اُمت

اُمت مسلمہ کو بہترین اُمت کہا گیا ہے کیوں کہ وہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

7- اتفاق و اتحاد کی ضرورت و اہمیت

اُمت مسلمہ کو باہمی اتفاق و اتحاد اور محبت و الفت کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا ہے۔

8- امر بالمعروف و نہی عن المنکر

لوگوں کو نیکی کا حکم دینے اور بدی سے روکنے کی تلقین کی گئی ہے۔

9- جنگ بدر اور اُحد کا ذکر

جنگ بدر کا مختصر اور جنگ اُحد کا مفصل ذکر ہے۔ دونوں غزوات میں فرشتوں کی امداد کا تذکرہ، مومنوں کے لیے تسلی، منافقین کی مذمت کی گئی ہے۔

10- بخل پر وعید

بخل پر وعید کی گئی ہے کہ بخیل کو روز قیامت ایک طوق پہنایا جائے گا۔

11- صبر کی تلقین

صبر کی تلقین مؤثر انداز میں کی گئی ہے۔ صبر کا مضمون بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ صبر کرنا بڑی ہمت کا کام ہے۔

12- جہاد سے متعلق ہدایات

کافروں سے مرعوب نہ ہونے، جہاد اور میدان جنگ میں ثابت قدم رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

13- فلاح و کامیابی کے اصول

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کے اختتام پر فلاح و کامیابی کے اُصول بیان فرمائے گئے ہیں۔

سوال 4: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کے اہم علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کے مطالعہ سے جو علمی اور عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

1- قرآن مجید اللہ کی طرف سے نازل شدہ کتاب ہے۔ اس کی آیات کا انکار کرنے والوں کے لیے سخت عذاب کی وعید ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:4)

2- متشابہات کا حقیقی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:7)

3- جن لوگوں نے کفر کیا ان کے مال اور اولاد ان کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے یہ لوگ جہنم کی آگ کا ایندھن ہیں۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:10)

4- دُنیاوی زیب و زینت اور مال و اسباب عارضی اور فانی ہیں۔ آخرت کی زندگی دائمی ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:14)

5- صبر کرنا، سچائی کی راہ اختیار کرنا، فرماں برداروں کا رویہ اپنانا، اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا اور تہجد کے وقت استغفار کرنا جنت والوں کی نشانیاں ہیں۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:17)

6- حق کی مخالفت میں حسد، بغض، ضد اور ہٹ دھرمی کا رویہ انسان کے لیے ہدایت سے محرومی کا سبب بن جاتا ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:19)

7- بادشاہت، عزت اور ذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:26)

8- اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لیے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی اتباع ضروری ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:31)

9- بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:37)

10- صبح و شام کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کسی حالت میں نہیں چھوڑنا چاہیے، اگر زبان سے ممکن نہ ہو تو دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہنا چاہیے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:41)

11- دین کی دعوت کا ایک عمدہ اصول یہ ہے کہ ان اُمور پر بات کی جائے جن پر سننے والوں کا اتفاق ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:64)

12- کسی شخصیت سے محبت اور تعلق کی اصل دلیل اس کی پیروی کرنا ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:68)

13- کسی بُرے شخص میں بھی کوئی اچھی بات ہو سکتی ہے اور کسی بُرے گروہ میں بھی کوئی شخص اچھا ہو سکتا ہے۔ عدل کا تقاضا یہ ہے کہ کسی شخص میں کوئی اچھی بات نظر آئے تو اس کا اعتراف کیا جائے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:75)

14- تمام انبیاء علیہم السلام دین اسلام ہی کی تعلیم لے کر آئے۔ دینِ اسلام کے سوا کوئی اور نظامِ زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:84،85)

15- اہل ایمان کو چاہیے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں، گناہوں سے بچتے رہیں اور ایسی زندگی گزاریں کہ جب بھی موت آئے تو اسلام کی حالت میں آئے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:102)

16- اُمّت مسلمہ کو بہترین اُمّت قرار دیا گیا ہے۔ اسے یہ شرف تب حاصل ہوگا جب یہ اُمّت لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچائے گی۔
(سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:110

17- اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ غیروں کو اپنا رازداں نہ بنائیں، وہ تمھیں نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے۔
(سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:118

18- خوش حالی اور تنگی دونوں حالتوں میں خرچ کرنا، غصہ پی جانا، لوگوں کے قصور مُعاف کر دینا، دوسروں کے ساتھ احسان کا معا
کرنا، گناہوں پر فوراً توبہ کر لینا اور گناہوں پر ہٹ دھرمی اختیار نہ کرنا ایمان والوں کا شیوہ ہے۔
(سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:133 تا 135

19- غموں اور مصائب کی ایک اہم حکمت یہ ہے کہ ایمان والوں کی تربیت ہو اور وہ کسی نقصان پر مستقل پریشانی کا شکار نہ ہوں۔ ہر غم سے بڑا غم
کوئی غم ہوتا ہے تو مقامِ شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے غم سے بچا لیا۔(سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:153)

20- ایک غلطی سے دوسری غلطی جنم لیتی ہے۔ گناہ کا ارتکاب ہونے پر فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کر لینی چاہیے۔
(سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:155

21- شہداء اللہ کے ہاں زندہ ہیں اور اپنے رب سے رزق پاتے ہیں۔(سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:169)

22- ہر ایک کو موت آنی ہے، دُنیا کی زندگی عارضی اور دھوکے کا سامان ہے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ جو جہنّم کی آگ سے بچا یا گیا اور جنّت میں داخل ہ
وہی کامیاب ہوا۔(سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:185)

23- عقل مند وہ ہیں جو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں اور کائنات پر غور و فکر کرتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ بے کار پیدا نہیں ک
گیا۔ پھر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہماری تخلیق بھی بے کار نہیں ہے۔(سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:191)

24- اہلِ ایمان کو صبر اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سرحدوں کی حفاظت کے لیے کمر بستہ رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب
سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ ان باتوں کو اختیار کریں گے تو دُنیا اور آخرت میں کامیاب ہوں گے۔(سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:200)

(۳) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِیَّۃٌ (۸۹)

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن مدنی ہے (آیات: ۲۰۰ / رکوع: ۲۰)

نوٹ: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیاتِ مبارکہ ۲۶، ۲۷، ۱۰۲ تا ۱۰۴، ۱۲۳ تا ۱۲۵، ۱۳۴ اور ۱۹۰ تا ۱۹۴ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: آیات ۲۶، ۲۷

قُلِ	اللّٰھُمَّ	مٰلِكَ	الْمُلْكِ	تُؤْتِی	الْمُلْكَ	مَنْ تَشَآءُ	وَتَنْزِعُ	الْمُلْكَ	مِمَّنْ
آپ کہیں	اے اللہ	مالک	مُلک	تو دے	مُلک	جسے تو چاہے	اور چھین لے	مُلک	جس سے

(اے نبی خاتم النبیین ﷺ) یوں عرض کیجیے اے اللہ! (کل) بادشاہی کے مالک تُو جسے چاہے بادشاہی عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لیتا ہے

تَشَآءُ	وَتُعِزُّ	مَنْ تَشَآءُ	وَتُذِلُّ	مَنْ تَشَآءُ	بِیَدِكَ	الْخَیْرُ	اِنَّكَ	عَلٰی	كُلِّ
تو چاہے	اور عزت دے	جسے تو چاہے	اور ذلیل کر دے	جسے تو چاہے	تیرے ہاتھ میں	تمام بھلائی	بے شک تو	پر	ہر

اور تُو جسے چاہے عزت عطا فرماتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کرتا ہے، ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بے شک تُو ہر

شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ۝	تُوْلِجُ	الَّیْلَ	فِی النَّهَارِ	وَتُوْلِجُ	النَّهَارَ	فِی الَّیْلِ	وَتُخْرِجُ	الْحَیَّ
چیز	قادر	تو داخل کرتا ہے	رات	دن میں	اور داخل کرتا ہے	دن	رات میں	اور تو نکالتا ہے	زندہ

چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ تُو ہی رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے اور تُو مُردہ سے زندہ کو نکالتا ہے

مِنَ	الْمَیِّتِ	وَتُخْرِجُ	الْمَیِّتَ	مِنَ	الْحَیِّ	وَتَرْزُقُ	مَنْ تَشَآءُ	بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝
سے	مُردہ	اور تو نکالتا ہے	مُردہ	سے	زندہ	اور تو رزق دیتا ہے	جسے تو چاہے	بے حساب

اور تُو ہی زندہ سے مُردہ کو نکالتا ہے اور تُو جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: آیات ۱۰۲ تا ۱۰۴

یٰٓاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	حَقَّ	تُقٰتِهٖ	وَلَا تَمُوْتُنَّ	اِلَّا
اے	وہ جو کہ	ایمان لائے	تم ڈرو	اللہ	حق	اس سے ڈرنا	اور تم ہرگز نہ مرنا	مگر

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم ہرگز نہ مرنا مگر

وَاَنْتُمْ	مُسْلِمُوْنَ ۝۱۰۲	وَاعْتَصِمُوْا	بِحَبْلِ	اللّٰهِ	جَمِيْعًا	وَّلَا	تَفَرَّقُوْا	وَاذْكُرُوْا
اور تم	مسلمان (جمع)	اور مضبوطی سے پکڑلو	رسّی کو	اللہ	سب مل کر	اور نہ	آپس میں تفرقہ ڈالو	اور یاد کرو

اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔ اور تم سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد

نِعْمَتَ	اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	اِذْ كُنْتُمْ	اَعْدَآءً	فَاَلَّفَ	بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ	فَاَصْبَحْتُمْ	بِنِعْمَتِهٖ
نعمت	اللہ	تم پر	جب تم تھے	دشمن	تو اُلفت ڈال دی	تمھارے دلوں میں	تو تم ہو گئے	اس کے فضل سے

جب تم آپس میں دشمن تھے تو اُس (اللہ) نے تمھارے دلوں میں الفت ڈال دی پھر تم اُس (اللہ) کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے

اِخْوَانًا	وَكُنْتُمْ	عَلٰى	شَفَا	حُفْرَةٍ	مِّنَ	النَّارِ	فَاَنْقَذَكُمْ	مِّنْهَا	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ
بھائی بھائی	اور تم تھے	پر	کنارہ	گڑھا	سے (کے)	آگ	تو تمھیں بچا لیا	اس سے	اسی طرح	واضح کرتا ہے

اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے پس اس (اللہ) نے تمھیں اُس سے بچا لیا اسی طرح

اللّٰهُ	لَكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ۝۱۰۳	وَلْتَكُنْ	مِّنْكُمْ	اُمَّةٌ	يَّدْعُوْنَ	اِلَى
اللہ	تمھارے لیے	اپنی آیات	تاکہ تم	ہدایت پاؤ	اور چاہیے کہ ہو	تم سے (میں)	ایک جماعت	وہ بلائے	طرف

اللہ تمھارے لیے اپنی آیات واضح فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو جو خیر کی طرف بلائے

الْخَيْرِ	وَيَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَيَنْهَوْنَ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۰۴
بھلائی	اور وہ حکم دے	اچھے کاموں کا	اور وہ روکے	برائی سے	اور یہی لوگ	وہ	فلاح پانے والے

اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: آیات ۱۲۳ تا ۱۲۵

وَلَقَدْ	نَصَرَكُمُ	اللّٰهُ	بِبَدْرٍ	وَّاَنْتُمْ	اَذِلَّةٌ	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲۳
اور البتہ	مدد کر چکا تمھاری	اللہ	بدر میں	جب کہ تم	کمزور	تو ڈرو	اللہ	تاکہ تم	شکر گزار ہو

اور (مسلمانو!) یقیناً اللہ تمھاری بدر میں بھی مدد فرما چکا ہے جب تم کمزور تھے تو اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو تاکہ تم شکر ادا کرو

اِذْ تَقُوْلُ	لِلْمُؤْمِنِيْنَ	اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ	اَنْ	يُّمِدَّكُمْ	رَبُّكُمْ	بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ	مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
جب آپ کہنے لگے	مومنوں کو	کیا کافی نہیں تمھارے لیے	کہ	مدد کرے تمھاری	تمھارا رب	تین ہزار سے	فرشتوں سے

(اے نبی خاتم النبیین ﷺ! یاد کیجیے) جب آپ مومنوں سے فرما رہے تھے کیا تمھارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ تمھارا رب تمھاری مدد فرمائے تین ہزار نازل کردہ فرشتوں سے

مُنْزَلِيْنَ ۝۱۲۴	بَلٰٓى	اِنْ تَصْبِرُوْا	وَتَتَّقُوْا	وَيَاْتُوْكُمْ	مِّنْ	فَوْرِهِمْ	هٰذَا
اُتارے ہوئے	کیوں نہیں	اگر تم صبر کرو	اور پرہیزگاری کرو	اور تم پر آئیں	سے	فوراً۔ وہ	یہ

(ہاں) کیوں نہیں! اگر تم صبر کرو اور (اللہ کی نافرمانی سے) بچو اور اگر وہ (کافر) تم پر اسی وقت جوش سے حملہ آور ہو جائیں

يُّمْدِدْكُمْ	رَبُّكُمْ	بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ	مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ	مُسَوِّمِيْنَ ۝۱۲۵
مدد کرے گا تمھاری	تمھارا رب	پانچ ہزار	فرشتوں سے	نشان زدہ

(تو) تمھارا رب۔ تمھاری مدد فرمائے گا پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں سے۔

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: آیت ۱۳۴

اَلَّذِيْنَ	يُنْفِقُوْنَ	فِي السَّرَّآءِ	وَالضَّرَّآءِ	وَالْكٰظِمِيْنَ	الْغَيْظَ
جو لوگ	خرچ کرتے ہیں	خوش حالی میں	اور تنگ دستی	اور ضبط کرتے	غصہ

(وہ پرہیزگار) جو خوش حالی اور تنگ دستی میں خرچ کرتے ہیں اور جو غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں

وَالْعَافِيْنَ	عَنِ	النَّاسِ	وَاللّٰهُ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۳۴
اور درگزر کرتے ہیں	سے	لوگوں	اور اللہ	محبت رکھتا ہے	احسان کرنے والے

اور جو لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: آیات ۱۹۰ تا ۱۹۴

اِنَّ	فِيْ	خَلْقِ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَاخْتِلَافِ	الَّيْلِ	وَالنَّهَارِ	لَاٰيٰتٍ
بے شک	میں	پیدائش	آسمان (جمع)	اور زمین	اور آنا جانا	رات	اور دن	نشانیاں ہیں

بے شک آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق میں اور رات اور دن کے آنے جانے میں یقیناً عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝۱۹۰	اَلَّذِيْنَ	يَذْكُرُوْنَ	اللّٰهَ	قِيٰمًا	وَّقُعُوْدًا	وَّعَلٰى	جُنُوْبِهِمْ	وَيَتَفَكَّرُوْنَ
عقل والوں کے لیے	جو لوگ	یاد کرتے ہیں	اللہ	کھڑے	اور بیٹھے	اور اوپر	اپنی کروٹیں	اور وہ غور کرتے ہیں

وہ جو اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے ہوئے اور آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں

فِيْ خَلْقِ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	رَبَّنَا	مَا	خَلَقْتَ	هٰذَا	بَاطِلًا	سُبْحٰنَكَ
پیدائش میں	آسمانوں	اور زمین	اے ہمارے رب	نہیں	تو نے پیدا کیا	یہ	بے فائدہ	تو پاک ہے

(اور پکار اٹھتے ہیں) اے ہمارے ربّ! تُو نے یہ سب بے مقصد پیدا نہیں فرمایا تُو (ہر عیب سے) پاک ہے

فَقِنَا	عَذَابَ	النَّارِ ۝۱۹۱	رَبَّنَآ	اِنَّكَ	مَنْ	تُدْخِلِ	النَّارَ	فَقَدْ
تو ہمیں بچا لے	عذاب	آگ (دوزخ)	اے ہمارے رب	بے شک تو	جو۔ جس	داخل کیا	آگ (دوزخ)	تو ضرور

پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے ربّ! بے شک جسے تُو نے آگ میں داخل کر دیا تو یقیناً

اَخْزَيْتَهٗ	وَمَا	لِلظّٰلِمِيْنَ	مِنْ	اَنْصَارٍ ۝۱۹۲	رَبَّنَآ	اِنَّنَا	سَمِعْنَا	مُنَادِيًا
تو نے اس کو رسوا کیا	اور نہیں	ظالموں کے لیے	کوئی	مددگار	اے ہمارے رب	بے شک ہم نے	سنا	پکارنے والا

اسے تُو نے رُسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔ اے ہمارے ربّ! بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا

يُنَادِيْ	لِلْاِيْمَانِ	اَنْ اٰمِنُوْا	بِرَبِّكُمْ	فَاٰمَنَّا	رَبَّنَا	فَاغْفِرْ لَنَا	ذُنُوْبَنَا
پکارتا ہے	ایمان کے لیے	کہ ایمان لے آؤ	اپنے رب پر	سو ہم ایمان لائے	اے ہمارے رب	تو بخش دے ہمیں	ہمارے گناہ

جو ایمان کے لیے پکار رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے اے ہمارے رب! پس ہمارے گناہ بخش دے

وَكَفِّرْ عَنَّا	سَيِّاٰتِنَا	وَتَوَفَّنَا	مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾	رَبَّنَا	وَاٰتِنَا	مَا	وَعَدْتَّنَا
اور دور کردے ہم سے	ہماری برائیاں	اور ہمیں وفات دے	نیکوں کے ساتھ	اے ہمارے رب	اور ہمیں دے	جو	تو نے ہم سے وعدہ کیا

اور ہماری برائیاں مٹا دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے۔ اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ سب عطا فرما جس کا تُو نے ہم سے وعدہ فرمایا

عَلٰى	رُسُلِكَ	وَلَا تُخْزِنَا	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اِنَّكَ	لَا تُخْلِفُ	الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾
پر (ذریعہ)	اپنے رسول (جمع)	اور نہ رسوا کر ہمیں	قیامت کے دن	بے شک تو	نہیں خلاف کرتا	وعدہ

اپنے رسولوں کے ذریعہ اور روزِ قیامت ہمیں رُسوا نہ کرنا بے شک تُو وعدے کے خلاف نہیں فرماتا

نوٹ: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا تعارف، وجہِ تسمیہ، پس منظر، مرکزی خیال، مضامین، علمی و عملی نِکات، آیت نمبر 26، 27، 102 تا 104، 123، 125، 134 اور 190 تا 194 کا بامحاورہ ترجمہ اور منتخب ذخیرۂ اَلفاظِ قرآنی کے معانی گیارھویں جماعت کے اِمتحانات کا نصاب ہیں۔ ان کی روشنی میں کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے گا۔

ذخیرہ قرآنی الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تُؤْتِيْ	تو عطا فرماتا ہے	تَنْزِعُ	تو چھین لیتا ہے
تُعِزُّ	تو عزت عطا فرماتا ہے	تُذِلُّ	تو ذلیل کرتا ہے
تُوْلِجُ	تو داخل کرتا ہے	تُخْرِجُ	تو نکالتا ہے
اَنْ يُّمِدَّكُمْ	کہ تمھاری مدد فرمائے	مُسَوِّمِيْنَ	نشان زدہ
خَلْقِ	تخلیق	لِاُولِي الْاَلْبَابِ	عقل مندوں کے لیے
قِيٰمًا	کھڑے کھڑے	قُعُوْدًا	بیٹھے بیٹھے
عَلٰى جُنُوْبِهِمْ	لیٹے ہوئے	سُبْحٰنَكَ	تو پاک ہے
فَقِنَا	تو ہمیں بچالے	اَخْزَيْتَهٗ	تو نے اسے رُسوا کردیا
اَنْصَارٍ	مددگار	مُنَادِيًا	پکارنے والا
ذُنُوْبَنَا	ہمارے گناہ	سَيِّاٰتِنَا	ہماری برائیاں
اَلْاَبْرَارِ	نیک لوگ	لَا تُخْزِنَا	ہمیں رُسوا مت کرنا
لَا تُخْلِفُ	تو خلاف نہیں فرماتا	اَلْمِيْعَادَ	وعدہ

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) آل عمران کا معنٰی ہے:

(الف) عمران کے پڑوسی (ب) عمران کا قبیلہ

(ج) عمران کا خاندان (د) عمران کے رشتے دار

(ii) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیات کی تعداد ہے:

(الف) 75 (ب) 129

(ج) 200 (د) 286

(iii) حضرت عمران نانا ہیں:

(الف) حضرت یونس علیہ السلام کے (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے

(ج) حضرت زکریا علیہ السلام کے (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

(iv) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیت اکسٹھ (61) کہلاتی ہے:

(الف) آیتِ احسان (ب) آیتِ مباہلہ

(ج) آیتِ سجدہ (د) آیتِ عدل

(v) نجران کا وفد مدینہ منورہ آیا تھا:

(الف) جاسوسی کرنے (ب) مناظرہ کرنے

(ج) جنگ کرنے (د) تجارت کرنے

(vi) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن میں جن دو جنگوں کا ذکر ہے:

(الف) یرموک اور یمامہ (ب) تبوک اور موتہ

(ج) بدر اور اُحد (د) خندق اور حنین

(vii) غزوۂ اُحد میں مشرکینِ مکہ کے لشکر کی قیادت کی:

(الف) ابوسفیان نے (ب) امیہ بن خلف نے

(ج) ابولہب نے (د) ابوجہل نے

(viii) غزوۂ اُحد میں شہید ہونے والے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں:

(الف) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ix) غزوۂ اُحد میں مسلمان شہدا کی تعداد ہے:

(الف) پچاس (ب) ساٹھ

(ج) ستر (د) اسی

(x) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں خصوصیت کے ساتھ خطاب ہے:

(الف) اہلِ کتاب کو　(ب) اہلِ علم کو

(ج) اہلِ یمن کو　(د) اہلِ عرب کو

(xi) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں بہترین اُمت قرار دیا گیا ہے:

(الف) بنی اسرائیل کو　(ب) اہلِ مدین کو

(ج) قوم سبا　(د) امت مسلمہ کو

(xii) اُمتِ مسلمہ کو سب سے زیادہ ضرورت ہے:

(الف) اَفرادی قوت کی　(ب) اتفاق و اتحاد کی

(ج) ریاستوں کی　(د) وسائل کی

(xiii) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے:

(الف) غم کی حالت میں　(ب) خوشی کی حالت میں

(ج) جنگ کی حالت میں　(د) ہر حالت میں

(xiv) ''اہلِ کتاب کی غلطیوں کا پردہ چاک کرنا اور اہلِ اسلام کو اُن کی ذمہ داریوں کا احساس دلانا'' مرکزی موضوع ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ کا　(ب) سُوْرَۃُ یٰسٓ کا

(ج) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا　(د) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کا

(xv) مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا چاہیے:

(الف) بدحالی میں　(ب) خوشحالی میں

(ج) مفلسی میں　(د) ہر حال میں

جوابات

(i) عمران کا خاندان	(ii) 200	(iii) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے	(iv) آیت مباہلہ	(v) مناظرہ کرنے
(vi) بدر و اُحد	(vii) ابوسفیان نے	(viii) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	(ix) شر	(x) اہلِ کتاب کو
(xi) اُمتِ مسلمہ کو	(xii) اتفاق و اتحاد کی	(xiii) ہر حالت میں	(xiv) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا	(xv) ہر حال میں

سوال 2: مختصر جواب دیجیے:

(i) آلِ عمران سے کون مراد ہیں؟

جواب: عمران حضرت مریم علیہا السلام کے والد کا نام ہے، حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں اور بہت فضیلت والی خاتون ہیں۔ ''آلِ عمران'' کا مطلب ہے: ''عمران کا خاندان''۔

(ii) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں کن دو غزوات کا ذکر ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں درج ذیل دو غزوات کا ذکر ہے:

1- غزوۂ بدر　2- غزوۂ اُحد

(iii) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی فضیلت میں ایک حدیث نبوی تحریر کریں۔

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو روشن سورتوں سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ اور سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کو پڑھا کرو، کیو دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے بادل ہوں یا جیسے پرندوں کی دو صف بستہ جماعتیں ہوں نیز وہ اپنے پڑھنے والوں۔ شفاعت کریں گی۔

(صحیح مسلم، حدیث

(iv) غزوۂ اُحد کب اور کہاں پیش آیا؟

جواب: غزوۂ اُحد سات شوال المکرم تین ہجری بروز ہفتہ مدینہ منورہ کے قریب اُحد نامی پہاڑ کے پاس پیش آیا۔

(v) غزوۂ اُحد سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: غزوۂ اُحد سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کے حکم کو فراموش کرنے اور نظم و ضبط ترک کرنے سے نقصان ہو سک

(vi) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا مرکزی مضمون ''اہلِ کتاب کی غلطیوں کا پردہ چاک کرنا اور اہلِ اسلام کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلانا'' ہے

(vii) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں کن دو گروہوں سے خطاب ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا خطاب خصوصیت کے ساتھ دو گروہوں کی طرف ہے:

1- ایک اہلِ کتاب یعنی یہودی اور مسیحی۔

2- دوسرے وہ لوگ جو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لائے ہیں۔

(viii) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں کس اُمت کو بہترین اُمت قرار دیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں اُمتِ مسلمہ کو بہترین اُمت قرار دیا گیا ہے۔

(ix) غموں اور مصائب کی کیا حکمت ہے؟

جواب: غموں اور مصائب کی حکمت یہ ہے کہ ایمان والوں کی تربیت ہو اور وہ کسی نقصان پر مستقل پریشانی کا شکار نہ ہوں۔ ہر غم سے بڑا بھی کوئی ہے تو مقامِ شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے غم سے بچا لیا۔

(x) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں کن لوگوں کو عقل مند قرار دیا گیا ہے؟

جواب: عقل مند وہ ہیں جو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں اور کائنات پر غور و فکر کرتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ بے کار پیدا گیا۔ پھر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہماری تخلیق بھی بے کار نہیں ہے۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا تعارف اور خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 1

(ii) غزوۂ اُحد پر مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھیے سوال 2

(iii) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے بنیادی مضامین اور اہم نکات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیے سوال 4،3

سوال 4: درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

تُؤْتِی ، تُخْرِجُ ، لَا تُخْزِنَا ، اَلْاَبْرَارِ ، تُعِزُّ ، مُسَوِّمِیْنَ ، اَلْمِیْعَادُ ، لَا تُخْلِفُ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تُؤْتِی	تو عطا کرتا ہے	تُخْرِجُ	تو نکالتا ہے
لَا تُخْزِنَا	تو ہمیں رسوا نہ کرنا	اَلْاَبْرَارِ	نیک لوگ
تُعِزُّ	تو عزت دیتا ہے	مُسَوِّمِیْنَ	نشان زدہ
اَلْمِیْعَادُ	وعدہ	لَا تُخْلِفُ	تو خلاف نہیں کرتا

سوال 5: درج ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں۔

(i) تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ۚ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ۚ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۔ (۲۷)

ترجمہ: تو ہی رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے اور تو مُردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور تو ہی زندہ سے مُردہ کو نکالتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

(ii) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ (۱۰۴)

ترجمہ: اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو جو خیر کی طرف بلائے اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(iii) بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِیْنَ ۔ (۱۲۵)

ترجمہ: (ہاں) کیوں نہیں! اگر تم صبر کرو اور (اللہ کی نافرمانی سے) بچو اور اگر وہ (کافر) تم پر اسی وقت جوش سے حملہ آور ہو جائیں (تو) تمھارا رب تمھاری مدد فرمائے گا پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں سے۔

(iv) الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۔ (۱۳۴)

ترجمہ: (وہ پرہیزگار) جو خوش حالی اور تنگ دستی میں خرچ کرتے ہیں اور جو غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں اور جو لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

(v) رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۔ (۱۹۲)

اے ہمارے رب! بے شک جسے تُو نے آگ میں داخل کر دیا تو یقیناً اسے تُو نے رُسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

دلچسپ معلومات

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان پیغمبر ہیں۔ آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے، جن میں سے چار کا ذکر سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیت 49 میں آیا ہے۔ آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ مادر زاد نابینا کو بینا اور کوڑھ زدہ کو صحت مند کر دیتے تھے۔ آپ علیہ السلام مٹی سے پرندہ بنا کر اُس میں پھونک مارتے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُس میں روح پڑ جاتی تھی۔ اسی طرح آپ علیہ السلام یہ بھی بتا دیتے تھے کہ کس نے کیا کھایا اور گھر میں کیا ذخیرہ کر رکھا ہے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیتیں 32-31 (قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ○) کی روشنی میں حضرت محمد رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ کی اتباع اور آپ سے محبت کے تقاضوں سے آگاہی حاصل کریں۔

جواب: حضرت محمد رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ کی اتباع اور محبت

ترجمہ: (اے حبیب!) آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ) فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمھیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمھارے لیے تمھارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: 31) کہہ دو اللہ اور اس کے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ) کی فرماں برداری کرو، پھر اگر وہ منہ موڑیں تو اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: 32)

حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ کی محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ایک مومن کے دل میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ کی محبت کا معیار اور پیمانہ کیا ہونا چاہیے؟ اس امر کو حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ نے خود اپنے ارشادات عالیہ کی روشنی میں واضح فرما دیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا، جب تک میں اسے اس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں"۔ (صحیح بخاری)

یعنی والدین، اولاد، میاں بیوی، بھائیوں، بہنوں، عزیز و اقارب، دوست احباب، خونی رشتوں، خاندانوں، مناصب اور دنیا کی کسی بھی شے کی محبت جو انسان کے دل کو مرغوب اور محبوب ہوتی ہے، جس کی طلب، رغبت اور محبت کی طرف انسان کا میلان اور جھکاؤ ہوتا ہے، ان سارے میلانات اور رجحانات سے بڑھ کر حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ سے محبت کرنا ایمان ہے۔ گویا جب تک کسی مسلمان کے دل میں کائنات اور عالم خلق کی ساری محبتوں سے بڑھ کر حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ کی محبت نہ ہو تو وہ مومن نہیں ہو سکتا۔

حب رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ کا تقاضا ہے کہ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ کی پیروی کی جائے، جس کام سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ منع کر دیں اس سے رُک جائیں اور جس کام کے کرنے کا حکم دیں اسے بجا لائیں۔ نیز آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول تسلیم کریں۔

- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیت 159 (فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ) کی روشنی میں آدابِ معاشرت و مشاورت کی اہمیت سے آگاہی حاصل کریں۔

جواب: آدابِ معاشرت و مشاورت

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے، سو آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لیے استغفار کریں اور کام کا مشورہ ان سے کیا کریں پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسا کریں بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: 159)

اس آیت سے آدابِ معاشرت اور مشاورت کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔ دعوتِ دین کے لیے نرمی اور حسنِ اخلاق نہایت ضروری چیزیں

ہے، بد خلقی، درشتی اور سخت دلی سے لوگ کبھی قریب نہیں آسکتے۔ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں اس کے افراد معاشرہ کا خیال رکھ...
تکلیف نہ پہنچانا دوسروں سے اچھا برتاؤ کرنا وغیرہ بھی اسی قبیل سے ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں آداب معاشرت کی اہمیت...
افادیت مسلمہ ہے۔

مشورہ خیر و برکت، عروج و ترقی اور نزول رحمت کا ذریعہ ہے، اس میں نقصان اور ندامت و شرمندگی کا کوئی امکان...
رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے استخارہ کیا، وہ ناکام نہیں ہوا اور جس نے مشورہ کیا وہ شرمندہ نہ ہوا...
(المعجم الاوسط للطبرانی: 6816) اہم معاملات میں باہمی مشورہ لینا آپ ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے: مشورہ عین ہدایت ہے اور جو شخص اپنی رائے سے ہی خوش ہو گیا، وہ خطرات سے دوچار ہوا۔ (المدخل...
خلاصہ یہ کہ مشورہ ایک مہتم بالشان امر ہے، رشد و ہدایت اور خیر اس سے وابستہ ہے، جب تک مشاورت کا نظام باقی رہے گا، امن اور...
ماحول رہے گا۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- طلبہ میں قرآن مجید کی تلاوت کے آداب کا مذاکرہ کروائیں۔

جواب: عملی کام۔

- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے بنیادی مضامین (ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاق) پر خصوصی توجہ دیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں موجود قرآنی دعاؤں کی ترجمہ کے ساتھ تفہیم کا اہتمام فرمائیں۔

جواب: قرآنی دعائیں

1- ایمان پر استقامت کی دعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:8)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ فرما اس کے بعد کہ تُو نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بے شک تُو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے۔

2- عذاب نار سے بچنے کی دعا

رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:16)

ترجمہ: اے ہمارے رب! بے شک ہم ایمان لے آئے پس ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔

3- نیک اولاد کے لیے دعا

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاۤءِ ۝ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:38)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو دعا سننے والا ہے۔

4- اہل ایمان کی دعا

رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:53)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم اُس پر ایمان لائے جو تُو نے نازل فرمایا اور ہم نے رسول کی پیروی کی پس ہمیں (حق کی) گواہوں کے ساتھ

لکھ لے۔

5- گناہوں سے بخشش کی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:147)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے، ہمارے معاملات میں ہماری زیادتیوں کو معاف فرما، ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

6- نیک لوگوں کے ساتھ خاتمے کی دعا

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:193)

ترجمہ: اے ہمارے رب! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں مٹا دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے۔

- قرآنی نصوص / متن سے متعلق سوال جواب کے ذریعے طلبہ کی استعداد میں اضافہ کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- سابقہ اسباق کے اعادے کا اصول اپنائیں۔

جواب: عملی کام۔

- کوئز پروگرام، آن لائن ایپ اور دستاویزی فلم سے استفادہ کرتے ہوئے تدریس کی کوشش کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے تعارف، فضائل، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے منتخب الفاظ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے درج ذیل حصے کے بامحاورہ ترجمہ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے:

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ، آیت 26، 27	سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ، آیت 102 تا 104	سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ، آیت 123 تا 125
سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ، آیت 134	سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ، آیت 190 تا 194	

جواب: عملی کام۔

جانیے اور عمل کیجیے!

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں مذکور دعاؤں کی بہت فضیلت ہے۔ ہمیں ان دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگنی چاہیے۔ سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیت 16 میں ایک ایسی ہی دعا مذکور ہے:

رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیات 8-9، 38 اور 194-193 میں بھی دعائیں مذکور ہیں۔ روزمرہ زندگی میں ان دعاؤں کا اہتمام کیجیے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

-1 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ قرآنی ترتیب سے کون سی سورت ہے؟
(A) دوسری (B) تیسری
(C) چوتھی (D) پانچویں

-2 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی کل آیات ہیں:
(A) 197 (B) 198
(C) 199 (D) 200

-3 حضرت مریم علیہا السلام کے والد کا کیا نام تھا:
(A) سلمان (B) عفان
(C) ہاشم (D) عمران

-4 عمران کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے رشتہ تھا:
(A) دادا کا (B) نانا کا
(C) تایا کا (D) ماموں کا

-5 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا نام بھی ہے:
(A) ایمان (B) مریم
(C) امان (D) بنی اسرائیل

-6 سورۃ زہرا کہتے ہیں:
(A) سورۃ البقرہ کو (B) سورۃ آل عمران کو
(C) سورۃ توبہ کو (D) سورۃ انفال کو

-7 سورۃ آل عمران کی آیت نمبر اکسٹھ (61) کہلاتی ہے:
(A) آیت مباہلہ (B) آیت متدین
(C) آیت دیت (D) آیت قصاص

-8 نصاریٰ بڑی تعداد میں آباد تھے:
(A) بخارا میں (B) یمن میں
(C) طائف میں (D) نجران میں

-9 نجران کے عیسائیوں کا وفد مشتمل تھا:
(A) 50 افراد پر (B) 60 افراد پر
(C) 70 افراد پر (D) 80 افراد پر

-10 نجران کے عیسائیوں کے وفد میں سرداروں کی تعداد تھی:
(A) 10 (B) 12
(C) 14 (D) 16

-11 نجران کے عیسائیوں کے وفد میں خاص لوگوں کی تعداد تھی:
(A) 3 (B) 4
(C) 5 (D) 6

-12 عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں:
(A) صرف اللہ کا نبی (B) اللہ کا دوست
(C) اللہ کا بیٹا (D) صرف اللہ کا رسول

-13 اسلام کا پہلا غزوہ (معرکہ) کہلاتا ہے:
(A) غزوۂ بدر (B) غزوۂ اُحد
(C) غزوۂ خندق (D) غزوۂ تبوک

-14 کفار کے بڑے بڑے سردار مارے گئے:
(A) غزوۂ بدر میں (B) غزوۂ اُحد میں
(C) غزوۂ خندق میں (D) غزوۂ تبوک میں

-15 کفار نے بدلہ لینے کے لیے مدینہ پر چڑھائی کی اور غزوہ پیش آیا:
(A) بدر کا (B) خندق کا
(C) تبوک کا (D) حنین کا

-16 غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد کا ذکر ہے:
(A) سورۃ البقرہ میں (B) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں
(C) سورۃ انفال میں (D) سورۃ توبہ میں

-17 غزوۂ اُحد پیش آیا:
(A) 1 ہجری میں (B) 2 ہجری میں
(C) 3 ہجری میں (D) 4 ہجری میں

-18 غزوۂ اُحد میں کفار کے لشکر کی قیادت کر رہے تھے:
(A) ابوجہل (B) ابولہب
(C) عتبہ (D) ابوسفیان

-19 غزوۂ اُحد میں مشرکین کی تعداد تھی:
(A) 2 ہزار (B) 3 ہزار
(C) 4 ہزار (D) 5 ہزار

20- غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کی تعداد تھی:

(A) تقریباً ایک ہزار (B) تقریباً بارہ سو
(C) تقریباً پندرہ سو (D) تقریباً سولہ سو

21- فیصلہ کن لڑائی نہ تھی:

(A) غزوۂ بدر (B) غزوۂ اُحد
(C) غزوۂ خندق (D) غزوۂ تبوک

22- مسلمانوں کو شاندار فتح نصیب ہوئی:

(A) غزوۂ بدر میں (B) غزوۂ اُحد میں
(C) غزوۂ خندق میں (D) غزوۂ حنین میں

23- غزوۂ اُحد میں کفار کے زرہ پوش لوگوں کی تعداد تھی:

(A) 500 (B) 600
(C) 650 (D) 700

24- غزوۂ اُحد میں کفار کے پاس گھوڑوں کی تعداد تھی:

(A) 100 (B) 150
(C) 200 (D) 250

25- غزوۂ اُحد میں کفار کے پاس اُونٹ تھے:

(A) 300 (B) 350
(C) 400 (D) 450

26- غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کے لیے مُخبری کی:

(A) جناب ابوطالب نے (B) حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے
(C) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (D) حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے

27- منافقین کے سردار کا نام تھا:

(A) عتبہ (B) شیبہ
(C) ولید (D) عبداللہ بن ابی

28- جنگ اُحد میں عبداللہ بن ابی بہانے سے اپنے ساتھی واپس لے گیا:

(A) 200 (B) 300
(C) 350 (D) 400

29- جنگ اُحد میں پہاڑ کے درّے پر تیرانداز مقرر کیے گئے:

(A) 30 (B) 35
(C) 40 (D) 50

30- غزوۂ اُحد میں درّے پر مقرر تیر اندازوں کی قیادت کر رہے تھے:

(A) عبداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ (B) عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ
(C) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (D) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

31- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کر دیا گیا، یہ افواہ مشہور ہوئی:

(A) غزوۂ بدر میں (B) غزوۂ اُحد میں
(C) غزوۂ خندق میں (D) غزوۂ حنین میں

32- غزوۂ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دلیری اور جاں نثاری کا مظاہرہ کرنے والے کے لیے فرمایا:

(A) یہ دن تو امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا تھا (B) یہ دن تو علی رضی اللہ عنہ کا تھا
(C) یہ دن تو طلحہ رضی اللہ عنہ کا تھا (D) یہ دن تو سعد رضی اللہ عنہ کا تھا

33- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے:

(A) غزوۂ بدر میں (B) غزوۂ اُحد میں
(C) غزوۂ خندق میں (D) غزوۂ تبوک میں

34- مصلح جماعت سے مراد لوگ ہیں:

(A) عیسائی (B) یہودی
(C) مسلمان (D) منافقین

35- اہل کتاب میں شامل ہیں:

(A) یہودی، مشرکین (B) یہود و نصاریٰ
(C) مشرکین منافقین (D) عیسائی و مشرکین

36- سود کی حرمت کا واضح اعلان کیا گیا:

(A) سورۃ البقرہ میں (B) سورۃ آل عمران میں
(C) سورۃ انفال میں (D) سورۃ توبہ میں

37- آخرت کی زندگی ہے:

(A) عارضی (B) فانی
(C) دائمی (D) متناہی

38- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ضروری ہے:

(A) اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لیے (B) فرشتوں پر ایمان لانے کے لیے
(C) کتب سماویہ پر ایمان لانے کے لیے (D) رسولوں پر ایمان لانے کے لیے

39- کسی شخصیت سے محبت کا تعلق کی اصل دلیل ہے:

(A) اس کے قریب رہنا (B) اس کی بات ماننا
(C) اس کی پیروی کرنا (D) اس کے لیے مصائب برداشت کرنا

جوابات

1- (B)	2- (D)	3- (D)	4- (B)	5- (C)	6- (B)	7- (A)	8- (D)	9- (B)	10-
11- (A)	12- (C)	13- (A)	14- (A)	15- (A)	16- (B)	17- (C)	18- (D)	19- (B)	20-
21- (B)	22- (A)	23- (D)	24- (C)	25- (A)	26- (C)	27- (D)	28- (B)	29- (D)	30-
31- (B)	32- (C)	33- (B)	34- (C)	35- (B)	36- (B)	37- (C)	38- (A)	39- (C)	

اضافی مختصر جوابی سوالات

1- **حضرت مریم علیہا السلام کا مختصر تعارف پیش کریں۔**

جواب: حضرت مریم علیہا السلام کے والد کا نام عمران تھا۔ آپ علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ اور بہت فضیلت والی خاتون تھیں۔

2- **سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے دو اور نام بتائیں۔**

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے دو اور نام:

1- سورۃ زہرا　　2- سورۃ امان

3- **آپ خاتم النبیین ﷺ نے سورۃ البقرہ اور سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟**

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو روشن سورتوں سورۃ البقرۃ اور سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کو پڑھا کرو کیوں کہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے بادل ہوں یا جس طرح پرندوں کی دو صف بستہ جماعتیں ہوں نیز وہ اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کریں گی۔

4- **مباہلہ کسے کہتے ہیں؟**

جواب: مباہلہ کا مطلب ہے کہ کسی عقیدے کے بارے میں مختلف آراء رکھنے والے لوگ نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کریں کہ ان میں سے جو جھوٹا ہو اُس پر اللہ کی لعنت ہو۔

5- **مباہلہ کا حکم نازل ہونے کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ نے کیا کیا؟**

جواب: مباہلہ کا حکم نازل ہونے کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر نجران کے وفد کے پاس مباہلہ کے لیے تشریف لائے جب پادریوں نے یہ روشن چہرے دیکھے تو کہا کہ اگر ان سے مباہلہ کیا تو یاد رکھو تمھارا نام نشان تک مٹ جائے گا۔

6- **عیسائیوں کے مباہلہ کے انکار پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا:**

جواب: عیسائیوں کے مباہلہ کے انکار پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کا عذاب نجران کے قریب آچکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انھیں جانور بنا دیا جاتا، ان کی وادی میں آگ بھڑکتی رہتی اور انھیں میٹ کر دیا جاتا یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہو جاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاریٰ موت کے گھاٹ اُتر جاتے۔

7- **غزوۂ اُحد کیوں پیش آیا؟**

جواب: غزوۂ بدر میں کفار کو مسلمانوں کے ہاتھوں عبرت ناک شکست ہوئی۔ اُن کے تمام بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ اس شکست کا بدلہ لینے کے لیے اگلے سال انھوں نے مدینہ پر چڑھائی کر دی اور غزوۂ اُحد پیش آیا۔

8- **غزوۂ اُحد میں مشرکین کے لشکر کے پاس کتنا ساز و سامان تھا؟**

جواب: غزوۂ اُحد میں مشرکین کا لشکر تین ہزار سے زیادہ افراد پر مشتمل تھا، جن میں سے سات سو زرہ پوش تھے، دو سو گھڑ سوار اور تین سو اونٹ تھے۔ اس لشکر میں اشعار پڑھنے کے لیے عورتیں بھی لائی گئی تھیں۔

9- **غزوۂ اُحد میں آپ خاتم النبیین ﷺ کو مشرکین کے جنگ کے ارادے کا کیسے پتہ چلا؟**

جواب: غزوۂ اُحد میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے مشرکین کی مدینہ پر حملے کی خبر دی۔

10- **غزوۂ اُحد میں عبداللہ بن ابی نے جنگ لڑنے سے کیوں انکار کر دیا؟**

جواب: غزوۂ اُحد میں عبداللہ بن ابی منافقین کا سردار تھا۔ اُس نے جنگ مدینہ کے اندر رہ کر لڑنے کا مشورہ دیا جسے قبول نہ کیا گیا۔ اس کو بنیاد بناتے ہوئے کہ میرے مشورے پر عمل نہیں کیا گیا اس نے جنگ لڑنے سے انکار کر دیا۔

11- **غزوۂ اُحد میں درّے کے واقعہ نے کیا ثابت کیا؟**

جواب: غزوۂ اُحد میں درّے کے واقعہ نے ثابت کر دیا کہ رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت نہ کرنے کی صورت میں ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے۔

12- **غزوۂ اُحد میں منافقین کے حوالے سے کیا فائدہ ہوا؟**

جواب: غزوۂ اُحد میں عبداللہ بن ابی اور اس کے تقریباً تین سو ساتھیوں نے حصہ نہ لیا۔ وقتی طور پر مسلمانوں کے لشکر کی تعداد کم ہو گئی مگر اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ منافقین کھل کر سامنے آگئے اور ان کی وجہ سے مسلمانوں کو جو خفیہ طور پر نقصان ہو رہا تھا وہ رُک گیا۔

13- **سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟**

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا مرکزی مضمون ''اہل کتاب کی غلطیوں کا پردہ چاک کرنا اور اہل اسلام کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلانا ہے''۔

14- **سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق ساری دنیا کے انسانوں کا اتحاد کیسے ممکن ہے؟**

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق ساری دنیا کے انسانوں کو بتا دیا گیا ہے کہ انسانوں کی تمام بکھری ہوئی جماعتوں اور گروہوں کا اتحاد و اتفاق اگر ہو سکتا ہے تو صرف اسلام کے جھنڈے کے نیچے اور رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی قیادت میں ہی ہو سکتا ہے۔

15- **سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں کن دو گروہوں سے خصوصی خطاب کیا گیا ہے؟**

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں ان دو گروہوں کی طرف خصوصیت سے خطاب کیا گیا ہے:

1- اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ۔

2- اہل اسلام جو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لائے ہیں۔

16- **سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں دنیوی و اُخروی زندگی کے متعلق کیا بتایا گیا ہے؟**

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں بتایا گیا ہے کہ دنیاوی زیب و زینت اور مال و اسباب عارضی اور فانی ہیں۔ آخرت کی زندگی دائمی ہے۔

17- **سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق اہل جنت کی نشانیاں بیان کریں۔**

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق صبر کرنا، سچائی کی راہ اختیار کرنا، فرماں برداروں کا رویہ اپنانا، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنا اور تہجد کے وقت استغفار کرنا جنت والوں کی نشانیاں ہیں۔

18- **سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں ہدایت سے محرومی کا سبب کیا ہے؟**

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق حق کی مخالفت میں حسد، بغض، ضد اور ہٹ دھری کا رویہ انسان کے لیے ہدایت سے محرومی کا سبب بن جاتا ہے۔

19- اللہ تعالیٰ کی محبت کیسے حاصل کی جاسکتی ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی اتباع کر کے ہی اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کی جاسکتی ہے۔

20- اہل ایمان کو زندگی کیسے گزارنی چاہیے؟

جواب: اہل ایمان کو چاہیے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں، گناہوں سے بچتے رہیں اور ایسے زندگی گزاریں کہ جب بھی موت آئے تو اسلام کی حا[لت] میں آئے۔

21- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں اہل ایمان کا کیا شیوہ بتایا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں ہے کہ خوش حالی اور تنگی دونوں حالتوں میں خرچ کرنا، غصہ پی جانا، لوگوں کے قصور معاف کر دینا، دوسروں کے ر[ساتھ] احسان کا معاملہ کرنا، گناہوں پر فوری توبہ کر لینا اور گناہوں پر ہٹ دھرمی اختیار نہ کرنا اہل ایمان کا شیوہ ہے۔

22- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق کامیاب کون لوگ ہیں؟

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق ہر انسان کو موت آنی ہے، دنیا کی زندگی عارضی اور دھوکا کا سامان ہے اصل معاملہ یہ ہے کہ جو جہنم کی آگ [سے] بچ گئے اور جنت میں داخل ہوئے وہی کامیاب لوگ ہیں۔

23- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق عقل مند لوگ کون ہیں؟

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق عقل مند وہ لوگ ہیں جو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں، کائنات پر غور و فکر کرتے ہیں اور تسلیم کرتے [ہیں] کہ یہ سب کچھ بے کار پیدا نہیں کیا گیا۔ پھر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہماری تخلیق بھی بے کار نہیں ہے۔

24- بِيَدِكَ الْخَيْرُ کا ترجمہ کریں۔

جواب: ترجمہ: ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔

25- فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: پھر تم اس (اللہ) کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے۔

26- وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

27- وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور (مسلمانو!) یقیناً اللہ تمھاری بدر میں بھی مدد فرما چکا ہے۔

28- وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

29- رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اے ہمارے رب! تو نے یہ سب بے مقصد پیدا نہیں فرمایا۔

30- وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

31- ترجمہ تحریر کریں: اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

جواب: ترجمہ: بے شک تُو وعدے کے خلاف نہیں فرماتا۔

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: تعارف اور خصوصیات

حاصلاتِ تعلم

اس سورۂ مبارکہ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں کہ:

1- تلاوتِ قرآن مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔

2- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کا تعارف کروا سکیں۔

3- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔

4- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

5- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کی امتحان کے لیے منتخب آیات کا بامحاورہ ترجمہ سیکھ کر جائزہ کے قابل ہو سکیں۔

6- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔

سوال 1: سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کا تعارف اور خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: تعارف

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ قرآنِ کریم کی ترتیب کے اعتبار سے آٹھویں سورت ہے، اس میں کل پچھتر (75) آیات اور دس رکوع ہیں۔

وجہ تسمیہ

''انفال'' نفل کی جمع ہے، نفل زائد چیز کو کہتے ہیں۔ مالِ غنیمت کو نفل اس لیے کہا جاتا ہے جو اصل مقصود سے زائد ہوتا تھا۔ جہاد سے مقصود تو آخرت کا اجر اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ مال کا مل جانا اللہ تعالیٰ کا فضل اور عطیہ ہے، اس لیے مالِ غنیمت کو انفال کہا گیا ہے۔ اس سورت میں اموالِ غنیمت کی تقسیم کے احکام نازل ہوئے ہیں اسی مناسبت سے اس کا نام ''سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ'' ہے۔

زمانہ نزول

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ تقریباً 2 ہجری میں غزوۂ بدر کے بعد نازل ہوئی، اس کے اکثر مضامین جنگ بدر اور اس کے واقعات اور مسائل سے متعلق ہیں۔ یہ جنگ اسلام اور کفر کے درمیان پہلے باقاعدہ معرکے کی حیثیت رکھتی ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح مبین عطا فرمائی اور قریش مکہ کو ذلت آمیز شکست سے دو چار کیا۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں غزوۂ بدر کے دن کو ''یوم الفرقان'' بھی فرمایا گیا ہے، فرقان کا معنیٰ ہے: حق اور باطل کے درمیان فیصلہ، اس جنگ میں کفارِ مکہ کو شکست ہوئی اور اسلام کی حقانیت ظاہر ہوئی، اس لیے اسے یوم الفرقان کہا جاتا ہے۔

مالِ غنیمت کی تقسیم

اسلام سے پہلے ہونے والی جنگوں میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ میدانِ جنگ میں جو مال جس کے ہاتھ آ گیا وہ اسی کا ہو گیا، اس زمانے میں لوگ مال و دولت سمیٹنے کے لیے بھی جنگوں میں شریک ہوتے تھے۔ سورۃ الانفال میں اس جاہلانہ تصور کی نفی کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام میں جہاد کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔

غزوۂ بدر کے بعد جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے مالِ غنیمت کی تقسیم کے معاملہ پر سوال آیا تو اللہ تعالیٰ نے سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کو نازل فرمایا۔

اس سورت میں حکم دیا گیا ہے کہ اموالِ غنیمت کو حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ کے سپرد کر دیا جائے اور پھر اللہ کے حکم کے مطابق آپ نے غزوۂ بدر کے مجاہدین میں مالِ غنیمت کو تقسیم فرما دیا۔

پس منظر

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے بہت سے مضامین جنگِ بدر کے مختلف واقعات سے متعلق ہیں، اس لیے ان کو باقاعدہ اور سمجھنے کے لیے اس جنگ کے بارے میں کچھ بنیادی معلومات پیش کرنا ضروری ہے، تاکہ اس سے متعلق آیات کو ان کے صحیح پس منظر میں سمجھا جا سکے۔

مکہ مکرمہ میں حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ اعلانِ نبوت کے بعد تیرہ سال مقیم رہے۔ اس دوران مکہ مکرمہ کے کفار نے آپ اور آپ کے جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم کو طرح طرح سے ستانے اور ناقابلِ برداشت تکلیفیں پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یہاں تک کہ ہجرت سے ذرا پہلے آپ خاتم النبیین ﷺ کو (نعوذ باللہ) شہید کرنے کا باقاعدہ منصوبہ بنایا گیا۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ ہجرت فرما کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو کفارِ مکہ مسلسل اسی کوشش میں رہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو وہاں بھی چین سے نہ رہنے دیا جائے۔ انھوں نے عبداللہ بن اُبی کو مدینہ منورہ میں خط لکھا کہ تم لوگوں نے حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو پناہ دی ہے، اب یا تو تم انھیں پناہ دینے سے ہاتھ اٹھا لو، ورنہ ہم تم پر حملہ کریں گے۔

انصار میں سے اَوس قبیلے کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ گئے تو عین طواف کے دوران ابو جہل نے ان سے کہا کہ تم نے ہمارے دشمنوں کو پناہ دے رکھی ہے اور اگر تم ہمارے ایک سردار کی پناہ میں نہ ہوتے تو زندہ واپس نہیں جا سکتے تھے، جس کا مطلب یہ تھا کہ آئندہ اگر مدینہ منورہ کا کوئی آدمی مکہ مکرمہ آئے تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں ابو جہل سے کہہ دیا کہ اگر تم ہمارے آدمیوں کو مکہ مکرمہ آنے سے روکو گے تو ہم تمھارے لیے اس سے بھی بڑی رکاوٹ کھڑی کر دیں گے، یعنی تم تجارتی قافلے کو لے کر جب شام جاتے ہو تو تمھارا راستہ مدینہ منورہ کے قریب سے گزرتا ہے۔ اب ہم تمھارے قافلوں کو روکنے اور ان پر حملہ کرنے میں آزاد ہوں گے۔

سوال 2: سورۂ الانفال کی روشنی میں غزوۂ بدر پر نوٹ لکھیں۔

جواب: غزوۂ بدر

غزوۂ بدر کو تاریخِ اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے کیوں کہ اسلام اور اسلام کے دشمنوں کے درمیان یہ پہلی فیصلہ کن جنگ تھی۔ غزوۂ بدر کے مختلف واقعات کو سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں بیان کیا گیا ہے۔ مدینے آنے کے بعد مسلمانوں کو کسی قدر آرام و سکون کا موقع ملا لیکن دشمنانِ اسلام کو یہ گوارا نہ تھا۔ وہ آئے دن کوئی نہ کوئی فتنہ اٹھانے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔

ابوسفیان کا تجارتی قافلہ

ابوسفیان کفارِ مکہ کا ایک سردار ایک بڑا بھاری تجارتی قافلہ لے کر شام گیا۔ اس قافلے میں مکہ مکرمہ کے ہر مرد و عورت نے سونا چاندی جمع کر کے تجارت میں شرکت کی غرض سے بھیجا تھا۔ یہ قافلہ شام سے سو فی صد نفع کما کر واپس آ رہا تھا۔ یہ قافلہ ایک ہزار اُونٹوں پر مشتمل تھا اور کئی ہزار دینار سامان لا رہا تھا، اس قافلے کی حفاظت پر کئی مسلح افراد متعین تھے۔ جب حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ کو اس قافلے کی واپسی کا پتا چلا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چیلنج کے مطابق آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس قافلے پر حملہ کرنے کی غرض سے اسلامی لشکر ترتیب دیا تا کہ کفار کو سبق سکھایا جا سکے۔ اس اسلامی لشکر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد تین سو تیرہ (313) تھی۔ ان کے پاس کل ستر اُونٹ اور دو گھوڑے تھے اور سات زرہیں تھیں۔ اس مختصر سامان کے ساتھ آپ خاتم النبیین ﷺ مدینہ منورہ سے نکلے۔

جب ابوسفیان کو آپ خاتم النبیین ﷺ کے ارادے کا علم ہوا تو اس نے ایک طرف تو ایک تیز رفتار ایلچی ابو جہل کے پاس بھیج کر اس واقعے کی اطلاع دی، اور اسے پورے لاؤ لشکر کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ کرنے کا مشورہ دیا اور دوسری طرف اپنے قافلے کا راستہ بدل کر بحرِ احمر کے ساحل کی طرف نکل گیا تاکہ وہاں سے چکر کاٹ کر مکہ مکرمہ پہنچ سکے۔ ابو جہل نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر ایک بڑا لشکر تیار کیا اور مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

فیصلہ کن معرکہ

حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ کو جب خبر ملی کہ ابوسفیان تو قافلہ لے کر نکل چکا ہے اور ابو جہل ایک ہزار افراد پر مشتمل لشکر کے ساتھ آ رہا ہے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔ سب نے یہی رائے دی کہ اب ابو جہل سے ایک فیصلہ کن معرکہ ہو جانا چاہیے۔ چنانچہ بدر کے مقام پر دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں کی تعداد اور ساز و سامان دشمنوں کے مقابلے میں بہت کم تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد کی بدولت مسلمانوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی۔ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتے بھیجے۔ ابو جہل سمیت کفار کے ستر سردار جو مسلمانوں کی دشمنی میں پیش پیش تھے، مارے گئے اور دیگر ستر افراد گرفتار ہوئے اور باقی لوگ میدانِ جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: مضامین اور علمی و عملی نکات

سوال 3: سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کا مرکزی مضمون ''اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے آداب و فضائل کا بیان اور صلح و جنگ کے احکام کی وضاحت'' ہے۔

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات بھی یاد دلائے ہیں اور مسلمانوں نے جس جاں نثاری کے ساتھ یہ جنگ لڑی ان کی تعریف اور حوصلہ افزائی بھی فرمائی ہے۔ ساتھ ساتھ ان کمزوریوں کی نشان دہی بھی کی گئی ہے جو اس جنگ میں سامنے آئیں اور آئندہ کے لیے وہ ہدایات بھی دی گئی ہیں جو ہمیشہ مسلمانوں کی کامیابی اور فتح و نصرت کا سبب بن سکتی ہیں۔ جہاد اور مالِ غنیمت کی تقسیم کے بہت سے احکام اس سورت میں بیان ہوئے ہیں۔

جنگِ بدر اصل میں کفارِ مکہ کے ظلم و ستم کے پس منظر میں پیش آئی تھی، اس لیے اس سورت میں ان حالات کا بھی ذکر کیا گیا ہے جن میں حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ کو مکہ مکرمہ سے ہجرت کا حکم ہوا۔ نیز جو مسلمان مکہ مکرمہ میں رہ گئے تھے، ان کے لیے بھی ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ جائیں۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے مضامین کو نکات کی صورت میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے:

1- مالِ غنیمت کی تقسیم کا اصول

اسلام سے پہلے جنگوں میں جس کے ہاتھ جو مال لگ جاتا تھا وہ اسی کی ملکیت ہوتا تھا۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں اس جاہلانہ تصور کی نفی کر کے ایک طرف تو جہاد کا مقصد واضح کیا گیا، دوسری طرف مالِ غنیمت کی تقسیم کا اُصول بیان کیا گیا ہے۔

2- مسلمانوں کو تقویٰ کی تعلیم

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے آغاز میں مسلمانوں کو تقویٰ، اطاعتِ حق، ذکرِ الٰہی اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی تعلیم دی گئی ہے۔

3- اہلِ ایمان کی صفات

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کی ابتدائی آیات میں اہلِ ایمان کی خصوصیات بیان کی گئیں کہ مومنوں کے دل اللہ کے ذکر سے ڈر جاتے ہیں، آیات کی تلاوت پر ایمان تازہ ہوتا ہے اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں اور نماز کا قیام اور انفاق فی سبیل اللہ بھی مومنوں کی صفات ہیں۔

4- غیبی مدد کا تذکرہ

غزوۂ بدر میں فرشتوں کے نزول کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

5- اللہ اور رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت کا حکم

اللہ تعالیٰ اور حضور اقدس خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت و فرماں برداری کا حکم بہت تاکید کے ساتھ دیا گیا ہے۔

6- جہاد میں ثابت قدمی کا حکم

جہاد میں ثابت قدمی کی تلقین کے ساتھ ساتھ کفار سے میل جول کے ضوابط کے بارے میں ہدایات دی گئی ہیں۔

7- اختلافات سے بچنے کا حکم

باہمی جھگڑوں اور اختلافات کے برے نتائج سے خبردار کیا گیا ہے۔

8- اہل مکہ کی آل فرعون سے مماثلت

رکوع نمبر 7 میں اہل مکہ کی ہٹ دھرمی اور کفر کو آل فرعون کی ہٹ دھرمی کے برابر قرار دے کر انجام سے باخبر رہنے کی تلقین کی گئی۔

9- کفار کے ساتھ تعلقات کی نوعیت

رکوع نمبر 8 میں کفار کے ساتھ تعلقات کی تفصیل بیان کی گئی کہ اگر وہ کوئی معاہدہ کر کے اس کی پاسداری کرتے ہیں تو ٹھیک ورنہ آپ بھی ان کے معاہدے کی پاسداری نہ کریں اور اگر وہ آپ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ کے لیے اللہ کافی ہے۔

10- صلح و جنگ کے قوانین

صلح و جنگ کے قوانین اور جنگی قیدیوں کے بارے میں جامع ہدایات دی گئی ہیں۔

11- تدبیر الٰہی کا ذکر

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی ہجرت مدینہ کے وقت آپ خاتم النبیین ﷺ کی حفاظت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی تدابیر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

12- ہجرت کی تلقین

آخر میں ہجرت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی گئی اور وہ مسلمان جو مدینہ سے باہر کہیں مقیم تھے انھیں مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا۔

سوال 4: سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے اہم علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے مطالعہ سے جو علمی اور عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

1- ظاہری وسائل کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد کرنا اور اپنے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا انسان کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:9)

2- اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ظاہری اور غیبی اسباب سے مدد فرماتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: 12،11)

3- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم خاتم النبیین ﷺ کی مخالفت کرنے والوں کے لیے سخت عذاب ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:13)

4- میدان جنگ میں کافروں سے مقابلے کی صورت میں ثابت قدم رہو۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:15)

5- اللہ تعالیٰ کافروں کی سازشوں کو کمزور کرنے والا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:18)

6- اے ایمان والو اللہ اور اُس کے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو اور اس (اطاعت) سے مُنہ نہ پھیرو جب کہ تم (احکام) سن رہے ہو۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:20)

7- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کا حکم ماننا ہمیشہ کی زندگی عطا کرتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:24)

8- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنے سے شکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:26)

9- مال اور اولاد کی محبت میں حد سے بڑھ جانا فتنہ کا باعث ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:28)

10- اللہ تعالیٰ کا ڈر گناہوں کو مٹاتا ہے اور بخشش کا ذریعہ ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:29)

11- اللہ کے گھر کا تقدس پامال کرنا عذاب الٰہی کا باعث ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:35)

12- حق و باطل کی کشمکش کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اہل حق اور اہل باطل کے درمیان فرق قائم ہو جاتا ہے، یوں کھرے اور کھوٹے الگ الگ کر دیے جاتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:37)

13- دین اسلام میں جہاد کا اہم مقصد فتنہ کا خاتمہ اور اللہ تعالیٰ کی زمین پر اس کے دین کا غلبہ ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:39)

14- شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے، وہ انھیں برے اعمال خوب صورت بنا کر دکھاتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:48)

15- اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو دشمنوں کے مقابلہ کے لیے تیار رہنے اور ہر دور کے تقاضوں اور ضروریات کے مطابق جنگی ساز و سامان کی تیاری اور فراہمی کا حکم دیا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:60)

16- سچے ایمان والے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت اور اس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، وہ آپس میں خیر خواہی اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:74)

کیا آپ جانتے ہیں!

سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کی برکت سے اُمت مسلمہ دیگر قوموں کے برعکس عذاب الٰہی سے محفوظ کر دی گئی ہے۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ آیت 33 میں ارشاد ربانی ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

ترجمہ: اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ اُنھیں عذاب دے جب کہ آپ (خاتم النبیین ﷺ) ان کے درمیان موجود ہیں اور اللہ اُنھیں عذاب دینے والا نہیں ہے جب کہ وہ استغفار کرتے ہوں۔

(۸) سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّۃٌ (۸۸)

سورۃ انفال مدنی ہے (آیات: ۷۵/رکوع ۱۰)

نوٹ: سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کی آیات مبارکہ ۱ تا ۴، ۱۵، ۴۵ تا ۴۸ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سورۃ الانفال: آیات ۱ تا ۴

یَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ	الْاَنْفَالِ	قُلِ	الْاَنْفَالُ	لِلّٰہِ	وَالرَّسُوْلِ
آپ سے پوچھتے ہیں	سے (بارے میں)	مال غنیمت	کہہ دیں	مال غنیمت	اللہ کے لیے	اور رسول

وہ آپ (خاتم النبیین ﷺ) سے مال غنیمت کے (حکم کے) بارے میں سوال کرتے ہیں آپ (خاتم النبیین ﷺ) فرما دیجیے مال غنیمت تو اللہ اور رسول (خاتم النبیین ﷺ) کے لیے ہے

فَاتَّقُوا	اللّٰہَ	وَاَصْلِحُوْا	ذَاتَ	بَیْنِكُمْ	وَاَطِیْعُوا	اللّٰہَ	وَرَسُوْلَہٗۤ	اِنْ كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ۝
پس ڈرو	اللہ	اور درست کرو	اپنے تئیں	آپس میں	اور اطاعت کرو	اللہ	اور اس کا رسول	اگر تم ہو	مومن (جمع)

تو اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور آپس کے تعلقات درست رکھو اور اللہ اور اُس کے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو اگر تم (واقعی) مومن ہو

اِنَّمَا	الْمُؤْمِنُوْنَ	الَّذِیْنَ	اِذَا	ذُكِرَ اللّٰہُ	وَجِلَتْ	قُلُوْبُھُمْ	وَاِذَا
درحقیقت	مومن (جمع)	وہ لوگ	جب	ذکر کیا جائے اللہ	ڈر جائیں	ان کے دل	اور جب

مومن تو بس وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل کانپ اُٹھتے ہیں اور جب

تُلِیَتْ	عَلَیْھِمْ	اٰیٰتُہٗ	زَادَتْھُمْ	اِیْمَانًا	وَّعَلٰی رَبِّھِمْ	یَتَوَكَّلُوْنَ۝	الَّذِیْنَ
پڑھی جائیں	اُن پر	آیات	وہ زیادہ کریں	ایمان	اور اپنے رب پر	بھروسا کرتے ہیں	وہ لوگ جو

اُن پر اس (اللہ) کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو یہ (آیات) اُن کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔ وہ

یُقِیْمُوْنَ	الصَّلٰوۃَ	وَمِمَّا	رَزَقْنٰھُمْ	یُنْفِقُوْنَ۝	اُولٰٓئِكَ	ھُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ
قائم کرتے ہیں	نماز	اور اس سے جو	ہم نے انھیں دیا	وہ خرچ کرتے ہیں	یہی لوگ	وہ	مومن (جمع)

نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے اُنھیں عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں

حَقًّا	لَھُمْ	دَرَجٰتٌ	عِنْدَ	رَبِّھِمْ	وَمَغْفِرَۃٌ	وَّرِزْقٌ	كَرِیْمٌ۝
سچے	ان کے لیے	درجے	پاس	ان کا رب	اور بخشش	اور رزق	عزت والا

ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجے ہیں اور مغفرت اور باعزت رزق ہے۔

سورۃ الانفال: آیت ۱۵

یٰٓاَیُّھَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِذَا	لَقِیْتُمُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	زَحْفًا	فَلَا تُوَلُّوْھُمُ	الْاَدْبَارَ۝
اے	جو لوگ	ایمان لائے	جب	تمھارا مقابلہ ہو جائے	ان لوگوں سے	کفر کیا	لڑنے کو (میدان جنگ میں)	تو ان سے نہ پھیرو	پیٹھ (جمع)

اے ایمان والو! جب تمھارا ان سے مقابلہ ہو جائے جنھوں نے کفر کیا تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

سورۃ الانفال: آیات ۴۵ تا ۴۸

یٰٓاَیُّھَا	الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا	اِذَا	لَقِیْتُمْ	فِئَۃً	فَاثْبُتُوْا	وَاذْكُرُوا	اللّٰہَ	كَثِیْرًا
اے	ایمان والے	جب	تمھارا آمنا سامنا ہو	کوئی جماعت	تو ثابت قدم رہو	اور یاد کرو	اللہ	بکثرت

اے ایمان والو! جب تمھارا کسی لشکر سے مقابلہ ہو جائے تو تم ثابت قدم رہو اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرو

لَّعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ۝	وَاَطِیْعُوا	اللّٰہَ	وَرَسُوْلَہٗ	وَلَا تَنَازَعُوْا	فَتَفْشَلُوْا	وَتَذْھَبَ
تاکہ تم	فلاح پاؤ	اور اطاعت کرو	اللہ	اور اس کا رسول	اور آپس میں جھگڑا نہ کرو	پس بزدل ہو جاؤ گے	اور جاتی رہے گی

تاکہ تم فلاح پا سکو۔ اور اللہ اور اُس کے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو اور آپس میں نہ جھگڑو (ورنہ) تم کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی

رِیْحُكُمْ	وَاصْبِرُوْا	اِنَّ	اللّٰہَ	مَعَ	الصّٰبِرِیْنَ۝	وَلَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِیْنَ	خَرَجُوْا
تمھاری ہوا	اور صبر کرو	بے شک	اللہ	ساتھ	صبر کرنے والے	اور نہ ہو جانا	ان کی طرح جو	نکلے

اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور اُن کی طرح نہ ہو جاؤ

مِنْ دِیَارِھِمْ	بَطَرًا	وَّرِئَآءَ	النَّاسِ	وَیَصُدُّوْنَ	عَنْ	سَبِیْلِ	اللّٰہِ	وَاللّٰہُ	بِمَا
اپنے گھر سے	اتراتے	اور دکھاوا	لوگ	اور روکتے	سے	راستہ	اللہ	اور اللہ	سے جو

جو اپنے گھروں سے اکڑتے ہوئے اور (محض) لوگوں کو دکھاتے ہوئے نکلے اور وہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے

یَعْمَلُوْنَ	مُحِیْطٌ۝	وَاِذْ	زَیَّنَ	لَھُمُ	الشَّیْطٰنُ	اَعْمَالَھُمْ	وَقَالَ	لَا غَالِبَ
وہ کرتے ہیں	احاطہ کیے ہوئے	اور جب	خوش نما کر دیا	ان کے لیے	شیطان	اُن کے کام	اور کہا	کوئی غالب نہیں

اور جو (اعمال) وہ کرتے ہیں اللہ اس کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اور (یاد کرو) جب شیطان نے ان (کافروں) کے اعمال کو ان کے لیے خوش نما بنا دیا اور اس نے کہا

لَكُمُ	الْیَوْمَ	مِنَ	النَّاسِ	وَاِنِّیْ	جَارٌ	لَّكُمْ	فَلَمَّا	تَرَآءَتِ
تمھارے لیے (تم پر)	آج	سے	لوگ	اور میں	رفیق	تمھارا	پھر جب	آمنے سامنے ہوئے

آج لوگوں میں سے تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور بے شک میں بھی تمھارا حمایتی ہوں پھر جب

الْفِئَتٰنِ	نَكَصَ	عَلٰی	عَقِبَیْہِ	وَقَالَ	اِنِّیْ	بَرِیْٓءٌ	مِّنْكُمْ	اِنِّیْٓ
دونوں لشکر	اُلٹا پھر گیا	پر	اپنی ایڑیاں	اور بولا	بے شک میں	جدا، لاتعلق	تم سے	بے شک میں

دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں (تو) وہ اُلٹے قدموں بھاگا اور اس نے کہا میں تم سے بری ہوں بے شک میں

أَرٰى	مَا	لَا تَرَوْنَ	إِنِّيْ	أَخَافُ	اللّٰهَ	وَاللّٰهُ	شَدِيْدُ	الْعِقَابِ
دیکھ رہا ہوں	جو	تم نہیں دیکھتے	بے شک میں	ڈرتا ہوں	اللہ	اور اللہ	سخت	عذاب

وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے بے شک میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے

نوٹ: سُوْرَةُ الْاَنْفَال کا تعارف، وجہ تسمیہ، پس منظر، مرکزی خیال، مضامین، علمی و عملی نکات، آیت نمبر 1 تا 4، 15 اور 45 تا 48 کا بامحاورہ ترجمہ اور منتخب ذخیرۂ الفاظ قرآنی کے معانی گیارہویں جماعت کے امتحانات کا نصاب ہیں۔ ان کی روشنی میں کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پرچۂ امتحان میں پوچھے جائیں گے۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يَسْـَٔلُوْنَكَ	وہ آپ سے سوال کرتے ہیں	الْاَنْفَالِ	مالِ غنیمت
اَصْلِحُوْا	درست رکھو	ذَاتَ بَيْنِكُمْ	آپس کے تعلقات
وَجِلَتْ	کانپ اٹھتے ہیں	قُلُوْبُهُمْ	ان کے دل
يَتَوَكَّلُوْنَ	وہ توکل کرتے ہیں	لَقِيْتُمْ	تمھارا مقابلہ ہو جائے
فِئَةً	کوئی لشکر	لَا تَنَازَعُوْا	آپس میں نہ جھگڑو
فَتَفْشَلُوْا	ورنہ تم کم ہمت ہو جاؤ گے	رِيْحُكُمْ	تمھاری ہوا
بَطَرًا	اکڑتے ہوئے	رِئَآءَ النَّاسِ	لوگوں کو دکھاتے ہوئے
يَصُدُّوْنَ	وہ روکتے ہیں	مُحِيْطٌ	احاطہ کیے ہوئے ہے
جَارٌ	حامی	تَرَآءَتِ	آمنے سامنے ہوئیں
الْفِئَتٰنِ	دونوں جماعتیں	نَكَصَ	وہ بھاگا
عَلٰى عَقِبَيْهِ	الٹے قدموں	الْعِقَابِ	عذاب

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْاَنْفَال کی کل آیات ہیں:

(الف) 75 (ب) 129 (ج) 200 (د) 286

(ii) سُوْرَةُ الْاَنْفَال نازل ہوئی:

(الف) پانچ ہجری میں (ب) چار ہجری میں (ج) تین ہجری میں (د) دو ہجری میں

(iii) غزوۂ بدر میں مکی لشکر کا سردار تھا:

(الف) ابولہب (ب) ابوجہل (ج) ابوسفیان (د) اُمیہ بن خلف

(iv) غزوۂ بدر میں کافر جنگجوؤں کی تعداد تھی:

(الف) 500 (ب) 1000 (ج) 1500 (د) 2000

(v) غزوۂ بدر میں مسلمان مجاہدین کی تعداد تھی:

(الف) 213 (ب) 313 (ج) 413 (د) 513

(vi) غزوۂ بدر اسلام اور کفر کے درمیان جنگ تھی:

(الف) پہلی (ب) دوسری (ج) تیسری (د) چوتھی

(vii) مکہ والوں کے تجارتی قافلے کا سردار تھا:

(الف) ابولہب (ب) امیہ بن خلف (ج) ابوسفیان (د) ابوجہل

(viii) غزوۂ بدر کا دوسرا نام ہے:

(الف) یوم الفرقان (ب) غزوۂ احزاب (ج) جیش العسرۃ (د) جنگ فجار

(ix) سُوْرَةُ الْاَنْفَال میں احکام بیان ہوئے ہیں:

(الف) جہاد کے (ب) نماز کے (ج) پردے کے (د) حج کے

(x) سُوْرَةُ الْاَنْفَال میں اہلِ مکہ کو انجام سے ڈرایا گیا ہے:

(الف) قومِ ثمود کے (ب) قومِ عاد کے (ج) بنی اسرائیل کے (د) آلِ فرعون کے

جوابات

(i) 75	(ii) دو ہجری میں	(iii) ابوجہل	(iv) 1000	(v) 313
(vi) پہلی	(vii) ابوسفیان	(viii) یوم الفرقان	(ix) جہاد کے	(x) آلِ فرعون

سوال 2: مختصر جواب دیجیے۔

(i) انفال یعنی مالِ غنیمت سے کیا مراد ہے؟

جواب: انفال نفل کی جمع ہے، نفل زائد چیز کو کہتے ہیں۔ مالِ غنیمت کو نفل اس لیے کہا جاتا ہے جو اصل مقصود سے زائد ہوتا تھا۔ جہاد سے مقصود تو آخرت کا اجر اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ مال کا مل جانا اللہ تعالیٰ کا فضل اور عطیہ ہے، اس لیے مالِ غنیمت کو انفال کہا گیا ہے۔

(ii) اسلام سے پہلے مالِ غنیمت کے بارے میں کیا تصور تھا؟

جواب: اسلام سے پہلے ہونے والی جنگوں میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ میدانِ جنگ میں جو مال جس کے ہاتھ آگیا وہ اسی کا ہو گیا، اس زمانے میں لوگ مال و دولت سمیٹنے کے لیے بھی جنگوں میں شریک ہوتے تھے۔

(iii) غزوۂ بدر کو یوم الفرقان کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ میں غزوۂ بدر کے دن کو ''یوم الفرقان'' بھی فرمایا گیا ہے، فرقان کا معنی ہے: حق اور باطل کے درمیان فیصلہ، اس جنگ میں کفار مکہ کو شکست ہوئی اور اسلام کی حقانیت ظاہر ہوئی، اس لیے اسے یوم الفرقان کہا جاتا ہے۔

(iv) غزوۂ بدر کب اور کہاں پیش آیا؟

جواب: غزوۂ بدر دو ہجری میں بدر کے مقام پر پیش آیا۔

(v) غزوۂ بدر کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی تعداد اور ساز و سامان دشمنوں کے مقابلے میں بہت کم تھا، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلمانوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی۔ ابوجہل سمیت قریش کے ستر سردار جو مسلمانوں کی دشمنی میں پیش پیش تھے، مارے گئے اور دوسرے ستر افراد گرفتار ہوئے اور باقی لوگ میدان سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

(vi) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ کا مرکزی مضمون ''اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے آداب و فضائل کا بیان اور صلح و جنگ کے احکام کی وضاحت'' ہے۔

(vii) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ کے آغاز میں کس چیز کی تعلیم دی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ کے آغاز میں مسلمانوں کو تقویٰ، اطاعتِ حق، ذکرِ الٰہی اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی تعلیم دی گئی ہے۔

(viii) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ میں اہلِ مکہ کے کردار کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ میں اہلِ مکہ اور آلِ فرعون کے کردار میں یکسانیت اور ان کے انجام سے خبردار کیا گیا ہے۔

(ix) مال اور اولاد کی محبت فتنہ کب بنتی ہے؟

جواب: مال اور اولاد کی محبت میں حد سے بڑھ جانا فتنہ کا باعث ہے۔

(x) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ کی روشنی میں سچے ایمان والے کون ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ کی روشنی میں سچے ایمان والے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت اور اس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، وہ آپس میں خیر خواہی اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیجیے:

(i) سورۂ الانفال کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 1

(ii) غزوۂ بدر پر تفصیلی مضمون لکھیے۔

جواب: دیکھیے سوال 2

(iii) سورۂ الانفال کے بنیادی مضامین اور اہم نکات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیے سوال 4،3

سوال 4: درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں۔

يَسْئَلُوْنَكَ ، يَصُدُّوْنَ ، لَا تَنَازَعُوْا ، تَرَآءَتِ ، اَصْلِحُوْا ، جَارٌ ، رِيْحُكُمْ ، نَكَصَ

جواب:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يَسْئَلُوْنَكَ	وہ آپ سے سوال کرتے ہیں	يَصُدُّوْنَ	وہ روکتے ہیں
لَا تَنَازَعُوْا	آپس میں نہ جھگڑو	تَرَآءَتِ	آمنے سامنے ہوئیں
اَصْلِحُوْا	درست رکھو	جَارٌ	حمایتی
رِيْحُكُمْ	تمھاری ہوا	نَكَصَ	وہ بھاگا

سوال 5: درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔

(i) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۔ (۲)

ترجمہ: مومن تو بس وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل کانپ اُٹھتے ہیں اور جب اُن پر اس (اللہ) کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو یہ (آیات) اُن کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔

(ii) اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۗ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۔ (۴)

ترجمہ: یہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجے ہیں اور مغفرت اور باعزت رزق ہے۔

(iii) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۔ (۱۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تمھارا ان سے مقابلہ ہو جائے جنھوں نے کفر کیا تو اُن سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

(iv) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ (۴۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تمھارا کسی لشکر سے مقابلہ ہو جائے تو تم ثابت قدم رہو اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرو تا کہ تم فلاح پاسکو۔

(v) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۔ (۴۷)

ترجمہ: اور اُن کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں سے اکڑتے ہوئے اور (محض) لوگوں کو دکھاتے ہوئے نکلے اور وہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور جو (اعمال) وہ کرتے ہیں اللہ اس کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ کی آیت ساٹھ (60) (وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ) کی روشنی میں عسکری تیاری کی اہمیت سے آگاہی حاصل کریں۔

جواب: ترجمہ: اور ان کے لیے جتنی قوت ہو سکے تیار رکھو اور جتنے گھوڑے باندھ سکو تا کہ اس تیاری کے ذریعے تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اور جو ان کے علاوہ ہیں انھیں ڈراؤ تم انھیں نہیں جانتے اور اللہ انھیں جانتا ہے اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تمھیں اس کا پورا بدلہ دیا جائے

گا اور تم پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ (الانفال:60)

اس آیت میں مسلمانوں کو واضح طور پر حکم دیا جا رہا ہے کہ تم لوگ اپنے وسائل کے مطابق، مقدور بھر فنِ حرب کی صلاحیت و اہلیت، اسلحہ، گھوڑے وغیرہ جہاد کے لیے تیار رکھو، اگرچہ ایک مومن کو اللہ کی نصرت پر توکل کرنا چاہیے مگر توکل کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں اور امید رکھیں کہ سب کچھ اللہ کی مدد سے ہی ہو جائے گا، بلکہ توکل یہ ہے کہ اپنی استطاعت کے مطابق اپنے تمام ممکنہ مادی اور تکنیکی وسائل مہیا رکھے جائیں اور پھر اللہ کی نصرت پر توکل کیا جائے۔

یہاں مسلمانوں کو اپنے دشمنوں کے خلاف بھرپور دفاعی صلاحیت حاصل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تیاری کا یہ حکم ہر دور کے لیے ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ بطور ماہر سپہ سالار دقیق نظری سے تمام صورت حال کا جائزہ لیتے اور عسکری حکمتِ عملی وضع فرماتے۔

- **اسلام میں جہاد کی شرعی حیثیت کے بارے میں تحقیق کریں۔**

جواب: جہاد کی شرعی حیثیت

جہاد کے معنی محنت اور کوشش کے ہیں۔ اسلام میں اس کا مفہوم ہے "حق کی سربلندی، اس کی اشاعت و حفاظت کے لیے ہر قسم کی کوشش، قربانی اور ایثار کرنا اپنی تمام مالی، جسمانی اور دماغی قوتوں کو اللہ کی راہ میں صرف کرنا، یہاں تک کہ اس کے لیے اپنے اہل و عیال، اپنے اعزہ و اقارب، خاندان اور قوم کی جانیں تک قربان کر دینا۔ حق کے دشمنوں کی کوششوں کو ناکام بنانا، ان کی تدبیروں کو اکارت کر دینا، ان کے حملوں کو روکنا، نیز اس کے لیے میدانِ جنگ میں آکر ان سے لڑنا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کرنا" اسی لیے جہاد کو اسلام میں بہت بڑی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

جہاد ایک منظم کوشش کا نام ہے اور اسلام میں اس کے واضح اصول و ضوابط ہیں۔ بغیر کسی نظم اور امیر کے کوئی شخص یا گروہ اپنی مرضی سے کوئی جدوجہد شروع کر دے تو اسے جہاد قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جہاد کے لیے ضروری ہے کہ ایک اسلامی ریاست کی طرف سے باقاعدہ اس کا حکم دیا گیا ہو، علماء و مجتہدین کے اداروں نے حالات اور اسباب کا بے لاگ جائزہ لے کر اس کے امکان اور ضرورت کا فیصلہ دیا ہو اور اس کا مقصد مظلوم مسلمانوں کی امداد کرنا، اشاعت اسلام کے راستے کی رکاوٹوں اور فتنوں کو دور کرنا اور رضائے الٰہی کا حصول ہو۔

- **ہجرت مدینہ کے بعد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ منورہ میں اندرونی اور بیرونی استحکام کے لیے بہت سے اقدامات فرمائے، جو تمام سربراہانِ مملکت کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ سیرت طیبہ کی کتابوں سے ان کی تفصیل تلاش کر کے ایک فہرست بنائیں۔**

جواب: مدینہ منورہ کے استحکام کے لیے اقدامات

1- **معاہدات:** مختلف قبائل سے تعلقات استوار کرنے کے لیے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مختلف معاہدات کیے جن میں میثاقِ مدینہ نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔

2- **مواخات مدینہ:** آپ خاتم النبیین ﷺ نے مسلم معاشرے کو استحکام بخشنے اور معاشی بدحالی کے خاتمے کے لیے مہاجرین اور انصار کو رشتۂ اخوت میں پرو دیا۔

3- **مسجد نبوی (ﷺ) کی بنیاد:** مدینہ منورہ پہنچ کر آپ خاتم النبیین ﷺ نے مسجد نبوی (ﷺ) کی صورت میں اسلامی ریاست کے لیے سیکرٹریٹ قائم کیا۔

4- **عدل و انصاف کا کام:** ریاست مدینہ میں عدل و انصاف کے تقاضوں کے مطابق فیصلے کیے جاتے تھے۔

5- **فروغ تعلیم:** آپ خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ میں پہلی اسلامی درس گاہ کی بنیاد صفہ کے قیام سے رکھی، جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا۔

6- **تجارتی معاملات کی اصلاح:** آپ خاتم النبیین ﷺ نے تجارتی معاملات کی اصلاح کے اصول و قواعد بنائے اور ان کی پابندی سب پر لازمی قرار دی گئی۔

7- **اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ:** آپ خاتم النبیین ﷺ نے اقلیتوں کو جان و مال، عزت و آبرو حتیٰ کہ ان کے مذہبی حقوق کے تحفظ کو آئین کا حصہ بنایا۔

8- **حقیقی مساوات کا قیام:** ریاست مدینہ میں قانون کی نگاہ میں امیر غریب، چھوٹے بڑے سب برابر تھے۔

9- **اسلامی ثقافت کو فروغ:** ریاست مدینہ بے حیائی، فحاشی و عریانی اور رقص و سرور سے مکمل پاک تھی۔ مدینہ میں مرد و زن کی مخلوط محفلیں، شراب نوشی اور ہر قسم کے نشے کو حرام اور قابل تعزیر جرم قرار دیا گیا۔ خواتین کو پردے کا پابند بنایا گیا۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- **طلبہ کو غزوۂ بدر کے بارے میں مزید معلومات فراہم کیجیے۔**

جواب: دیکھیے سوال نمبر 2

- **اسلام میں مالِ غنیمت کی تقسیم کا اصول سمجھائیں۔**

جواب: مالِ غنیمت کی تقسیم کا اصول

زمانہ جاہلیت میں طریقہ یہ تھا کہ جو مالِ غنیمت جس کے ہاتھ لگتا وہی اس کا مالک قرار پاتا یا پھر سپہ سالار تمام مال پر قبضہ کر لیتا۔ اسلام جو اصلاح کرنا چاہتا تھا اس میں یہ طریقہ بالکل نامناسب تھا، کیوں کہ پہلی صورت میں لوگوں کے درمیان جھگڑا ہوتا اور آپس کی لڑائی فتح کو شکست میں بدل دیتی اور اگر سارا مال سپہ سالار کا حق قرار دیا جاتا تو سپاہیوں کو چوری کی بیماری لگ جاتی اور وہ دشمن سے چھینے ہوئے مال کو چھپانے کی کوشش کرتے۔

قرآن مجید نے انفال کو اللہ اور رسول خاتم النبیین ﷺ کا مال قرار دے کر یہ اصول بنا دیا کہ تمام مالِ غنیمت لا کر امیر کے سامنے رکھ دیا جائے پھر آگے چل کر اس مال کی تقسیم کا قانون بنا دیا گیا کہ پانچواں حصہ اللہ کے کام اور اس کے غریب بندوں کی مدد کے لیے بیت المال میں رکھ لیا جائے اور باقی چار حصے اُس پوری فوج میں تقسیم کر دیے جائیں جو لڑائی میں شریک ہوئی ہو۔ اس طرح وہ دونوں خرابیاں دور ہو گئیں جو جاہلیت کے طریقے میں تھیں۔ اس کے بعد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مالِ غنیمت کو اللہ کے حکم کے مطابق مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔

- **طلبہ میں قرآنِ مجید کی تلاوت کے آداب کا مذاکرہ کرائیں۔**

جواب: عملی کام۔

- **سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے مرکزی مضامین پر خصوصی توجہ دیجیے۔**

جواب: عملی کام۔

- **قرآنی نصوص/متن سے متعلق سوال جواب کے ذریعے طلبہ کی استعداد میں اضافہ کیجیے۔**

جواب: عملی کام۔

- **سابقہ اسباق کے اعادے کا اصول اپنائیں۔**

جواب: عملی کام۔

- **طلبہ کو سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے تعارف، فضائل، مرکزی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے**

لیے تیار کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ کے منتخب الفاظ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ کے درج ذیل حصے کے بامحاورہ ترجمہ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے:

1- سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ، آیت 1 تا 4   2- سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ، آیت 15   3- سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ، آیت 45 تا 48

جواب: عملی کام۔

کیا آپ جانتے ہیں!

جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کی مخالفت کرتا ہے، اس کے لیے سخت عذاب الٰہی کی وعید ہے۔ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ کی آیت میں ارشادِ ربانی ہے:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی مخالفت کرتا ہے تو بے شک اللہ بہت سخت عذاب دینے والا ہے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

1- سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ قرآن کریم کی ترتیب کے اعتبار سے ہے:
(A) چھٹی سورت (B) ساتویں سورت (C) آٹھویں سورت (D) نویں سورت

2- انفال جمع ہے:
(A) نفل کی (B) تنفیل کی (C) نفعل کی (D) انفل کی

3- نفل کے لغوی معنی ہیں:
(A) نیکی (B) برتری (C) چھوٹی (D) زائد چیز

4- سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ میں انفال سے مراد ہے:
(A) جنگ کرنا (B) مال غنیمت (C) فتح (D) شکست

5- اسلام میں جہاد کا مقصد ہے:
(A) اللہ تعالیٰ کی رضا (B) مال غنیمت (C) دشمن پر رعب (D) سرحدوں کا وسیع کرنا

6- سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مالِ غنیمت کی تقسیم پر نازل کی گئی:
(A) غزوۂ بدر کے (B) غزوۂ اُحد کے (C) غزوۂ خندق (D) غزوۂ تبوک کے

7- سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ نازل ہوئی:
(A) 1 ہجری میں (B) 2 ہجری میں (C) 3 ہجری میں (D) 4 ہجری میں

8- سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ میں یوم الفرقان کہا گیا ہے:
(A) غزوۂ بدر کو (B) ہجرت حبشہ کو (C) ہجرت مدینہ کو (D) غزوۂ اُحد کو

9- فرقان کا معنی ہے:
(A) بہت اُونچا (B) بابرکت (C) فیصلہ کن (D) حق اور باطل کے درمیان فیصلہ

10- آپ خاتم النبیین ﷺ نے مکہ میں بعثت کا عرصہ گزارا:
(A) 10 سال (B) 12 سال (C) 13 سال (D) 14 سال

11- قبیلہ اوس کے سردار کا نام تھا:
(A) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (B) سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ (C) سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (D) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

12- غزوۂ بدر میں کفار قتل ہوئے:
(A) 60 (B) 65 (C) 70 (D) 80

13- غزوۂ بدر میں کفار کے لشکر کی قیادت کر رہا تھا:
(A) عتبہ (B) شیبہ (C) اُمیہ بن خلف (D) ابوجہل

14- حد سے بڑھ جانا فتنہ کا باعث ہے:
(A) ماں باپ کی محبت میں (B) دوستوں کی محبت میں (C) مال اور اولاد کی محبت میں (D) رشتہ داروں کی محبت میں

15- شیطان انسان کا دشمن ہے:
(A) جانی (B) بدترین (C) سخت ترین (D) کھلا

جوابات

1- (C)	2- (A)	3- (D)	4- (B)	5- (A)	6- (A)	7- (B)	8- (A)	9- (D)	10- (C)
11- (B)	12- (C)	13- (D)	14- (C)	15- (D)					

اضافی مختصر جوابی سوالات

1- انفال کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: انفال جمع ہے نفل کی، نفل زائد چیز کو کہتے ہیں اسی لیے مال غنیمت کو بھی انفال کہا گیا ہے۔

2- سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب: اس سورت میں مال غنیمت کی تقسیم کے احکام نازل ہوئے ہیں اس لیے اسے سورۃ الانفال کہتے ہیں۔

3- جہاد کا اصل مقصد کیا ہے؟

جواب: جہاد کا اصل مقصد آخرت کا اجر اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔

4- اسلام سے پہلے ہونے والی جنگوں میں مال غنیمت کیسے تقسیم کیا جاتا تھا؟

جواب: اسلام سے پہلے ہونے والی جنگوں میں جو مال جس کے ہاتھ آ جاتا وہ اُسی کا ہوتا تھا، اسی لیے بعض لوگ مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے جنگوں میں شامل ہو جاتے تھے۔

5۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کا سببِ نزول کیا تھا؟

جواب: غزوۂ بدر کے بعد جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے مالِ غنیمت کی تقسیم کے معاملہ پر سوال آیا تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال نازل فرمایا۔

6۔ غزوۂ بدر کو یوم الفرقان کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: غزوۂ بدر، کفر اور اسلام کا پہلا معرکہ تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح مبین سے نوازا اور کفار کو عبرت ناک شکست ہوئی۔ جس میں مسلمان ایک قوم اور قوت کے طور پر سامنے آئے۔ اس جنگ سے حق اور باطل میں فرق واضح ہو گیا۔ اس لیے اسے یوم الفرقان کہا جاتا ہے۔

7۔ سردارانِ مشرکین مکہ نے عبد اللہ بن ابی کو خط میں کیا لکھا؟

جواب: سردارانِ مشرکین نے عبد اللہ بن ابی رئیس المنافقین کو خط لکھا کہ تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو پناہ دے رکھی ہے اب تم انھیں پناہ دینے سے ہاتھ اٹھا لو ورنہ ہم تم پر حملہ کریں گے۔

8۔ ابو جہل نے قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کیا کہا؟

جواب: اوس قبیلے کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ گئے تو عین طواف کے دوران ابو جہل نے ان سے کہا کہ تم نے ہمارے دشمنوں کو پناہ دے رکھی ہے اور اگر تم ہمارے ایک سردار کی پناہ میں نہ ہوتے تو زندہ واپس نہیں جا سکتے تھے۔

9۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کو کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے ابو جہل سے کہا اگر تم ہمارے آدمیوں کو مکہ مکرمہ آنے سے روکو گے تو تمھارے شام کے تجارتی راستے بند کر دیے جائیں گے۔

10۔ ابو سفیان جس تجارتی قافلے کو شام سے لے کر آ رہا تھا اس کا مختصر حال لکھیں۔

جواب: ابو سفیان جس تجارتی قافلے کو شام سے لا رہا تھا اس میں مکہ کے ہر مرد و عورت کا حصہ تھا۔ یہ قافلہ شام سے سو فیصد نفع کما کر واپس آ رہا تھا۔ اس قافلے میں ایک ہزار اونٹ اور پچاس ہزار دینار کا سامان تھا۔ اس کی حفاظت کے لیے چالیس مسلح افراد ساتھ تھے۔

11۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کا مرکزی مضمون اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے آداب و فضائل کا بیان اور صلح و جنگ کے احکام کی وضاحت ہے۔

12۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کے مطابق انسان کی کامیابی کی ضمانت کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کے مطابق ظاہری وسائل کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد کرنا اور اپنے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا انسان کی کامیابی کی ضمانت ہے۔

13۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کے مطابق شکر کا جذبہ کیسے پیدا ہوتا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کے مطابق اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنے سے شکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

14۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کے مطابق کون سی چیز فتنہ کی باعث بنتی ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کے مطابق مال اور اولاد کی محبت میں حد سے بڑھ جانا فتنہ کا باعث ہے۔

15۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَال میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو دشمنوں کے مقابلے میں کیا حکم دیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَال میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو دشمنوں کے مقابلے کے لیے تیار رہنے اور ہر دور کے تقاضوں اور ضروریات کے مطابق جنگی ساز و سامان کی تیاری اور فراہمی کا حکم دیا ہے۔

16۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَال میں سچے ایمان والے کن لوگوں کو کہا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَال میں ان لوگوں کو سچے ایمان والے کہا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت اور اس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور آپس میں بھائی چارے اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

17۔ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور آپس کے تعلقات درست رکھو۔

18۔ وَعَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور وہ اپنے رب پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔

19۔ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجے ہیں۔

20۔ فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

21۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

22۔ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور وہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے۔

23۔ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ: تعارف اور خصوصیات

حاصلاتِ تعلم

اس سورۂ مبارکہ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں کہ:

1- تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
2- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کا تعارف کروا سکیں۔
3- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
4- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
5- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کی امتحان کے لیے منتخب آیات کا بامحاورہ ترجمہ سیکھ کر جائزہ کے قابل ہو سکیں۔
6- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔

سوال 1: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کا تعارف اور خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کا تعارف

سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ قرآنِ مجید کی ترتیب کے اعتبار سے نویں سورت ہے، اس میں ایک سو انتیس (129) آیات اور سولہ (16) رکوع ہیں۔ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ مدنی سورت ہے جو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے آخری دور میں غزوۂ تبوک کے بعد نازل ہوئی۔ اس میں منافقین کی حرکات پر تنبیہ، غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے والوں پر زجر و توبیخ، اور اُن صادق الایمان لوگوں پر ملامت کے ساتھ معافی کا اعلان ہے جو اپنے ایمان میں سچے تو تھے مگر جہاد فی سبیل اللہ میں حصہ لینے سے باز رہے تھے۔ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ میں غزوۂ تبوک کے حالات و واقعات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

وجہ تسمیہ

مفسرین نے اس سورت کے مختلف نام ذکر کیے ہیں لیکن زیادہ مشہور دو نام ہیں: 1- سورۃ التوبۃ 2- سورۃ البراءۃ

اس سورت کو سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی توبہ قبول ہونے کا ذکر ہے جو غزوۂ تبوک کی مہم میں شریک نہ ہو سکے اور بعد میں انھوں نے اپنی اس غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے سچی توبہ کی۔

سورۃ البراءۃ اس لیے کہا جاتا ہے کہ برأت کے معنیٰ کسی سے بری، بے زار، قطع تعلق اور دست بردار ہونا ہے۔ اس سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے بری الذمہ ہونے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ مشرکین سے بری اور قطع تعلق ہیں۔

سورۃ التوبہ میں واحد سورت ہے جس کی ابتدا میں مسلمانوں کو منافقین سے نجات دینے کی بھی بات کی گئی ہے، کیوں کہ اس سورت میں منافقین کی سزا کے متعلق آیت نازل ہوئی، جس کے نتیجہ میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے کئی منافقین کو نام لے کر مسجدِ نبوی سے نکال دیا اور عذابِ قبر سے پہلے ہی ذلت و رسوائی ان کا مقدر بن گئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ نہ لکھنے کی وجہ

سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کی ابتداء میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نہیں لکھی جاتی۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے

نیز اس کے آغاز میں بسم اللہ نہیں لکھوائی تھی اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی نہیں لکھی اور بعد کے لوگ بھی اسی کی پیروی کرتے رہے۔ بسم اللہ نہ لکھنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ اس سورت کا نزول امان کا حکم اٹھالینے کے لیے ہوا اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ امان کی تفہیم ہے۔

سوال 2: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کی روشنی میں غزوۂ تبوک پر نوٹ لکھیں۔

جواب: پس منظر

فتح مکہ اور غزوۂ حنین کے بعد اسلام بڑی تیزی کے ساتھ پورے جزیرہ عرب میں پھیلنا شروع ہو گیا۔ لوگ گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اسلام دشمن قوتوں نے واضح طور پر اپنے آپ کو خطرے میں محسوس کیا۔ عرب کے سرحدی قبائل نے اسلام کا راستہ روکنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لیے روم کے بادشاہ ہرقل سے مدد مانگی۔

غزوۂ موتہ میں تین ہزار کے اسلامی لشکر نے دو لاکھ عیسائی فوج کو شکستِ فاش دی۔ ہرقل قیصرِ روم نے اسلام کی اُبھرتی ہوئی قوت کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا اور شام کے عیسائی خاندان کو اس مہم پر مقرر کیا۔ ہرقل نے چالیس ہزار کا ایک لشکر اس مقصد کے لیے روم سے روانہ کیا جس میں اردگرد کے مسیحی قبائل بھی موجود تھے۔ شام کی طرف سے آنے والے ایک تجارتی قافلے کے ذریعے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو خبر ملی کہ شام کے عیسائی حاکم نے رومیوں کی مدد سے شام کی سرحد پر فوجیں جمع کر لی ہیں۔ وہ مدینہ منورہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

مسلمانوں کے لیے سخت آزمائش

مسلمانوں کے لیے یہ وقت سخت آزمائش کا تھا۔ گزشتہ سال فصل کم ہوئی تھی اور قحط نے سب کچھ تباہ کر دیا تھا۔ اب جب جہاد کا حکم ہوا تو فصل بالکل تیار اور پکی ہوئی تھی۔ موسم انتہائی گرم تھا۔ مسافت کی دوری اور راستے کی دشواری بھی پریشان کن تھی۔ سواریوں اور سامان کی بھی شدید کمی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لیے قرآن مجید میں غزوۂ تبوک کو ''جیش العسرۃ'' یعنی ایک مشکل گھڑی والا غزوہ قرار دیا۔

ان مشکل حالات میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اعلانِ جہاد فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ ملکِ شام جا کر قیصرِ روم کی افواج سے مقابلہ کرنا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اگر یہ اقدام نہ فرماتے تو اسے اسلام اور مسلمانوں کی کمزوری سمجھا جاتا۔ منافقین نے مسلمانوں کو بد دل کرنے کی بھرپور کوشش کی، لیکن وہ اپنے مذموم ارادے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے دیگر غزوات کے برعکس غزوۂ تبوک کے لیے عام اعلان فرمایا۔ پہلے اسلام کے زیرِ اثر علاقوں میں قاصد بھجوائے تاکہ مسلمان پوری طاقت کے ساتھ نکلیں۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے یہ فرمان پہنچایا کہ جہاں تک ہو سکے مال و اسباب کے ساتھ اس غزوہ میں شریک ہوں۔ انتہائی گرم موسم اور سختیوں کے باوجود مسلمانوں پر شوقِ جہاد اور جذبہ شہادت غالب رہا۔

منافقین کا واضح کردار

اس موقع پر منافقین اپنے رویے کی وجہ سے بالکل نمایاں ہو گئے۔ ان کی سازشیں اور منافقانہ حرکتیں بے نقاب ہو گئیں۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی کو اس کے تمام منافق ساتھیوں سمیت لشکر سے نکال باہر کیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایثار

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے لشکر کی تیاری کے لیے مسلمانوں کو دل کھول کر عطیات دینے کی ترغیب دی۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی طاقت سے بڑھ کر مالی قربانی دی۔ یہ وہی غزوہ ہے جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے دیا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنا نصف مال لے کر آئے۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ ایک سو اوقیہ سونا لے کر آئے۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کا

فرمان سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر تشریف لے گئے اور ایک ہزار دینار لا کر حضور نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیے۔ اہل ایمان نے اپنی طاقت سے بڑھ کر ایثار کا مظاہرہ کیا اور پکی ہوئی فصلوں کو چھوڑ کر نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

اسلامی لشکر کی روانگی

ماہ رجب المرجب نو ہجری میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکتیس ہزار مجاہدین کے ساتھ ملکِ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ ان میں دس ہزار سوار بھی تھے۔ سواریوں کی کمی کی وجہ سے ایک اُونٹ پر باری باری بہت سے لوگ سوار ہوتے۔ اسلامی لشکر نے پانچ سو میل کا فاصلہ بڑی مشکل کے ساتھ طے کیا۔ تبوک پہنچ کر معلوم ہوا کہ رُومی فوج اِدھر اُدھر بکھر گئی ہے اور اس نے مسلمانوں سے لڑائی مول لینے کا خیال دل سے نکال دیا ہے۔

مسلمانوں کی فوج بیس دن تک مقامِ تبوک میں ٹھہری رہی لیکن کوئی مقابلہ نہ ہوا۔ پھر نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مجاہدین کو واپس مدینہ منورہ روانگی کا حکم دے دیا۔

غزوۂ تبوک کے نتائج

غزوۂ تبوک کے لیے مسلمانوں کی جنگی مہم جوئی نے اسلامی دعوت کو بہت قوت پہنچائی۔ مسلمانوں کا عزم اور ہمت دیکھ کر کافروں کے حوصلے پست ہو گئے۔ یہ دیکھ کر رُوم کا بادشاہ ہرقل بہت مرعوب ہوا۔ ایلہ کے رئیس یوحنا نے جزیہ دینا قبول کیا۔ تمام حاکموں نے جزیہ دینے اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیرِ سایہ رہنے پر آمادگی ظاہر کی۔ یہ مسلمانوں کی بہت بڑی فتح تھی۔

مسلمانوں کو غزوۂ تبوک کی تیاری سے یہ اندازہ ہو گیا کہ وہ رُوم اور ایران جیسی حکومتوں کا مقابلہ بھی کر سکتے ہیں۔ اردگرد کے سرحدی علاقوں کے ساتھ ساتھ عرب کے اندر اور باہر مسلمانوں کی فوجی قوت کی دھاک بیٹھ گئی۔

کیا آپ جانتے ہیں!

نبی مکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی بھی حوالے سے توہین کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب کی وعید ہے۔ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کی آیت 61 میں ارشادِ ربانی ہے:

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اذیت پہنچاتے ہیں، اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔

سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ: بنیادی مضامین اور اہم نِکات

سوال 3: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کے بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: مرکزی مضمون

سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کا مرکزی مضمون "مشرکین سے اعلان برأت یعنی لاتعلقی کا اظہار، کفار کا حرم شریف سے نکالا جانا اور منافقین کی رسوائی" ہے۔

بنیادی مضامین

1- **مشرکین سے بےزاری کا اعلان**

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے مشرکوں سے بےزاری اور آئندہ انھیں بیت اللہ کے قریب

نہ آنے دینے کا اعلان ہے۔

2- **مشرکین سے معاہدے کی مشروط پاسداری**

مومنوں کو حکم دیا گیا کہ تم مشرکین سے جو معاہدے کر چکے ہو ان کو اسی صورت میں پورا کرنا ہے اگر مشرکین بھی پورا کریں اور اگر وہ معاہدہ توڑتے ہیں تو کوئی رعایت نہ برتی جائے اسی طرح جب معاہدے کی مدت پوری ہو جائے اس کے بعد بھی کوئی رعایت نہ برتی جائے۔

3- **مسجد کی تعمیر کے لیے ایمان کی شرط**

مسجد کی تعمیر اور نگرانی کے لیے ایمانِ کامل کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

4- **مہاجرین اور مجاہدین کی فضیلت**

رکوع نمبر 3 میں ان مومنوں کو جنت کی بشارت اور اللہ کی رضا کا اعلان سنایا گیا جنھوں نے ہجرت کی اور جہاد کی راہ میں اپنا مال اور جان پیش کی۔

6- **غزوۂ حنین کا تذکرہ**

آیت نمبر 27 میں مومنوں کو یاد دلایا گیا کہ جب غزوۂ حنین میں تم نے اپنی کثرت پر ناز کیا تو تمھاری کثرت تمھارے کام نہ آسکی۔

7- **یہود و نصاریٰ کے شرکیہ عقائد**

رکوع نمبر 5 میں یہود و نصاریٰ کا پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانے کا بیان ہے۔

8- **مال و زر جمع کرنے پر وعید**

آیت نمبر 34، 35 میں مال و زر کو جمع کرنے والوں کی مذمت کی گئی اور انھیں قیامت کے روز سخت عذاب کی وعید سنائی گئی۔

9- **مشرکین کا حرمت والے مہینوں میں ردّوبدل**

مشرکین کی طرف سے حرمت والے مہینوں میں اپنی مرضی سے ردّوبدل کرنے کو کفر قرار دیا گیا ہے۔

10- **قتال فی سبیل اللہ کی ترغیب**

اہل ایمان کو قتال فی سبیل اللہ کے لیے اُبھارا گیا ہے اور منافقین کی سرزنش کی گئی ہے۔

11- **یارِ غار کا تذکرہ**

دورانِ ہجرت غارِ ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت کا تذکرہ ہے۔

12- **منافقین کی ریشہ دوانیوں اور شرارتوں کا تذکرہ**

منافقین کی مذمت کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی سازشیں اور منافقانہ حرکتیں بھی بےنقاب کی گئی ہیں۔

13- **دنیا سے بےرغبتی کی ترغیب**

رکوع نمبر 7 میں مومنوں کو ترغیب دی گئی کہ وہ دنیا کو حسرت کی نگاہ سے نہ دیکھیں بلکہ اللہ کی عطا پر راضی ہو جائیں۔ اگر وہ راضی ہو جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسول انھیں کافی ہوگا۔

14- **مصارفِ زکوٰۃ کا بیان**

آیت نمبر 60 میں زکوٰۃ کے درج ذیل آٹھ مصارف بیان کیے گئے ہیں:

1- فقراء 2- مساکین 3- عاملین (زکوٰۃ کے محکمے کے ملازمین) 4- تالیفِ قلب
5- رقاب 6- غارمین (قرض دار) 7- فی سبیل اللہ 8- ابن السبیل (مسافر)

15- منافقین کے لیے استغفار کی ممانعت

رکوع نمبر 10، 11 میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ اور مومنین کو ہدایت کی گئی کہ وہ منافقین کے جنازے میں شرکت نہ کریں اور نہ ہی ان کے لیے دعائے مغفرت کریں اللہ انھیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔

16- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توبہ کی قبولیت

آخر میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توبہ کی قبولیت کا ذکر ہے جنھوں نے غزوۂ تبوک میں جانے کا ارادہ کیا تھا لیکن کسی وجہ سے جا نہ سکے تھے اللہ نے ان کے لیے معافی کا اعلان کر دیا۔

17- صفاتِ محمدیہ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ) کا بیان

جہاد اور علم کی فضیلت کے بیان کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کی صفاتِ عالیہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

سوال 4: سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ کے اہم علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب: سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ کے مطالعہ سے جو علمی اور عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

1- دشمنوں میں بھی اگر کچھ لوگ عہد پر قائم ہوں تو ان کا لحاظ کرنا چاہیے، ان کے ساتھ عہد شکنی کرنے والوں جیسا سلوک نہیں کرنا چاہیے۔ (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ :4تا7)

2- حالتِ کفر سے اسلام میں آ جانے والے مسلمانوں کے بھائی بن جاتے ہیں، وہ حقوق میں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ برابر کا حق رکھتے ہیں۔ (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ :11)

3- سچے اہل ایمان اللہ تعالیٰ کا ہی خوف رکھتے ہیں، وہ اہلِ باطل اور مخلوق سے خوف زدہ نہیں ہوتے۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مخلوق سے بے خوف کر دیتا ہے۔ (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ :13)

4- مومنو! تم دشمنانِ اسلام سے جنگ کرو اللہ تعالیٰ تمھارے ہاتھوں انھیں عذاب دے گا، انھیں ذلیل و رسوا کرے گا اور تمھاری مدد کرے گا۔ (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ :14)

5- اللہ تعالیٰ، حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ اور اہلِ ایمان کے سوا کسی کو راز دار نہ بناؤ۔ (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ :16)

6- مسجدوں کو آباد کرنا اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان رکھنے والوں کے حصے میں ہے۔ (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ :18)

7- حاجیوں کو پانی پلانا اور بیت اللہ کی خدمت کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ :19)

8- مومنو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ :23)

9- مفلسی سے نہ ڈرو اللہ تعالیٰ تمھیں اپنے فضل سے دولت مند کرے گا۔ (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ :28)

10- اللہ نے دینِ اسلام کو غالب کرنے کا وعدہ کیا ہے اس لیے غلبہ دین کے لیے کوشاں رہو اور اس سلسلے میں مشرکوں کی پروا نہ کرو۔ (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ :33)

11- کثرت سے مال جمع نہ کرو قیامت کے دن (حرام ذرائع سے حاصل کردہ) مال سونا، چاندی تپا کر اس سے پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔ (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ :35)

12- آخرت کے بدلے اس فانی زندگی کو ترجیح نہ دو آخرت کے مقابلے میں اس دنیا کی زندگی تو نہایت ہی حقیر ہے۔ (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ :38)

13- اہل ایمان کا کامل بھروسا اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی فیصلہ ہو وہ اس پر راضی رہتے ہیں۔ (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ :51)

14- وہ لوگ جو دوسروں کو تکلیف پہنچاتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب کی وعید ہے۔ (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ :61)

15- اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ منافقانہ طرزِ عمل ہے کہ بندہ مال کے حصول اور رزق کی فراوانی کے لیے تو دعائیں کرے لیکن جب اللہ تعالیٰ اسے مال اور خوش حالی عطا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ذمہ داری فراموش کر دے۔ (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ :76،75)

16- اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کی نگہبانی فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کو جب کوئی تکلیف پہنچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرماتا ہے۔ (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ :79)

17- منافق جہاد اور نیکی کے کاموں میں پیچھے رہنا پسند کرتے ہیں۔ (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ :88،87)

کیا آپ جانتے ہیں؟

رسول پاک خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کی دعا بھی شفاعت ہے۔ سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ کی آیت 103 میں ارشادِ ربانی ہے:

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

ترجمہ: اور اُن کے حق میں دعائیں فرمائیں، بے شک آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ) کی دعا اُن کے لیے (باعث) تسکین ہے اور اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔

(۹) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۳)

سورۂ توبہ مدنی ہے (آیات:۱۲۹/رکوع:۱۶)

نوٹ: سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کی آیات مبارکہ ۲۴، ۳۸ تا ۴۱، ۶۰، ۷۱، ۷۲، ۱۰۰، ۱۱۹، ۱۲۸ اور ۱۲۹ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے گا۔

سورۃ التوبہ: آیت ۲۴

قُلْ	اِنْ	كَانَ	اٰبَآؤُكُمْ	وَاَبْنَآؤُكُمْ	وَاِخْوَانُكُمْ	وَاَزْوَاجُكُمْ	وَعَشِيْرَتُكُمْ	وَاَمْوَالُ
کہہ دیں	اگر	ہوں	تمھارے باپ	اور تمھارے بیٹے	اور تمھارے بھائی	اور تمھاری بیویاں	اور تمھارے کنبے	اور مال

آپ فرما دیجیے (مسلمانو!) اگر تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے اور تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں اور تمھارا کنبہ اور وہ مال

اقْتَرَفْتُمُوْهَا	وَتِجَارَةٌ	تَخْشَوْنَ	كَسَادَهَا	وَمَسٰكِنُ	تَرْضَوْنَهَآ	اَحَبَّ
جو تم نے کمائے	اور تجارت	تم ڈرتے ہو	اس کا خسارہ	اور گھر	جو تم پسند کرتے ہو	زیادہ پیاری

جو تم نے خود کمائے ہیں اور وہ تجارت جس میں خسارے سے تم ڈرتے ہو اور وہ گھر جنھیں تم پسند کرتے ہو (اگر یہ سب) تمھیں زیادہ محبوب ہیں

اِلَيْكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	وَرَسُوْلِهٖ	وَجِهَادٍ	فِيْ سَبِيْلِهٖ	فَتَرَبَّصُوْا	حَتّٰى
تمھارے لیے (تمھیں)	اللہ سے	اور اس کا رسول	اور جہاد	اس کی راہ میں	انتظار کرو	یہاں تک کہ

اللہ سے اور اُس کے رسول (ﷺ) سے اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ

يَاْتِيَ	اللّٰهُ	بِاَمْرِهٖ	وَاللّٰهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ	الْفٰسِقِيْنَ
آجائے	اللہ	اس کا حکم	اور اللہ	ہدایت نہیں دیتا	لوگ	نافرمان

اللہ اپنا حکم (عذاب) لے آئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

سورۃ التوبہ: آیات ۳۸ تا ۴۱

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مَا لَكُمْ	اِذَا قِيْلَ	لَكُمُ	انْفِرُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ
اے	جو لوگ ایمان لائے (مومن)	تمھیں کیا ہوا	جب کہا جاتا ہے	تمھیں	نکلو	میں	اللہ کی راہ

اے ایمان والو! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلو

اثَّاقَلْتُمْ	اِلَى الْاَرْضِ	اَرَضِيْتُمْ	بِالْحَيٰوةِ	الدُّنْيَا	مِنَ	الْاٰخِرَةِ	فَمَا	مَتَاعُ
تم گرے جاتے ہو	زمین کی طرف	کیا تم نے پسند کرلیا	زندگی کو	دنیا	سے (مقابلہ)	آخرت	سو نہیں	سامان

(تو) تم بوجھل ہو کر زمین کی طرف جھک جاتے ہو کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی پسند کر لی ہے؟

الْحَيٰوةِ	الدُّنْيَا	فِي	الْاٰخِرَةِ	اِلَّا	قَلِيْلٌ	اِلَّا تَنْفِرُوْا	يُعَذِّبْكُمْ	عَذَابًا
زندگی	دنیا	میں	آخرت	مگر	تھوڑا	اگر نہ نکلو گے	تمھیں عذاب دے گا	عذاب

دنیوی زندگی کی متاع تو آخرت کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ اگر تم نہیں نکلو گے تو وہ (اللہ) تمھیں درد ناک عذاب دے گا

اَلِيْمًا	وَّ	يَسْتَبْدِلْ	قَوْمًا	غَيْرَكُمْ	وَلَا تَضُرُّوْهُ	شَيْـًٔا	وَاللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
درد ناک	اور	بدلہ میں لے آئے گا	اور قوم	تمھارے سوا	اور نہ بگاڑ سکو گے اس کا	کچھ بھی	اور اللہ	ہر چیز پر

اور تمھاری جگہ (کسی) دوسری قوم کو لے آئے گا اور تم اُس (اللہ) کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح

قَدِيْرٌ	اِلَّا تَنْصُرُوْهُ	فَقَدْ نَصَرَهُ	اللّٰهُ	اِذْ اَخْرَجَهُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	ثَانِيَ
قدرت رکھنے والا	اگر تم مدد نہ کرو گے اس کی	تو البتہ اس کی مدد کی ہے	اللہ	جب اس کو نکالا	وہ لوگ	جو کافر ہوئے (کافر)	دوسرا

قادر ہے۔ اگر تم نے ان (رسول ﷺ) کی مدد نہیں کی تو (کیا ہوا) یقیناً اللہ تو اُن کی مدد کر چکا ہے اُس وقت جب اُنھیں کافروں نے (مکہ سے) نکال دیا تھا

اثْنَيْنِ	اِذْ هُمَا	فِي الْغَارِ	اِذْ يَقُوْلُ	لِصَاحِبِهٖ	لَا تَحْزَنْ	اِنَّ	اللّٰهَ	مَعَنَا
دو میں	جب وہ دونوں	غار میں	جب وہ کہتے تھے	اپنے ساتھی سے	گھبراؤ نہیں	یقیناً	اللہ	ہمارے ساتھ

(وہ) ان دو میں سے دوسرے تھے جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے جب وہ اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے غم نہ کرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے

فَاَنْزَلَ	اللّٰهُ	سَكِيْنَتَهٗ	عَلَيْهِ	وَاَيَّدَهٗ	بِجُنُوْدٍ	لَّمْ تَرَوْهَا	وَجَعَلَ	كَلِمَةَ
تو نازل کی	اللہ	اپنی تسکین	اس پر	اور اس کی مدد کی	ایسے لشکروں سے	جو تم نے نہیں دیکھے	اور کردی	بات

پھر اللہ نے اُن پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور اُن کی ایسے لشکروں سے مدد فرمائی جنھیں تم نے نہ دیکھا اور اس نے

الَّذِيْنَ	كَفَرُوا	السُّفْلٰى	وَكَلِمَةُ اللّٰهِ	هِيَ	الْعُلْيَا	وَاللّٰهُ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ
وہ لوگ جو	انھوں نے کفر کیا (کافر)	پست (نیچی)	اور اللہ کا کلمہ	وہ	بالا	اور اللہ	غالب	حکمت والا

کافروں کی بات کو پست کر دیا اور اللہ کا کلمہ ہی سب سے بلند ہے اور اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

اِنْفِرُوْا	خِفَافًا	وَّثِقَالًا	وَّجَاهِدُوْا	بِاَمْوَالِكُمْ	وَاَنْفُسِكُمْ
تم نکلو	ہلکا۔ ہلکے	اور بھاری	اور جہاد کرو	اپنے مالوں سے	اور اپنی جانوں

(اللہ کی راہ میں) نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے

فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ كُنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ
میں	اللہ کی راہ	یہ تمھارے لیے	بہتر	تمھارے لیے	اگر تم ہو	جانتے ہو

اللہ کی راہ میں جہاد کرو یہ تمھارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھو۔

سورۃ التوبہ: آیت ۶۰

اِنَّمَا	الصَّدَقٰتُ	لِلْفُقَرَآءِ	وَالْمَسٰكِيْنِ	وَالْعٰمِلِيْنَ	عَلَيْهَا	وَالْمُؤَلَّفَةِ
صرف	زکوٰۃ	مفلس (جمع)	مسکین (جمع) محتاج	اور کام کرنے والے	اس پر	اور الفت دی جائے

بے شک زکوٰۃ تو (صرف) فقرا اور مسکینوں اور اس (کی تحصیل و تقسیم) پر مامور کارکنان اور (اُن کے لیے ہے) جن کی تالیف

قُلُوْبُهُمْ	وَفِي	الرِّقَابِ	وَالْغٰرِمِيْنَ	وَفِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ
ان کے دل	اور میں	گردنوں (کے چھڑانے)	تاوان بھرنے والے، قرض دار	اور میں	اللہ کی راہ

قلب (مطلوب) ہو اور غلاموں کی آزادی میں اور قرض داروں اور اللہ کی راہ میں

وَابْنِ السَّبِيْلِ	فَرِيْضَةً	مِّنَ اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ۝
اور مسافر	فریضہ (ٹھہرایا ہوا)	اللہ سے	اور اللہ	علم والا	حکمت والا

اور مسافروں کے لیے ہے یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

سورۃ التوبہ: آیات ۷۱، ۷۲

وَالْمُؤْمِنُوْنَ	وَالْمُؤْمِنٰتُ	بَعْضُهُمْ	اَوْلِيَآءُ	بَعْضٍ	يَأْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَيَنْهَوْنَ
اور مومن مرد (جمع)	اور مومن عورتیں	ان میں سے بعض	دوست (جمع)	بعض	وہ حکم دیتے ہیں	بھلائی کا	اور روکتے ہیں

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں

عَنِ الْمُنْكَرِ	وَيُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَيُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ	وَيُطِيْعُوْنَ	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	اُولٰٓئِكَ
برائی سے	اور وہ قائم کرتے ہیں	نماز	اور ادا کرتے ہیں	زکوٰۃ	اور اطاعت کرتے ہیں	اللہ	اور اس کا رسول	وہی لوگ

اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں

سَيَرْحَمُهُمُ	اللّٰهُ	اِنَّ اللّٰهَ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ۝	وَعَدَ	اللّٰهُ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَالْمُؤْمِنٰتِ
کہ ان پر رحم کرے گا	اللہ	بے شک اللہ	غالب	حکمت والا	وعدہ دیا	اللہ	مومن مرد (جمع)	اور مومن عورتیں

کہ عنقریب اللہ اُن پر رحم فرمائے گا بے شک اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اللہ نے مومن مردوں سے اور مومن عورتوں سے وعدہ فرمایا ہے

جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	وَمَسٰكِنَ	طَيِّبَةً	فِيْ
جنتیں	جاری ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہیں گے	ان میں	اور مکانات	پاکیزہ	میں

ایسے باغات کا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں (وہ) ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور پاکیزہ مکانوں کا

جَنّٰتِ عَدْنٍ	وَرِضْوَانٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	اَكْبَرُ	ذٰلِكَ	هُوَ	الْفَوْزُ	الْعَظِيْمُ ۝
رہنے کے باغات	اور خوشنودی	سے	اللہ	سب سے بڑی	یہ	وہ	کامیابی	بڑی

ہمیشہ رہنے کے باغات میں اور اللہ کی طرف سے رضامندی (جو) سب (نعمتوں) سے بڑھ کر ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

سورۃ التوبہ: آیت ۱۰۰

وَالسّٰبِقُوْنَ	الْاَوَّلُوْنَ	مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ	وَالْاَنْصَارِ	وَالَّذِيْنَ	اتَّبَعُوْهُمْ	بِاِحْسَانٍ
اور سبقت کرنے والے	سب سے پہلے	مہاجرین سے	اور انصار	اور جن لوگوں	انھوں نے پیروی کی	نیکی کی ساتھ

اور مہاجرین اور انصار میں سے (ایمان لانے میں) جن لوگوں نے سب سے پہلے سبقت کی اور وہ لوگ جنھوں نے نیکی (اور اخلاص) کے ساتھ اُن کی پیروی کی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ	وَرَضُوْا عَنْهُ	وَاَعَدَّ	لَهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	تَحْتَهَا
راضی ہوا اللہ ان سے	اور وہ راضی ہوئے اس سے	اور تیار کیا اس نے	ان کے لیے	باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے

اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے اور اُس نے اُن کے لیے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ	اَبَدًا	ذٰلِكَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝
نہریں	ہمیشہ رہیں گے	ان میں	ہمیشہ	یہ	بڑی کامیابی

نہریں بہتی ہیں (وہ) اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ عظیم کامیابی ہے۔

سورۃ التوبہ: آیت ۱۱۹

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اتَّقُوا اللّٰهَ	وَكُوْنُوْا	مَعَ	الصّٰدِقِيْنَ ۝
اے	جو لوگ ایمان لائے (مومن)	ڈرو اللہ سے	اور ہو جاؤ	ساتھ	سچے لوگ

اے ایمان والو! اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

سورۃ التوبہ: آیات ۱۲۸، ۱۲۹

لَقَدْ جَآءَكُمْ	رَسُوْلٌ	مِّنْ	اَنْفُسِكُمْ	عَزِيْزٌ	عَلَيْهِ	مَا عَنِتُّمْ
البتہ تمھارے پاس آیا	ایک رسول	سے	تمھاری جانیں (تم)	گراں	اس پر	جو تمھیں تکلیف پہنچے

یقیناً تمھارے پاس تم ہی میں سے ایک (عظمت والے) رسول (خاتم النبیین ﷺ) تشریف لائے ہیں اُن پر تمھارا مشقت میں پڑنا بہت گراں گزرتا ہے

حَرِيْصٌ	عَلَيْكُمْ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ	رَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ ۝	فَاِنْ تَوَلَّوْا	فَقُلْ
حریص (بہت خواہش مند)	اس پر	مومنوں پر	شفیق	نہایت مہربان	پھر اگر وہ منہ موڑیں	تو کہہ دیں

تمھارے لیے (بھلائی کے) بہت خواہش مند ہیں مومنوں کے ساتھ بہت شفقت فرمانے والے نہایت رحم فرمانے والے ہیں۔ پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو آپ (خاتم النبیین ﷺ) فرما دیجیے

حَسْبِيَ اللّٰهُ	لَآ اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ	عَلَيْهِ	تَوَكَّلْتُ	وَهُوَ	رَبُّ	الْعَرْشِ	الْعَظِيْمِ ۝
مجھے اللہ کافی ہے	نہیں کوئی معبود	اس کے سوا	اس پر	میں نے بھروسا کیا	اور وہ	مالک	عرش	عظیم

میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اُسی پر بھروسا کیا اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

نوٹ: سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ، پس منظر، مرکزی خیال، مضامین، علمی و عملی نِکات، آیت نمبر 38،24 تا 41،60،71،72،100،119،128 اور 129 کا بامحاورہ ترجمہ اور منتخب ذخیرۂ الفاظِ قرآنی کے معانی گیارھویں جماعت کے امتحانات کا نصاب ہیں۔ ان کی روشنی میں کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے گا۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِقْتَرَفْتُمُوْهَا	تم نے انھیں کمایا	كَسَادَهَا	اس کا خسارہ
اِنْفِرُوْا	تم نکلو	اِثَّاقَلْتُمْ	تو بوجھل ہو جاتے ہو
مَتَاعُ	سامان، فائدہ	يَسْتَبْدِلْ	وہ بدل کر لے آئے گا
ثَانِيَ اثْنَيْنِ	دو میں سے دوسرے	لَا تَحْزَنْ	غم نہ کرو
اَيَّدَهٗ	اس کی مدد فرمائی	جُنُوْدٌ	لشکروں
كَلِمَةَ	بات	السُّفْلٰى	پست
الْعُلْيَا	اونچی، بالا	خِفَافًا	ہلکا
ثِقَالًا	بوجھل	اَوْلِيَاءُ	دوست
يَاْمُرُوْنَ	وہ حکم دیتے ہیں	يَنْهَوْنَ	وہ روکتے ہیں
سَيَرْحَمُهُمْ	ان پر ضرور رحم فرمائے گا	مَسٰكِنَ	مکان
السّٰبِقُوْنَ	سبقت کرنے والے	اِتَّبَعُوْهُمْ	ان کی پیروی کی
رَضِيَ	راضی ہوا	اَعَدَّ	اس نے تیار کیے ہیں
اَبَدًا	ہمیشہ	عَزِيْزٌ عَلَيْهِ	ان پر بہت گراں گزرتا ہے
مَا عَنِتُّمْ	تمھارا مشقت میں پڑنا	حَرِيْصٌ	خواہش مند ہیں
فَاِنْ تَوَلَّوْا	پھر اگر وہ منہ موڑ لیں	حَسْبِيَ اللّٰهُ	میرے لیے اللہ ہی کافی ہے

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کی آیات کی تعداد ہے:

(الف) 75 (ب) 129 (ج) 200 (د) 286

(ii) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کا دوسرا نام ہے:

(الف) سُوْرَةُ الْمَلٰٓئِكَةِ (ب) سُوْرَةُ الْاِسْرَاء (ج) سُوْرَةُ الْعُقُوْدِ (د) سُوْرَةُ الْبَرَاءَةِ

(iii) غزوۂ تبوک میں مسلمانوں کا مقابلہ تھا:

(الف) عیسائیوں سے (ب) مشرکین سے (ج) یہودیوں سے (د) منافقین سے

(iv) جس سورت کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ نہیں ہے:

(الف) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ (ب) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ (ج) سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ (د) سُوْرَةُ النَّمْلِ

(v) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ نازل ہوئی:

(الف) فتح مکہ کے بعد (ب) صلح حدیبیہ کے بعد (ج) غزوۂ احد کے بعد (د) غزوۂ تبوک کے بعد

(vi) غزوۂ تبوک میں مسلمانوں کا مقابلہ تھا:

(الف) ایرانیوں کا لشکر (ب) یہودیوں کا لشکر (ج) مکہ والوں کا لشکر (د) رومیوں کا لشکر

(vii) مسجد کی تعمیر اور نگرانی کے لیے شرط ہے:

(الف) ایمان کامل (ب) تاجر ہونا (ج) مال دار ہونا (د) صاحب علم ہونا

(viii) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ میں تفصیلی ذکر ہے:

(الف) جنگ یرموک کا (ب) فتح مکہ کا (ج) غزوۂ تبوک کا (د) جنگ موتہ کا

(ix) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ میں ذکر ہے:

(الف) عرفات کا (ب) حدیبیہ کا (ج) غارِ ثور کا (د) غارِ حرا کا

(x) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ میں سازشیں بے نقاب کی گئی ہیں:

(الف) منافقین کی (ب) یہودیوں کی (ج) عیسائیوں کی (د) مشرکین کی

جوابات

(i) 129	(ii) سورۃ البراءۃ	(iii) عیسائیوں سے	(iv) سورۃ التوبہ	(v) غزوۂ تبوک کے بعد
(vi) رومیوں کا لشکر	(vii) ایمان کامل	(viii) غزوۂ تبوک کا	(ix) غارِ ثور	(x) منافقین کی

سوال 2: مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کو سورۃ البراءۃ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کو سورۃ البراءۃ اس لیے کہا جاتا ہے کہ براءت کے معنی کسی سے بری، بیزار، قطع تعلق اور دست بردار ہونا ہے۔ اس سورت کے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے بری الذمہ ہونے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ مشرکین سے بری اور قطع تعلق ہیں۔

(ii) غزوۂ تبوک میں منافقین کا کیا کردار تھا؟

جواب: غزوۂ تبوک کے موقع پر منافقین اپنے رویے کی وجہ سے بالکل نمایاں ہو گئے۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی کو اس کے تمام منافق ساتھیوں سمیت لشکر سے نکال باہر کیا۔

(iii) غزوۂ تبوک کا سبب کیا تھا؟

جواب: عرب کے سرحدی قبائل نے اسلام کا راستہ روکنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لیے روم کے بادشاہ ہرقل سے مدد مانگی۔ غزوۂ موتہ میں دو لاکھ عیسائی فوج، تین ہزار مسلمانوں کا کچھ نہ بگاڑ سکی تھی۔ ہرقل قیصر روم نے اسلام کی اس ابھرتی ہوئی قوت کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا اور شام کے عیسائی خاندان کو اس مہم پر مقرر کیا۔ ہرقل نے چالیس ہزار کا ایک لشکر اس مقصد کے لیے روم سے روانہ کیا جس میں ارد گرد کے عیسائی قبائل بھی موجود تھے۔ شام کی طرف سے آنے والے ایک تجارتی قافلے کے ذریعے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو خبر ملی کہ شام کے عیسائی حاکم نے رومیوں کی مدد سے شام کی سرحد پر فوجیں جمع کر لی ہیں اور وہ مدینہ منورہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے رومیوں کے خلاف جہاد کا فیصلہ کیا۔

(iv) غزوۂ تبوک میں مسلمانوں کا مقابلہ کس سے تھا؟

جواب: غزوۂ تبوک میں مسلمانوں کا مقابلہ قیصرِ روم سے تھا۔

(v) غزوۂ تبوک سے کیا نتائج حاصل ہوئے؟

جواب: غزوۂ تبوک کے لیے مسلمانوں کی جنگی مہم جوئی نے اسلامی دعوت کو بہت قوت پہنچائی۔ مسلمانوں کا عزم اور ہمت دیکھ کر کافروں کے حوصلے پست ہو گئے۔ یہ دیکھ کر روم کا بادشاہ ہرقل بہت مرعوب ہوا۔ ایلہ کے رئیس یوحنا نے جزیہ دینا قبول کیا۔ تمام حاکموں نے جزیہ دیئے اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے زیرِ سایہ رہنے پر آمادگی ظاہر کی۔ یہ مسلمانوں کی بہت بڑی فتح تھی۔ مسلمانوں کو غزوۂ تبوک کی تیاری سے یہ اندازہ ہو گیا کہ وہ روم اور ایران جیسی حکومتوں کا مقابلہ بھی کر سکتے ہیں۔ عرب کے اندر اور باہر مسلمانوں کی فوجی ساکھ پر بہترین اثرات مرتب ہوئے۔ اردگرد کے سرحدی علاقوں میں اسلامی لشکر کی دھاک بیٹھ گئی۔

(vi) سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کا مرکزی مضمون "مشرکین سے اعلان برأت یعنی لاتعلقی کا اظہار، کفار کا حرم شریف سے نکالا جانا اور منافقین کی رسوائی" ہے۔

(vii) سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کے شروع میں تسمیہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) کیوں نہیں ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ قرآنِ مجید کی واحد سورت ہے جس کے آغاز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ درج نہیں ہے۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اس کے آغاز میں بِسْمِ اللّٰهِ نہیں لکھوائی تھی اور بعد میں آپ خاتم النبیین ﷺ کا اتباع کرتے ہوئے یہی سلسلہ جاری رہا۔ بِسْمِ اللّٰهِ نہ لکھنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ اس سورت کا نزول امان کا حکم اٹھا لینے کے لیے ہوا اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ امان کی تعلیم ہے۔

(viii) سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ میں مسجد کی نگرانی کے لیے کس چیز کو لازمی قرار دیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ میں مسجد کی تعمیر اور نگرانی کے لیے ایمان کامل کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

(ix) سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کیا فضیلت آئی ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ میں دورانِ ہجرت غارِ ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رفاقت کا تذکرہ ہے۔

(x) سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ میں کس طرز کو منافقانہ طرزِ عمل قرار دیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ منافقانہ طرزِ عمل ہے کہ بندہ مال کے حصول اور رزق کی فراوانی کے لیے تو دعائیں کرے لیکن جب اللہ تعالیٰ اسے مال اور خوش حالی عطا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ذمہ داری فراموش کر دے۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کے تعارف اور خصوصیات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیے سوال 1

(ii) غزوۂ تبوک پر تفصیلی مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: دیکھیے سوال 2

(iii) سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کے بنیادی مضامین اور اہم نکات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیے 4،3

سوال 4: درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں۔

يَسْتَبْدِلْ ، وَطِئَ ، سَيَرْحَمُهُمُ ، عَزِيْزٌ عَلَيْهِ ، لَا تَحْزَنْ ، أَبَدًا ، السّٰبِقُوْنَ ، حَرِيْصٌ

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
وہ راضی ہوا	وَطِئَ	وہ بدل دے گا	يَسْتَبْدِلْ
اس پر بہت گراں گزرتا ہے	عَزِيْزٌ عَلَيْهِ	وہ عنقریب اُن پر رحم کرے گا	سَيَرْحَمُهُمُ
ہمیشہ	أَبَدًا	تو غم نہ کر	لَا تَحْزَنْ
بہت خواہش مند ہیں	حَرِيْصٌ	سبقت کرنے والے	السّٰبِقُوْنَ

سوال 5: درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

(i) اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ (۴۱)

ترجمہ: (اللہ کی راہ میں) نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو یہ تمھارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھو۔

(ii) اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۚ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۔ (۶۰)

ترجمہ: بے شک زکوٰۃ تو (صرف) فقرا اور مسکینوں اور اس (کی تحصیل و تقسیم) پر مامور کارکنان اور (اُن کے لیے ہے) جن کی تالیفِ قلب (مطلوب) ہو اور غلاموں کی آزادی میں اور قرض داروں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے ہے یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

(iii) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ (۷۲)

ترجمہ: اللہ نے مومن مردوں سے اور مومن عورتوں سے وعدہ فرمایا ہے ایسے باغات کا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں (وہ) ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور پاکیزہ مکانوں کا ہمیشہ رہنے کے باغات میں اور اللہ کی طرف سے رضامندی (جو) سب (نعمتوں) سے بڑھ کر ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

(iv) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۔ (۱۱۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

(v) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۔ (۱۲۹)

ترجمہ: پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو آپ (خاتم النبیین ﷺ) فرما دیجیے میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اسی پر بھروسا کیا اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کی آیت چالیس (40) (اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۚ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۚ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ) کی روشنی میں غارِ ثور کے واقعے سے واقفیت حاصل کریں۔

جواب: ترجمہ: اگر تم نے ان (رسول ﷺ) کی مدد نہیں کی تو (کیا ہوا) یقیناً اللہ تو ان کی مدد کر چکا ہے اس وقت جب انھیں کافروں نے (مکہ سے) نکال دیا تھا (وہ) ان دو میں سے دوسرے تھے جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے جب وہ اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے فکر نہ کرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ نے ان پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور ان کی ایسے لشکروں سے مدد فرمائی جنھیں تم نے نہ دیکھا اور اس نے کافروں کی بات کو پست کر دیا اور اللہ کا کلمہ ہی سب سے بلند ہے اور اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

غار ثور کا واقعہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور پوری زندگی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ہم رکاب رہے اور مکہ مکرمہ کی زندگی کے ساتھ ساتھ مدینہ طیبہ کی زندگی میں بھی آپ رضی اللہ عنہ ہر لحہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غار ثور میں وقت گزارا اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو "رسول اللہ (ﷺ) کا صاحب" قرار دیا۔ اس حوالے سے صحیح مسلم کی ایک اہم حدیث درج ذیل ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا اور کہا: جس وقت ہم غار میں تھے، میں نے اپنے سروں کی جانب (غار کے اوپر) مشرکین کے قدم دیکھے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے پیروں کی طرف نظر کی تو وہ نیچے ہمیں دیکھ لے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر (رضی اللہ عنہ)! تمھارا ان دو کے بارے میں کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے؟ (انھیں کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا)۔

- سُوْرَةُ التَّوْبَة کی آیت ایک سو انیس (119) (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ) کی روشنی میں اچھی صحبت کی اہمیت سے واقفیت حاصل کریں۔

جواب: اچھی صحبت کی اہمیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔" (سُوْرَةُ التَّوْبَة: 119)

اس آیت مبارکہ میں بتایا جا رہا ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ جو ایمان میں سچے ہیں، مخلص ہیں، رسول اکرم ﷺ کی اخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ اس سے مہاجرین مراد ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جن کی نیتیں سچی رہیں، ان کے دل اور اعمال سیدھے رہے اور وہ اخلاص کے ساتھ غزوۂ تبوک میں حاضر ہوئے۔

اچھے دوست کی مثال کستوری اٹھانے والے اور برے دوست کی مثال بھٹی جھونکنے والے کی ہے۔ کستوری اٹھانے والا یا تو آپ کو ہدیہ میں کستوری دے گا یا آپ اس سے خرید لو گے یا کم از کم آپ اچھی خوشبو پائیں گے جب کہ بھٹی جھونکنے والا آپ کے کپڑوں کو جلا دے گا یا کم از کم آپ اس سے بدبو پائیں گے۔

- زکوٰۃ ایک اسلامی رُکن ہے جو ہر صاحب نصاب پر ادا کرنا فرض ہے۔ کسی اہل علم سے معلوم کریں کہ صاحب نصاب ہونے سے کیا مراد ہے، زکوٰۃ ادا کرنے کی کیا شرائط ہیں اور جن کو زکوٰۃ ادا کی جائے ان میں کن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے؟ نیز یہ بھی معلوم کریں کہ کس کس چیز پر زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

جواب: صاحب نصاب:

زکوٰۃ ان لوگوں پر فرض ہے جن کے پاس ایک خاص مقدار میں سونا، چاندی، روپیہ یا سامان تجارت ہو۔ اس خاص مقدار کو نصاب کہتے ہیں اور ایسے لوگوں کو صاحب نصاب کہتے ہیں۔ مختلف اشیا کا نصاب یہ ہے:

سونا: ساڑھے سات تولے۔ | چاندی: ساڑھے باون تولے۔

روپیہ پیسہ اور سامان تجارت: سونے چاندی دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر۔

زکوٰۃ کسی مال پر اس وقت واجب ہوتی ہے جب اسے جمع کیے ہوئے پورا ایک سال گزر چکا ہو۔

زکوٰۃ کے چند اصول (مسائل)

زکوٰۃ صرف مسلمانوں ہی سے لی جاتی ہے۔

کسی مال پر زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت فرض ہوتی ہے جب اسے جمع کیے ہوئے پورا ایک سال گزر چکا ہو۔

وہ عزیز و اقارب جن کی کفالت شرعاً فرض ہے، مثلاً: ماں، باپ، بیٹا، بیٹی، شوہر، بیوی وغیرہ، انھیں زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ البتہ دور کے عزیز، غیروں کے مقابلے میں قابل ترجیح ہیں۔

عام حالات میں ایک بستی کی زکوٰۃ خود اسی بستی میں تقسیم ہونی چاہیے۔ البتہ اس بستی میں مستحق زکوٰۃ کے نہ ہونے یا کسی دوسری بستی میں ہنگامی صورت حال مثلاً: سیلاب، زلزلہ اور قحط وغیرہ کے مواقع پر زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

زکوٰۃ دینے والوں کو چاہیے کہ زکوٰۃ لینے والے کے مستحق زکوٰۃ ہونے کا ممکن حد تک اطمینان کر لیں۔

ضروری نہیں کہ زکوٰۃ نقد رقم کی صورت میں ہی ادا کی جائے بلکہ زکوٰۃ کی رقم سے ضرورت کی اشیا بھی خرید کر دی جا سکتی ہیں۔

مستحق زکوٰۃ کو بتانا ضروری نہیں کہ یہ پیسہ یا مال زکوٰۃ کا ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- غزوۂ تبوک کے بارے میں مزید معلومات طلبہ کو فراہم کیجیے۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 2

- طلبہ میں قرآن مجید کی تلاوت کے آداب کا مذاکرہ کروائیں۔

جواب: عملی کام۔

- سُوْرَةُ التَّوْبَة کے بنیادی مضامین پر خصوصی توجہ دیجیے۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 3

- قرآنی نصوص/متن سے متعلق سوال جواب کے ذریعے طلبہ کی استعداد میں اضافہ کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- سابقہ اسباق کے اعادے کا اصول اپنائیں۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَةُ التَّوْبَة کے تعارف، فضائل، مرکزی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَةُ التَّوْبَة کے منتخب الفاظ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

• طلبہ کو سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ کے درج ذیل حصے کے بامحاورہ ترجمہ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے:

1- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ، آیت 24 — 2- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ، آیت 38 تا 41 — 3- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ، آیت 60

4- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ، آیت 71 تا 72 — 5- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ، آیت 100 — 6- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ، آیت 119

7- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ، آیت 128 تا 129

جواب: عملی کام۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

1- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ قرآن مجید کی ترتیب کے اعتبار سے ہے:
(A) چھٹی سورت (B) ساتویں سورت (C) آٹھویں سورت (D) نویں سورت

2- غزوۂ تبوک کے فوراً بعد نازل ہوئی:
(A) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ (B) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن (C) سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (D) سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ

3- سورۃ البراء کہا جاتا ہے:
(A) سورۃ البقرۃ کو (B) سورۃ آل عمرن کو (C) سورۃ الانفال کو (D) سورۃ التوبہ کو

4- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ قرآن مجید کی سات بڑی سورتوں میں سے ہے:
(A) چوتھی بڑی سورت (B) پانچویں بڑی سورت (C) چھٹی بڑی سورت (D) ساتویں بڑی سورت

5- روم کے بادشاہ کا نام تھا:
(A) ہرقل (B) مقوقس (C) پرویز خسرو (D) یزدگرد

6- غزوۂ موتہ میں عیسائیوں کا لشکر تھا:
(A) ایک لاکھ (B) دو لاکھ (C) تین لاکھ (D) چار لاکھ

7- غزوۂ موتہ میں مسلمانوں کا لشکر تھا:
(A) ایک ہزار (B) دو ہزار (C) تین ہزار (D) چار ہزار

8- ہرقل کا لقب تھا:
(A) کسریٰ (B) نجاشی (C) خسرو (D) قیصر

9- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک مشکل گھڑی والا غزوہ قرار دیا ہے:
(A) غزوۂ بدر کو (B) غزوۂ احد کو (C) غزوۂ خندق کو (D) غزوۂ تبوک کو

10- غزوۂ تبوک میں ہرقل نے مسلمانوں کے خلاف لشکر اکٹھا کیا:
(A) چالیس ہزار کا (B) پچاس ہزار کا (C) ساٹھ ہزار کا (D) ستر ہزار کا

11- غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ ﷺ نے مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا:
(A) حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو (B) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو
(C) حضرت محمد مسلمہ رضی اللہ عنہ کو (D) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو

12- آپ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر عورتوں اور بچوں کی حفاظت کے لیے مدینہ میں چھوڑا:
(A) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (B) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو
(C) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو (D) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو

13- غزوۂ تبوک پیش آیا:
(A) 8 ہجری میں (B) 9 ہجری میں (C) 10 ہجری میں (D) 11 ہجری میں

14- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان اللہ کے راستے میں دے دیا:
(A) غزوۂ بدر کے موقع پر (B) غزوۂ اُحد کے موقع پر (C) غزوۂ خندق کے موقع پر (D) غزوۂ تبوک کے موقع پر

15- غزوۂ تبوک میں اسلامی لشکر کی تعداد تھی:
(A) دس ہزار (B) بیس ہزار (C) تیس ہزار (D) چالیس ہزار

16- غزوۂ تبوک میں اسلامی لشکر نے فاصلہ طے کیا:
(A) 300 میل کا (B) 400 میل کا (C) 500 میل کا (D) 600 میل کا

17- مسلمانوں کی فوج مقام تبوک پر ٹھہری رہی:
(A) 10 دن تک (B) 20 دن تک (C) 30 دن تک (D) 40 دن تک

18- ایلہ کے رئیس کا نام تھا:
(A) آگسٹس (B) جولیس (C) گائس (D) یوحنا

19- جس سورت کے آغاز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں لکھی گئی:
(A) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ (B) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن (C) سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (D) سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ

20- ہجرت کے موقع پر آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ٹھہرے:
(A) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر (B) حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر
(C) غارِ حرا میں (D) غارِ ثور میں

21- منافق جہاد اور نیکی کے کاموں میں پسند کرتے ہیں:
(A) آگے بڑھنا (B) پیچھے رہنا (C) بڑھ چڑھ کر حصہ لینا (D) خرچ کرنا

22- جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے مخلوق سے کر دیتا ہے:
(A) خوف زدہ (B) عظیم (C) بلند (D) بے خوف

جوابات

1- (D)	2- (D)	3- (D)	4- (D)	5- (A)	6- (C)	7- (C)	8- (D)	9- (D)	10- (A)
11- (C)	12- (A)	13- (B)	14- (D)	15- (C)	16- (C)	17- (B)	18- (D)	19- (D)	20- (D)
21- (B)	22- (D)								

اضافی مختصر جوابی سوالات

1- سورۃ التوبہ کی وجہ تسمیہ لکھیں۔

جواب: اس سورت میں کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کی توبہ کی قبولیت کا ذکر کیا گیا ہے اس لیے اسے سورۃ التوبہ کہتے ہیں۔

2- آپ خاتم النبیین ﷺ نے قرآن مجید کی سات بڑی سورتوں کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے قرآن مجید کی سات بڑی سورتوں کے متعلق ارشاد فرمایا ''جس نے قرآن مجید کی پہلی سات سورتوں کے علم کو حاصل کرلیا وہ بہت بڑا عالم بن گیا''۔

3- غزوۂ تبوک میں مسلمانوں کو کون کون سی پریشانی تھی؟

جواب: غزوۂ تبوک میں مسلمانوں کو درج ذیل پریشانیاں تھیں:

1- فصل بالکل تیار تھی۔ 2- موسم بہت گرم تھا۔

3- مسافت دور اور راستہ دشوار تھا۔ 4- سواریوں کی قلت تھی۔

4- غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے منافقین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: غزوۂ تبوک میں منافقین بالکل بے نقاب ہو گئے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو ساتھیوں سمیت لشکر سے نکال دیا۔

5- غزوۂ تبوک میں اسلامی لشکر کا حال مختصراً لکھیں۔

جواب: ماہ رجب 9 ہجری کو آپ خاتم النبیین ﷺ تیس ہزار مجاہدین کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ ان میں دس ہزار سوار تھے۔ سواریوں کی کمی کی وجہ سے ایک اُونٹ پر باری باری بہت سے لوگ سوار ہوتے تھے۔ اسلامی لشکر نے پانچ سو میل کا فاصلہ بڑی مشکل سے طے کیا۔

6- سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کا مرکزی مضمون مشرکین سے اعلان برأت یعنی لاتعلقی کا اظہار، کفار کا حرم شریف سے نکالا جانا اور منافقین کی رسوائی ہے۔

7- سُوْرَةُ التَّوْبَةِ میں کن لوگوں کی توبہ کا ذکر ہے؟

جواب: بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غزوۂ تبوک میں شرکت سے رہ گئے تھے سورۃ التوبہ میں ان کی توبہ کا ذکر ہے۔

8- سُوْرَةُ التَّوْبَةِ میں عہد پورا کرنے والے دشمنوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنے کا حکم ہے؟

جواب: سُوْرَةُ التَّوْبَةِ میں ہے کہ دشمنوں میں بھی اگر کچھ لوگ عہد پر قائم ہوں تو ان کا لحاظ کرنا چاہیے۔ ان کے ساتھ عہد شکنی کرنے والوں جیسا سلوک نہیں کرنا چاہیے۔

9- اہل ایمان کا اللہ تعالیٰ پر کیسا بھروسا ہوتا ہے؟

جواب: اہل ایمان کا اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی فیصلہ ہو وہ اس پر راضی رہتے ہیں۔

10- سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے نزدیک منافقانہ طرزِ عمل کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ منافقانہ طرزِ عمل ہے کہ بندہ مال اور رزق کی فراوانی کے لیے تو دعائیں کرے لیکن جب

اللہ تعالیٰ اُسے مال اور خوش حالی عطا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ذمہ داری فراموش کر دے۔

11- حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ کا ترجمہ لکھیں:

جواب: ترجمہ: یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (عذاب) لے آئے۔

12- ترجمہ لکھیں: وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

جواب: ترجمہ: اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

13- وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

14- ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: یہ تمھارے حق میں بہتر ہے۔

15- ترجمہ تحریر کریں: ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

جواب: ترجمہ: یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

16- رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے۔

17- وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کا ترجمہ تحریر کریں

جواب: ترجمہ: اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

18- فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو آپ (خاتم النبیین ﷺ) فرما دیجیے میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔

[illegible]

لازمی ماڈل پیپر (حل شدہ) برائے گیارھویں جماعت

(نصاب تدریس قرآن مجید 2021ء کے مطابق)

حصہ اوّل (معروضی)

کل نمبر: 10 کل وقت: 15 منٹ

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کریں۔ (10×1=10)

1- سورۃ البقرہ قرآن کریم کی ترتیب کے اعتبار سے ہے:
(الف) پہلی سورۃ (ب) دوسری سورۃ (ج) تیسری سورۃ (د) آخری سورۃ

2- تمام آیتوں کی سردار ہے:
(الف) آیت تطہیر (ب) آیت حجاب (ج) آیت الطلاق (د) آیت الکرسی

3- بدترین طرزِ عمل ہے:
(الف) شرک کرنا (ب) تکبر کرنا (ج) دھوکا دینا (د) چوری کرنا

4- سورۃ آل عمران قرآنی ترتیب سے کون سی سورت ہے؟
(الف) دوسری (ب) تیسری (ج) چوتھی (د) پانچویں

5- نجران کے عیسائیوں کا وفد مشتمل تھا:
(الف) 50 افراد پر (ب) 60 افراد پر (ج) 70 افراد پر (د) 80 افراد پر

6- غزوۂ احد میں درے پر مقرر تیر اندازوں کی قیادت کر رہے تھے:
(الف) عبداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ (ب) عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ (ج) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (د) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

7- سورۃ الانفال میں انفال سے مراد ہے:
(الف) جنگ کرنا (ب) مال غنیمت (ج) فتح (د) شکست

8- غزوۂ بدر میں کفار قتل ہوئے:
(الف) 60 (ب) 65 (ج) 70 (د) 80

9- سورۃ البراءۃ کہا جاتا ہے:
(الف) سورۃ البقرۃ کو (ب) سورۃ آل عمران کو (ج) سورۃ الانفال کو (د) سورۃ التوبہ کو

10- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک مشکل گھڑی والا غزوہ قرار دیا ہے:
(الف) غزوۂ بدر کو (ب) غزوۂ احد کو (ج) غزوۂ خندق کو (د) غزوۂ تبوک کو

جوابات

1- دوسری سورۃ	2- آیت الکرسی	3- تکبر کرنا	4- تیسری	5- 60 افراد پر
6- عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ	7- مال غنیمت	8- 70	9- سورۃ التوبہ کو	10- غزوۂ تبوک کو

کل نمبر: 40	حصہ دوم (انشائی)	کل وقت: 1 گھنٹا 45 منٹ

سوال 2: کوئی سے پانچ سوالوں کے مختصر جواب دیجیے۔ (2×5=10)

(i) سورۃ البقرۃ کے مضامین کی گہرائی اور وسعت کا اندازہ کیسے لگایا جا سکتا ہے؟

جواب: سورۃ البقرۃ کے مضامین کی گہرائی اور وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کو اس سورت کے

مکمل طور پر سیکھنے میں بارہ سال لگے جب کہ ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سورت کو آٹھ سال میں اس کے تمام مضامین کے ساتھ سیکھا۔

(ii) حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سورۃ البقرہ اور سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو روشن سورتوں سورۃ البقرۃ اور سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کو پڑھا کرو کیوں کہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے بادل ہوں یا جس طرح پرندوں کی دو صف بستہ جماعتیں ہوں نیز وہ اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کریں گی۔

(iii) آیت الکرسی کا تعارف پیش کریں۔

جواب: آیت الکرسی میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، معبودیت، کائنات کی بادشاہت اور قدرت کا ذکر ہے۔ یہ قرآن مجید کی بہت فضیلت والی اور سب آیتوں کی سردار آیت ہے۔

(iv) سورۃ التوبہ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سورۃ التوبہ کا مرکزی مضمون مشرکین سے اعلان برأت یعنی لاتعلقی کا اظہار، کفار کا حرم شریف سے نکالا جانا اور منافقین کی رسوائی ہے۔

(v) انفال کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: انفال جمع ہے نفل کی، نفل زائد چیز کو کہتے ہیں اسی لیے مال غنیمت کو بھی انفال کہا گیا ہے۔

(vi) وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کا ترجمہ تحریر کریں

جواب: ترجمہ: اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

(vii) وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور وہ اپنے رب پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔

(viii) وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور (مسلمانو!) یقیناً اللہ تمھاری بدر میں بھی مدد فرما چکا ہے۔

سوال 3: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ قرآنی الفاظ کے معنی لکھیے۔ **(5×1=05)**

لَانُفَرِّقُ ، غُفْرَانَكَ ، ذُنُوْبَنَا ، سُبْحٰنَكَ ، عَلٰى عَقِبَيْهِ ، تَرَآءَتِ ، ثَانِيَ اثْنَيْنِ ، اِتَّبَعُوْهُمْ

جواب:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لَانُفَرِّقُ	ہم تفریق نہیں کرتے	غُفْرَانَكَ	(ہم طلب کرتے ہیں) تیری بخشش
ذُنُوْبَنَا	ہمارے گناہ	سُبْحٰنَكَ	تو پاک ہے
عَلٰى عَقِبَيْهِ	اُلٹے قدموں	تَرَآءَتِ	آمنے سامنے ہوئیں
ثَانِيَ اثْنَيْنِ	دو میں سے دوسرے	اِتَّبَعُوْهُمْ	ان کی پیروی کی

سوال 4: درج ذیل میں سے کوئی سے تین اجزا کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے: **(3×5=15)**

(i) اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (البقرۃ:275)

ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (روز قیامت) کھڑے نہیں ہوں گے مگر جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو ایسا اس لیے ہو گا کہ وہ کہتے ہیں کہ تجارت بھی سود ہی کی مانند ہے حالاں کہ اللہ نے تجارت کو حلال فرمایا ہے اور سود کو حرام کیا ہے لہٰذا جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی پھر وہ باز آ جائے تو جو (حرمت سود سے پہلے) لے چکا ہے وہ اسی کا ہے اور اُس کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے اور جو دوبارہ ایسا کرے تو وہی آگ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

(ii) قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (ال عمرٰن: 26)

ترجمہ: (اے نبی خاتم النبیین ﷺ) یوں عرض کیجیے اے اللہ! (کل) بادشاہی کے مالک تو جسے چاہے بادشاہی عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہے عزت عطا فرماتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کرتا ہے، ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بے شک تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

(iii) لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (البقرۃ:284)

ترجمہ: اللہ کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے یا اسے چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا پھر جسے چاہے گا معاف فرما دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

(iv) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (الانفال:46)

ترجمہ: اور اللہ اور اُس کے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو اور آپس میں نہ جھگڑو (ورنہ) تم کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمھاری ہوا اُکھڑ جائے گی اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(v) اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (التوبہ:60)

ترجمہ: بے شک زکوٰۃ تو (صرف) فقرا اور مسکینوں اور اس (کی تحصیل و تقسیم) پر مامور کارکنان اور (اُن کے لیے ہے) جن کی تالیف قلب (مطلوب) ہو اور غلاموں کی آزادی میں اور قرض داروں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے ہے یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

سوال 5: درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر نوٹ لکھیں۔ **(10)**

(i) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کا تعارف تحریر کریں۔ **(ii) سورۃ الانفال کی روشنی میں غزوۂ بدر پر نوٹ لکھیں۔**

(i) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سورۃ ال عمرٰن قرآنِ کریم کی ترتیب کے اعتبار سے تیسری سورت ہے۔ اس کے 20 رکوع اور دو سو (200) آیات ہیں۔ عمران حضرت مریم علیہا السلام کے والد کا نام ہے، حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں اور بہت فضیلت والی خاتون ہیں۔ "آلِ عمران" کا مطلب ہے: "عمران کا خاندان"۔ اس سورت کی آیات تینتیس (33) تا سینتیس (37) میں اس خاندان کا ذکر آیا ہے، اس لیے اس سورت کا نام "سورۃ ال عمرٰن" ہے۔ سورۃ ال عمرٰن کا ایک نام زہرا اور ایک نام امان بھی ہے۔

اس سورت کے اکثر حصے اس دَور میں نازل ہوئے ہیں جب مسلمان مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے تھے، مگر یہاں بھی کفار کے ہاتھوں انھیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ سب سے پہلے غزوۂ بدر پیش آیا، جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غیر معمولی فتح عطا فرمائی اور کفارِ قریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ اس شکست کا بدلہ لینے کے لیے اگلے سال انھوں نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا اور غزوۂ احد پیش آیا۔ ان دونوں غزوات کا ذکر اس سورت میں آیا ہے اور ان سے متعلق مسائل پر قیمتی ہدایات عطا فرمائی گئی ہیں۔ غزوۂ احد کا ذکر زیادہ تفصیل کے ساتھ آیا ہے۔ اس کے علاوہ عیسائیوں کے وفد نجران کے ساتھ مباہلہ کا بھی ذکر ہے۔

آیت مباہلہ

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت اکسٹھ (61) آیت مباہلہ کہلاتی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو غیر مسلموں کے ساتھ مباہلہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ مباہلہ کا معنی ہے کہ کسی عقیدہ کے بارے میں مختلف آرا رکھنے والے لوگ نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں یہ دعا کریں کہ ان میں سے جو جھوٹا ہو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

مباہلہ کا واقعہ: مباہلہ کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ عرب کے ایک علاقے نجران سے عیسائیوں کا ایک وفد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ یہ وفد ساٹھ افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں چودہ بڑے سردار بھی تھے، پھر ان سرداروں میں تین افراد بہت خاص تھے اور ان کے دینی و دنیاوی معاملات وہی تین افراد دیکھتے تھے۔ یہ وفد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کی خبر سن کر آپ سے مناظرہ کرنے کی غرض سے آیا تھا، لہٰذا ان لوگوں نے اپنے گمراہ کن عقائد، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے پر دلائل دینا شروع کر دیے۔

حضرت محمد رَسُولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے تمام دلائل سماعت فرما کر ایک ایک دلیل کو ردّ فرمایا اور وہ لوگ لاجواب ہوتے چلے گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت نمبر 61 میں حضرت محمد رَسُولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو ان سے مباہلہ کرنے کا حکم دیا۔

یہ حکم نازل ہونے کے بعد حضرت محمد رَسُولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر نجران کے وفد کے پاس مباہلہ کے لیے تشریف لائے۔ جب پادریوں نے یہ روشن چہرے دیکھے تو کہا کہ اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو یاد رکھو تمھارا نام ونشان تک مٹ جائے گا۔ چنانچہ انھوں نے مباہلہ کرنے سے گریز کیا اور پیش کش کی کہ آپ ہم سے جو چاہتے ہیں ہم دینے کے لیے تیار ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اُن پر جزیہ مقرر فرمادیا جس کی وصولی کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنھیں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے امینِ اُمت کا خطاب عنایت فرمایا تھا، اُن کے ساتھ بھیج دیا۔

اس کے بعد حضرت محمد رَسُولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ کا عذاب نجران کے نزدیک آچکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انھیں جانور بنا دیا جاتا، ان کی وادی میں آگ بھڑکتی رہتی اور انھیں ملیامیٹ کر دیا جاتا۔ یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہو جاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاریٰ موت کے گھاٹ اُتر جاتے۔

(ii) سورۂ الانفال کی روشنی میں غزوۂ بدر پر نوٹ لکھیں۔

جواب: غزوۂ بدر

غزوۂ بدر کو تاریخ اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے کیوں کہ اسلام اور اسلام کے دشمنوں کے درمیان یہ پہلی فیصلہ کن جنگ تھی۔ غزوۂ بدر کے مختلف واقعات کو سورۂ انفال میں بیان کیا گیا ہے۔ مدینے آنے کے بعد مسلمانوں کو کسی قدر آرام وسکون کا موقع ملا لیکن دشمنانِ اسلام کو یہ گوارا نہ تھا۔ وہ آئے دن کوئی نہ کوئی فتنہ اٹھانے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔

ابوسفیان کا تجارتی قافلہ

ابوسفیان (جو اس وقت کفارِ مکّہ کا سردار تھا) ایک بڑا بھاری تجارتی قافلہ لے کر شام گیا۔ اس قافلے میں مکّہ مکرّمہ کے ہر مرد وعورت نے سونا چاندی جمع کر کے تجارت میں شرکت کی غرض سے بھیجا تھا۔ یہ قافلہ شام سے سو فی صد نفع کما کر واپس آرہا تھا۔ یہ قافلہ ایک ہزار اُونٹوں پر مشتمل تھا اور کئی ہزار دینار کا سامان لا رہا تھا، اس قافلے کی حفاظت پر کئی مسلح افراد متعین تھے۔ جب حضرت محمد رَسُولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو اس قافلے کی واپسی کا پتا چلا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چیلنج کے مطابق آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اس قافلے پر حملہ کرنے کی غرض سے اسلامی لشکر ترتیب دیا تاکہ کفار کو سبق سکھایا جاسکے۔ اس اسلامی لشکر میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعداد تین سو تیرہ (313) تھی۔ ان کے پاس کل ستر اُونٹ اور دو گھوڑے تھے اور ساٹھ زرہیں تھیں۔ اس مختصر سامان کے ساتھ آپ مدینہ منوّرہ سے نکلے۔

جب ابوسفیان کو آپ کے ارادے کا علم ہوا تو اس نے ایک طرف تو ایک تیز رفتار ایلچی ابوجہل کے پاس بھیج کر اس واقعے کی اطلاع دی اور اسے پورے لاؤ لشکر کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ کرنے کا مشورہ دیا اور دوسری طرف اپنے قافلے کا راستہ بدل کر بحر احمر کے ساحل کی طرف نکل گیا تاکہ وہاں سے چکر کاٹ کر مکہ مکرّمہ پہنچ سکے۔ ابوجہل نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر ایک بڑا لشکر تیار کیا اور مدینہ منوّرہ کی طرف روانہ ہوگیا۔

فیصلہ کن معرکہ

حضرت محمد رَسُولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو جب خبر ملی کہ ابوسفیان تو قافلہ لے کر نکل چکا ہے اور ابوجہل ایک ہزار افراد پر مشتمل لشکر کے ساتھ آرہا ہے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ کیا۔ سب نے یہی رائے دی کہ اب ابوجہل سے ایک فیصلہ کن معرکہ ہو جانا چاہیے۔ چنانچہ بدر کے مقام پر دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں کی تعداد اور ساز وسامان دشمنوں کے مقابلے میں بہت کم تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مسلمانوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی۔ ابوجہل سمیت قریش کے ستر سردار جو مسلمانوں کی دشمنی میں پیش پیش تھے، مارے گئے اور دیگر ستر افراد گرفتار ہوئے اور باقی لوگ میدان جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

***

Education with HAMDARD

کچھ اس کتاب کے بارے میں

طلبہ و طالبات میں قرآن فہمی کا شعور اجاگر کرنے کے لیے حکومت کی جانب سے "ترجمۃ القرآن المجید" کے نام سے نیا مضمون نصاب میں شامل کرنا خوش آئند ہے۔ زیرِ نظر کتاب اس مضمون کی تشریح و توضیح پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں جملہ نصابی مباحث کا جامع حل پیش کیا گیا ہے۔ نصاب میں شامل کچھ مباحث ایسے ہیں جن کا منتخب حصہ ہی جائزے (امتحان) کے لیے منتخب کیا گیا ہے، جس کی مثال نصاب میں شامل سورتوں کا متن ہے۔ سوالیہ پرچے میں سوال نمبر 2 جزوی طور پر اور سوال نمبر 4 کلی طور پر بامحاورہ ترجمے پر مشتمل ہے۔ ان سوالات کے جائزے (امتحان) کے لیے منتخب آیات کو ہی ماڈل پیپر کا حصہ بنایا گیا ہے۔

"ہمدرد ترجمۃ القرآن المجید" کو مرتب کرتے وقت محکمہ تعلیم کی طرف سے جاری کردہ ہدایات اور ماڈل پیپر کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا ہے۔ اس طرح اس کتاب کے تمام مباحث ماڈل پیپر کی روشنی میں ترتیب دیے گئے ہیں۔ سورتوں کے متن کے سلسلے میں صرف انھی آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ دیا گیا ہے جو جائزے (امتحان) سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس طرح یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود اپنے اندر اس قدر جامعیت رکھتی ہے کہ طلبہ کی تمام امتحانی ضرورتوں کو کما حقہ پورا کرتی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے طلبہ و طالبات مختصر وقت میں امتحان کی تیاری کر کے شاندار کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ امید ہے کہ "ہمدرد ترجمۃ القرآن المجید" طلبہ و طالبات کی اولین ترجیح ہوگی۔

ادارہ

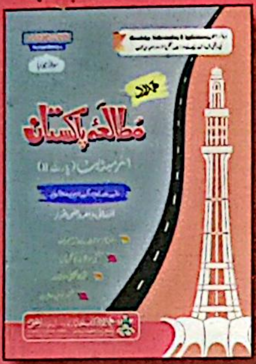

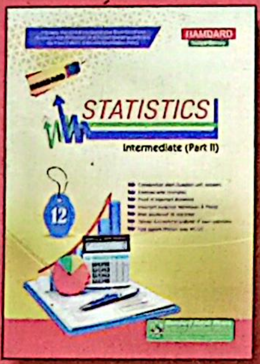

ہمدرد کتب خانہ رجسٹرڈ
ٹیکنیکل اینڈ ایجوکیشنل پبلشرز
14- اردو بازار لاہور
فون: 042-37312368-37358947
فیکس: 042-37210412
email: hamdard.publications@gmail.com
www.hamdardkutabkhana.com.pk
Q-11

امتحان میں شاندار کامیابی کے لیے ہمدرد سکالر اپ ٹو ڈیٹ پیپرز برائے ایف۔ اے، ایف۔ ایس سی، آئی۔ سی ایس اور آئی۔ کام کا مطالعہ کیجیے۔